امام قائمؑ

العدائم

ترجمہ

مولانا سیّد محمد باقر صاحب قبلہ جوراسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امامت ائمہ

العلام

ترجمہ و شرح

الحاج مولانا سید محمد باقر صاحب قبلہ باقری جوراسی مدظلہ

نگران ماہنامہ اصلاح لکھنؤ

ناشر

ادارۂ اصلاح مسجد دیوان ناصر علی۔

مرتضیٰ حسین روڈ لکھنؤ ۲۲۶۰۰۳

قیمت:۔ تیس ۳۰ روپے

مطبع: نظامی پریس لکھنؤ

عرض ناشر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہ الطاہرین۔

ادارۂ اصلاح کی جدید پیشکش آپ کے ہاتھوں میں ہے، بدلتے ہوئے حالات زمانہ اطلاع دے رہے ہیں کہ ظہور پر نور حضرت قائم آل محمد علیہ السلام بہت قریب ہے لہٰذا اس موضوع کے مطالعہ اور ظہور کے لئے خود کو تیار کرنے کی ضرورت زیادہ سے زیادہ ہوتی جا رہی ہے، اس سلسلہ میں آیۃ اللہ دستغیب شیرازی کی کتاب "مہدی موعودؑ" اور شیخ محمد حسین ہمدانی طاوی کی کتاب "الملاحم" قیمتی معلومات فراہم کرتے ہیں قارئین کی سہولت کے لئے دونوں کے تراجم یکجا شائع کئے گئے ہیں۔

اس دعا میں آپ سے شرکت کی التجا ہے کہ حضرت حجۃؑ کی برکت سے ہم ادارۂ اصلاح کے روایات کو برقرار رکھتے ہوئے زیادہ سے زیادہ مفید دینی نشریات پیش کر سکیں۔

فقط

سید محمد جابر جوراسی

مدیر ماہنامہ اصلاح لکھنؤ

۱۵؍ شعبان المعظم ۱۴۱۵ھ ہجری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام قائم عج

ترجمۂ کتاب

مہدیٔ موعودؑ

مؤلفہ

شہید محراب آیۃ اللہ سید عبد الحسین دستغیب طاب ثراہ

مترجمہ

الحاج مولانا سید محمد باقر الباقری الجوراسی صاحب قبلہ

نگران ماہنامہ اصلاح لکھنؤ

ناشر

ادارۂ اصلاح مسجد دیوان ناصر علی مرتضیٰ حسین روڈ

لکھنؤ ۲۲۶۰۰۳

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

مُصلحِ جہانی اور موعودِ آسمانی

اس کتاب میں ایک ایسی بلند و برتر شخصیت کے بارے میں گفتگو ہے جس پر اولین و آخرین کا انحصار ہے اور جو ایسے خصوصیات کی حامل ہے جس کے ذریعے خدا نے اسے امتیازی شان عطا فرمائی ہے۔

ایک ایسا آقا اور پیشوا جو ولایت تکوینی اور خلافت الٰہی کی عظمتوں کے علاوہ اس کرۂ خاکی پر سلطنت حق اور حکومت مطلق کا مالک بھی ہوگا اور ایک ایسی عالم گیر فرمانروائی کی تشکیل کرے گا جس میں صدق و راستی، اخلاص و پاکبازی، بخشش و فداکاری، اور احسان و دوستی کے سوا اور کسی چیز کا وجود نہ ہوگا۔

ایک ایسی ذات والاصفات جو تمام فتنوں، فسادات، مکاریوں فریب کاریوں، اور خود غرضیوں کو محو کردے گی۔ جو آفرینش بشر کے آغاز سے ہی ایک موعود آسمانی تھی، اور تمام پیغمبر اپنی امتوں کو اس کی مبارک تشریف آوری کی خوشخبری دیتے رہے ہیں۔

منتقم حقیقی، مظلوموں کی خوشدلی

مظلوم اشخاص اس خبر سے مطمئن رہے کہ آخر کار ایک روز حقیقی

آیتہ اللہ دستغیب شہید سابق امام جمعہ شیراز

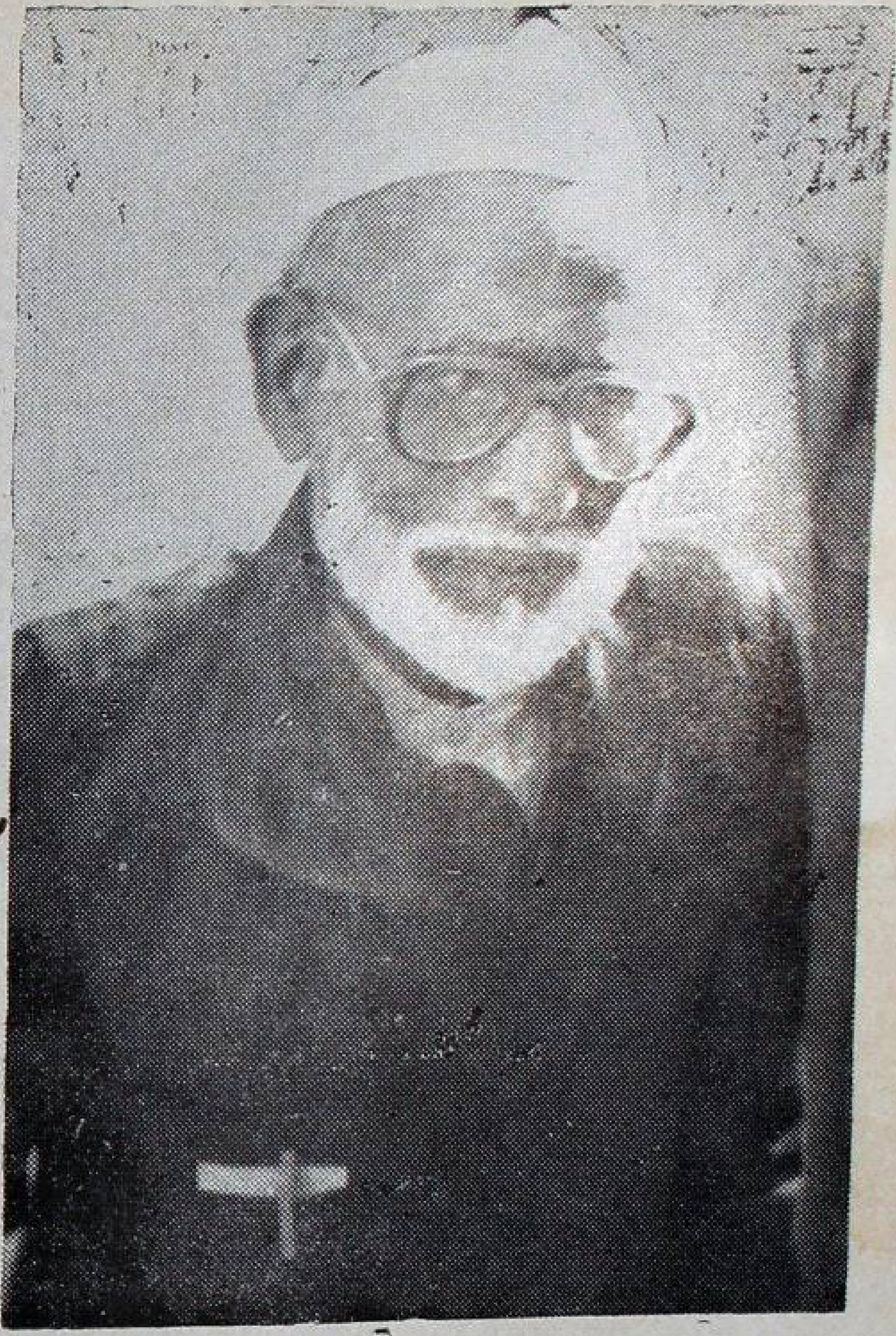

مولانا سید محمد باقر صاحب قبلہ جوراسی

انتقام لینے والا آئے گا، ستمگروں سے ستمدیدہ افراد کا بدلہ لے گا، اور اپنے عالمی انقلاب کے ذریعے مستضعفین اور کمزور لوگوں کو مستکبرین اور چیرہ دستوں پر غلبہ عطا کرے گا۔

دیندار افراد بھی جو بے دینوں، فاسقوں اور فاجروں کے ہاتھوں مصیبتیں جھیل رہے ہیں حضرتؑ کے زمانۂ ظہور کو یاد کر کے اپنے دلوں کو تسلّی دے رہے ہیں۔ اور حقیقتاً کس قدر مبارک و مسعود ہے یہ مولود کہ اس کی یاد ہی دردمندوں کے رنج و آلام کے لئے تسکین بخش ہے۔ آپ کی شخصیت کے بارے میں اتنا ہی کافی ہے کہ تمام آسمانی کتابوں میں آپ کی آمد کا مژدہ دیا گیا ہے۔ خدا نے آپ کی حکومت کو صالحین وارث زمین کے الفاظ سے یاد فرمایا ہے اور اسے حتمی مقدّرات میں قرار دیا ہے۔

حضرت مہدیؑ کے بارے میں پورا اہتمام

ایک ایسا عظیم الشان سید و سردار جس کے جد حضرت خاتم الانبیاءؐ اور جس کے آبائے عظام سے اس کے نام و لقب، کنیت، شکل و صورت، اخلاق، خصوصیات زندگی، اور اس کے غائب و ظاہر ہونے کے بارے میں صدہا روایتیں منقول ہیں۔ کتنا زیادہ اہتمام کیا گیا ہے اس سرور و پیشوا کے لئے؟ اور کس قدر عظمت و بزرگی حاصل ہے اس کو کہ اس کے بارے میں ان حضرات نے اتنی بحث فرمائی ہے؟ ہاں! یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ زمین حجّت خدا سے خالی ہو کیوں کہ انسانوں کی غرض آفرینش انھیں خدائے واحد و یکتا کی

پرستش سے آشنا کرنا ہے، خلقت کا یہ عظیم کارخانہ اور ساز و سامان صرف اس لئے ہے کہ کچھ ایسے افراد پیدا ہوں جو از روئے معرفت خداوند عالم کی وحدانیت و یکتائی کا اقرار کریں اور اس کی محبت کے شوق میں اس کی عبادت کریں۔

اوصیائے محمدؐ بھی بارہ ۱۲ ہیں۔

عبادت کے اس فریضے اور کیفیت کی طرف رہنمائی کا ذمّہ دار حجّت خدا ہے لہٰذا یہ کیوں کر ہو سکتا ہے کہ زمین حجّت خدا سے خالی ہو درحالیکہ حجّت خدا ایسے فریضے اور ذمہ داری کا حامل ہوتا ہے جس کی خاطر زمین آسمان پیدا کیے گئے ہیں۔

خداوند عالم نے یہ مقدر فرما دیا ہے کہ بعض انبیائے سلف کے مانند حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصیاء کی تعداد بھی بارہ ۱۲ ہو۔ چوں کہ دین اسلام ابدی اور قیام قیامت تک پائیدار اور باقی رہنے والا ہے[1] اور اس کے بعد قطعاً کوئی دوسرا دین آنے والا نہیں ہے لہٰذا ایک ایسا راہنما جو لوگوں کو خدا کی طرف کھینچنے والا ہو اس انداز پر مقدر فرمایا کہ اس کی عمر طولانی ہو، اور وہ ایک مخصوص طرز پر زندگی بسر کرے۔

آفتاب کے مانند جاذب توجہ اور جامع تشبیہ

اس مقام پر یہ سوال پیش آتا ہے کہ پھر غائب امام کا فائدہ کیا ہے؟

---

[1] ان مطالب کے مدارک شہید آیت اللہ دستغیب کی بحث نبوت میں تشریح کے ساتھ شائع ہو چکے ہیں۔

چنانچہ جابر ابن عبداللہ انصاری نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے یہی سوال کیا تھا اور آنحضرتؐ کے اس جواب نے انھیں ساکت کر دیا تھا کہ، جس طرح آفتاب ابر کے پیچھے سے فائدہ پہونچاتا ہے۔

درحقیقت کس قدر جامع اور جاذب نظر تشبیہ ہے۔ کیا آفتاب کے فوائد اسی میں منحصر ہیں کہ اس کی شعاعیں براہ راست کرۂ زمین تک پہونچیں؟

ابر کے پیچھے سے بھی شعاعوں کا خاص فائدہ ہے۔

جیسا کہ حساب لگایا گیا ہے آفتاب سے توانائی (انرجی) کی جو مقدار سارے نظام شمسی تک پہونچتی ہے اور جس میں ہماری زمین بھی شامل ہے وہ اس سے خارج ہونے والی توانائی کے بیس ہزار ملین حصوں میں سے صرف ایک حصہ ہے اب اگر کرۂ خاک کے کسی خطے تک اس کا نور براہِ راست نہیں پہونچا بلکہ ابر کے پیچھے سے روشنی پھیلنگی تو اس کے دیگر ہزاروں خواص اور فوائد سے چشم پوشی نہیں کی جاسکتی، کیوں کہ یہ آفتاب کی پس پردہ ضیا پاشی بھی اتنے منافع کی حامل ہے جو براہ راست نور افشانی میں نہیں پائے جاتے۔ حضرتؑ کے وجود مبارک کی برکت سے اس حالت میں بھی کہ لوگ آپ کو نہیں پہچانتے انھیں کتنے ہی فائدے پہونچ رہے ہیں۔

احساس سے بالاتر اعتقاد۔

ایمان بالغیب جو بہت قدر و قیمت کا حامل ہے صرف انھیں لوگوں کو حاصل ہوتا ہے جو صاحبانِ ایمان ہیں۔ بغیر دیکھے ہوئے کسی چیز کا یقین رکھنا بہت ہی اہمیت رکھتا ہے، اور ایمان کا دعویٰ کرنے والوں

ان کے گدھے کے زندہ ہونے اور ایک سو سال کی مدت تک ان کے انگوروں کے تازہ رہنے کو حضرت حجتؑ کے جوان رہنے کے ثبوت میں شاہد کے طور پر ذکر فرماتے ہیں۔

فراعنۂ مصر کی مومیائی کی ہوئی لاشوں، اور موجودات عالم کے خواص سے آگاہی کے نتیجے میں ان کے ترو تازہ رہنے سے بھی استفادہ فرماتے ہیں کہ جس خدا نے انسانوں اور دیگر موجودات کو خلق فرمایا ہے اور انسان کی یہ عقل و دانش بھی اسی کی دی ہوئی ہے وہ ہر بات کا عالم اور ہر شے پر قادر و توانا ہے اور اس کی قدرت کے سامنے کوئی چیز مشکل نہیں۔

ابراہیمؑ کی طرح ولادت اور موسیٰؑ کی طرح غیبت۔

پھر آپ کی ولادت کے پوشیدہ رہنے کو حضرت ابراہیم خلیل خدا کے تولد سے تشبیہ دیتے ہیں کہ زمانے کے سرکش اور طاغوت نمرود نے آپ کی ولادت کو روکنا چاہا لیکن کامیاب نہ ہو سکا، آپ نے ایک غار میں پرورش پائی، اور بالآخر بتوں کو توڑا اور نمرود جیسے دشمن خدا کی سرکوبی کی۔

نگاہوں سے آپ کے غائب ہونے کو حضرت موسیٰؑ کے حالات سے مشابہ قرار دیتے ہیں جنھوں نے متعدد طولانی اور مختصر غیبتیں اختیار کیں۔ نیز مجموعی طور پر ہر پیغمبر کی غیبت کا حوالہ دیتے ہیں جس کا تذکرہ شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "غیبت" میں کیا ہے اور جسے انھیں حضرت کے اشارے پر لکھا تھا۔

غیر معروف یوسفؑ اور مورد اختلاف عیسیٰؑ۔

لوگوں کے درمیان آپ کے غیر معروف رہنے کو حضرت یوسفؑ سے تشبیہ

متاخرین میں سے تھے اور جن کا ابھی چند سال قبل انتقال ہوا ہے انھوں نے حضرت حجّت علیہ السلام کے بارے میں اپنی کتاب "البیان فی برہان صاحب الزّمانؑ" کے اندر اس مطلب (طول عمر و بقائے حضرت مہدیؑ) کی چند نظیریں تحریر فرمائی ہیں۔

منجملہ ان کے لکھتے ہیں کہ، فراعنۂ مصر کے اجساد ہزاروں سال گذرنے کے بعد بھی اس حالت میں برآمد ہوئے کہ یہ اب تک مکمل طور سے صحیح و سالم تھے۔

ان انکشافات میں سے ایک کے موقع پر میں خود موجود تھا اور میں نے مشاہدہ کیا کہ ایک میت کا جسد خاکی ایک صندوق میں رکھا ہوا تھا اور ساتھ ہی خوراک اور میوہ جات کا ایک توشہ دان بھی موجود تھا تاکہ وہ خورد و نوش میں مشغول رہے۔ اس مردہ جسم کی تاریخ ولادت حضرت مسیحؑ سے قبل کی ہے جسے اب تک لازمی طور پر دو ہزار سال سے زیادہ گذر چکے ہیں۔

آدمی کا علم و قدرت خدا کی طرف سے ہے۔

وہ فرماتے ہیں کہ جب ایک معمولی انسان جڑی بوٹیوں کے خواص معلوم کرنے کے بعد ایک جسد خاکی کو ہزاروں سال تک محفوظ رکھ سکتا ہے تو کیا خدائے ربّ العالمین اور نوع بشر، نیز ان جڑی بوٹیوں اور ان کے خواص کا خالق کسی کو سالہا سال اور صدیوں تک صحیح و سالم، جوان، اور طاقتور باقی نہیں رکھ سکتا؟ باوجودیکہ انسان کا علم و قدرت اور کمال اور ہر موجودگی ہر خاصیت صرف خدا ہی

کا عطیہ ہے۔

چمگادڑ کی آنکھ آفتاب کی روشنی کو نہیں دیکھ سکتی۔

جو لوگ اس مسئلے میں شک کے شکار ہیں وہ چوں کہ مادّے اور طبیعت کی کثافتوں میں غرق ہیں لہذا ایسے واضح اور روشن حقایق کا بھی ادراک نہیں کرسکتے۔ دوسری تعبیر کے مطابق یہ چمگادڑ کی خاصیت رکھتے ہیں کیوں کر نور حقیقت کے مقابل سوا اظہار عداوت کے اور کسی اثر کا مظاہرہ نہیں کرسکتے۔ نقص دراصل دیکھنے والے میں ہے نہ کہ حقیقت میں۔

آیا یہ شواہد کافی نہیں ہیں؟

کیا حضرت مہدی علیہ السلام کے وجود مقدّس، اور آپ کی غیبت صغریٰ و کبریٰ کے بارے میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور ائمۂ طاہرین علیہم الصلوٰۃ والسلام سے منقول اتنی کثیر تعداد میں روایات و اخبار اور ان تمام خدا کے نیک و پرہیزگار بندوں کے بیانات جو اپنے اپنے زمانے میں حق و صداقت کے نمونے تھے اور اعلان کرتے تھے کہ ہم ان حضرتؑ کی خدمت میں باریاب ہوئے ہیں اور آپ کی زیارت کی ہے کافی نہیں ہیں؟ اور کیا یہ سارے مصیبتوں میں گرفتار لوگ جن کے مصائب و آلام آپ کے توسّل سے رفع ہوئے ہیں اور ان کی حاجتیں پوری ہوئی ہیں آپ کے وجود کے مکمل ثبوت نہیں ہیں؟۔

(۷)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت ابراہیمؑ کی طرح ولادت کا پوشیدہ رہنا

امام زین العابدین علیہ السلام کی اس حدیث کے بارے میں گفتگو تھی کہ ہمارے قائم یعنی حضرت مہدی علیہ السلام میں گذشتہ پیغمبروں کی ایک ایک سنت موجود ہے۔ چنانچہ جیسا ذکر ہو چکا ہے حضرت آدمؑ اور حضرت نوحؑ کی سنت طول عمر ہے۔ اس کے بعد حضرت ابراہیمؑ کی سنت ہے۔ یعنی جس طرح خلیل خدا حضرت ابراہیمؑ کی ولادت پوشیدہ رکھی گئی تھی کہ اسی طرح حضرت مہدی علیہ السلام کی ولادت بھی پوشیدہ رہی اور خود حضرتؑ بھی نگاہوں سے مخفی رہے۔ اور امام حسن عسکری علیہ السلام انھیں سوا اپنے صالح اصحاب اور خاص دوستوں کے دوسروں کے سامنے نہیں لاتے تھے۔

ایک بچہ جو نمرود کی سلطنت کو ہلا دیتا ہے۔

اس کی کیفیت اس طرح بیان کی گئی ہے کہ بادشاہ وقت کو خبر دی گئی

کہ ایک بچہ ایسا پیدا ہونے والا ہے جو تیری سلطنت کو درہم و برہم کردیگا۔ اس نے حکم دیا کہ ان ایام میں جن کے بارے میں منجمین نے خبر دی ہے کہ اس بچے کا حمل قایم ہوگا کوئی مرد اپنی زوجہ سے قربت اختیار نہ کرے۔ لیکن اسی شب میں اسے خبر دی گئی کہ بالآخر اس بچّے کا نطفہ قائم ہوگیا ہے، لہذا وہ اس کوشش میں لگ گیا کہ آیندہ جو بچہ (لڑکا) پیدا ہو اُسے قتل کر دیا جائے۔ اس نے بہت سے جاسوس معیّن کیے کہ اگر کسی عورت کے یہاں لڑکا پیدا ہو تو اس بچے کو قتل کر دیں، اور ساتھ ہی اس کی اطلاع فراہم کرنے کے لئے بہت سی قابلہ عورتیں بھی مقرر کی گئیں۔

ابراہیمؑ بت شکن متولّد ہوتے ہیں۔

خدائے تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کی شکم مادر میں حفاظت فرمائی، یہاں تک کہ وضع حمل کا وقت آگیا اور حضرت ابراہیم پیدا ہوئے تو آپ کی والدہ خوف سے لرزنے لگیں۔ جو دایہ مدد کے لئے آئی ہوئی تھی اس نے پوچھا، تم کس لیے کانپ رہی ہو؟ انھوں نے روتے ہوئے جواب دیا کہ نو مہینوں تک رنج و زحمت برداشت کرنے کے بعد اب یہ بچہ قتل کر دیا جائے گا۔ خدا نے اس قابلہ کے دل میں ایسا انقلاب پیدا کر دیا کہ اسے رحم آگیا اور اس نے قول دیا کہ وہ اس ولادت کی اطلاع نہ دے گی۔

حضرت ابراہیمؑ کے والد تارخ نے ان کی والدہ سے کہا کہ ہرچند اس قابلہ عورت نے خبر نہ دینے کا وعدہ کیا ہے، پھر بھی اس بچے کا ہمارے گھر میں رہنا خطرناک ہے۔

حضرت ابراہیمؑ تنہا ایک غار میں پرورش پاتے ہیں۔

آپ کی ماں نے کہا کہ میں اسے ایک غار میں خدا کے سپرد کیے دیتی ہوں، چنانچہ وہ آپ کو پہاڑ کے ایک غار میں چھوڑ آئیں۔ چند روز کے بعد یہ دیکھنے کے لئے گئیں کہ ان پر کیا گذری۔ دیکھا کہ حضرت ابراہیمؑ اپنا انگوٹھا منہ میں لئے ہوئے اس سے دودھ پی رہے ہیں۔

یقیناً جو ذات پستان مادر کے ذریعے دودھ پلاتی ہے وہ اسباب فراہم نہ ہونے پر انگوٹھے سے بھی دودھ جاری کر سکتی ہے۔

انھوں نے ابراہیمؑ کو گود میں لیا، دودھ پلایا اور ایک حسرت کے عالم میں اسی جگہ چھوڑ کے ان کے چاروں طرف پتھر چن دیے اور واپس چلی آئیں۔

طاغوتی حکومت کو سرنگوں کر دیں گے۔

بہر حال حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی جو سنت حضرت قائم علیہ السلام میں موجود ہے وہ آپ کی ولادت کا پوشیدہ رہنا ہے۔ چوں کہ عباسی خلیفہ آپ کو پانے اور قتل کرنے کی پوری کوشش میں لگا ہوا تھا لہذا اس نے بھی حضرتؑ کا پتہ لگانے کے لئے بہت سے جاسوس معین کر رکھے تھے اور اس کی باعث پیغمبر خدا اور ائمۂ ہدیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام سے مروی حد تواتر تک پہونچی ہوئی وہ روایتیں تھیں جن میں بتایا گیا تھا کہ ایک ایسا امام اور پیشوا ظاہر ہوگا جو طاغوتوں اور سرکشوں کو فنا کر کے حق اور عدل وانصاف کی حکومت قائم کرے گا، چنانچہ ہر طاغوت اور

ہر سرکش آپ کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا تھا اور پہلے ہی سے اس فکر میں تھا کہ ایسا امام اور پیشوا پیدا ہی نہ ہونے پائے، جیسا کہ حضرت ابراہیمؑ کے بارے میں بھی یہی ہو چکا تھا۔

حضرت موسیٰؑ کی سنت ان کا نگاہوں سے غایب ہونا۔

حضرت موسیٰؑ کی سنت بھی ان کا اپنی قوم کے درمیان سے غایب ہونا ہے جو کئی بار واقع ہوا۔ ایک بار اپنی قوم سے اٹھائیس ۲۸ سال تک اس طرح غائب رہے کہ بنی اسرائیل ان کے حال سے بالکل بے خبر تھے اور ان کا نام لینے کی بھی جرأت نہیں کرتے تھے۔ کسی گوشے اور کنارے میں اور کبھی ایک بیابان میں جمع ہوتے تھے اور ان میں کا ایک عالم ان کے سامنے حضرت موسیٰؑ کے اوصاف بیان کرتا تھا اور انھیں خوشخبری دیتا تھا کہ خدا جو پیغمبر ان کی نجات کے لئے بھیجے گا وہ انھیں صفات کا حامل ہوگا۔

اٹھائیس ۲۸ سال کے بعد جب حضرت موسیٰؑ اپنی قوم کے درمیان ظاہر ہوئے[۱] تو قبطی کے قتل اور ایک دوسرے شخص کے ساتھ اس کی نزاع کا واقعہ پیش آیا۔ اور حضرت موسیٰؑ کو خبر دی گئی کہ حکومت فرعون کے کارندے آپ کو گرفتار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں لہذا جس قدر جلد ممکن ہو آپ یہاں سے ہٹ جائیے چنانچہ حضرت موسیٰؑ دوبارہ غایب ہو کر مدین پہونچے اور وہاں بھی دس ۱۰ سال تک قیام کر کے

۱۔ قال یا موسیٰ ان الملأ یأتمرون بک لیقتلوک فاخرج انی لک من الناصحین۔ سورۂ قصص ۲۸۔ آیت ۲۰۔

بنی اسرائیل کی نگاہوں سے پوشیدہ رہے۔

شیخ صدوق علیہ الرحمہ سے حضرت مہدیؑ کی فرمائش۔

شیخ صدوق علیہ الرحمہ اپنی کتاب "اکمال الدین واتمام النعمہ" کے آغاز میں لکھتے ہیں کہ میں نے عالم رؤیا میں دیکھا کہ مسجد الحرام میں مشرّف ہوا ہوں اور حالت احرام میں خانۂ کعبہ کا طواف کر رہا ہوں۔ چھٹے طواف میں میری آنکھیں حضرت مہدی علیہ السلام کے جمال عدیم المثال سے منوّر ہوئیں۔ حضرتؑ نے مجھ سے فرمایا، اے شیخ! تم میرے اور میری غیبت کے بارے میں کوئی کتاب کیوں نہیں لکھتے تاکہ یہ لوگوں کے قلوب اور ایمان کی تقویت کا باعث ہو؟۔

میں نے عرض کیا کہ میں نے آپ کے بارے میں متعدد کتابیں لکھی ہیں۔ حضرتؑ نے فرمایا، میں جانتا ہوں، لیکن ایک ایسی کتاب لکھو جس میں انبیائے سلف کی غیبتوں کا بیان ہو تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ میری غیبت کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ چنانچہ شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے کتاب "اکمال الدین واتمام النعمہ" میں حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت خاتم الانبیاءؐ تک غیبتوں کا ذکر کیا ہے کہ ہر پیغمبر ایک مدّت تک اپنی قوم سے غائب رہا ہے۔

حضرت عیسٰیؑ کی سرگذشت میں اختلاف

حضرت مسیح علیہ السلام کی جو سنت حضرت مہدی علیہ السلام میں پائی جاتی ہے وہ حضرتؑ کے بارے میں لوگوں کا اختلاف ہے، جب کہ حضرت

عیسیٰ کے بارے میں اختلاف واقع ہوا تھا، کچھ لوگ کہتے تھے کہ آپ کو سولی پر چڑھا دیا گیا اور آپ قتل کر دیے گئے، لیکن بعض دیگر اشخاص کا قول تھا کہ ایسا نہیں ہے، بلکہ آپ کی شبیہہ کو سولی دی گئی[1]

اسی طرح حضرت مہدی علیہ السلام کے بارے میں کچھ لوگ منکر اور کافر ہو گئے اور ایک گروہ مومن اور ثابت قدم رہا۔ کچھ لوگوں نے کہا کہ اگر مہدیؑ رہے بھی ہوں گے تو اب تک ختم اور بوسیدہ ہو چکے ہوں گے اور ایک جماعت نے کہا کہ خدا کی قدرت کے سامنے آپ کا زندہ اور قائم رہنا کوئی حیرت انگیز بات نہیں ہے۔

قیام بہ شمشیر اور استقرار توحید۔

آپ اپنے جد خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جس سنت کے حامل ہیں وہ یہ ہے کہ پیغمبر اکرمؐ نے الٰہی قوت کے ساتھ قیام فرمایا اور جزیرہ نمائے عرب سے شرک کو دفع فرمایا، خانۂ کعبہ سے تین سو ساٹھ بتوں کو اکھاڑ پھینکا۔ اور سب کو نیست و نابود کر کے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ کی خوش آیند صدا بلند فرمائی۔ اسی طرح جس وقت

---

[1] قرآن مجید کے مطابق دوسرا قول صحیح ہے، جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے۔

"وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبّہ لھم وانّ الّذین اختلفوا فیہ لفی شکّ منہ مالھم بہ من علم الّا اتباع الظّنّ وما قتلوہ یقینًا بل رفعہ اللہ الیہ وکان اللہ عزیزًا حکیما۔

سورۂ نساء ع۴ آیت ۱۵۷ - ۱۵۶۔

حضرت مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے تو بتدریج شرک کو روئے زمین سے برطرف کر دیں گے، ہر شرک آمیز آواز کا گلا گھونٹ دیا جائے گا اور دین اسلام کے عالمگیر ہونے اور تمام ادیان عالم پر اس کی فتح و فیروزی کے بارے میں وعدۂ الٰہی پورا ہوگا۔ لہ

حضرت یوسفؑ کی طرح ناشناختہ رہنا۔

حضرت مہدی علیہ السلام میں حضرت یوسفؑ کی سنّت ان کا خلقت کے لئے بے شناخت رہنا ہے۔ لوگ انھیں دیکھتے تھے لیکن پہچانتے نہیں تھے۔ ان کے بھائی ایک مدت تک ان کی صحبت میں رہے لیکن انھیں پہچان نہ سکے۔ اور حضرت یوسفؑ بھی ان سے ملتے رہے لیکن کوئی بھی ان کو شناخت نہ کر سکا۔

مدّت دراز تک پہچانے نہیں جاسکے۔

کنعان فلسطین کا ایک حصّہ ہے اور اس زمانے میں مصر تک اس کی مسافت اٹھارہ ۱۸ روز کی تھی جسے تیز رفتاری کے ساتھ نو ۹ روز میں طے کیا جاسکتا تھا لیکن مسافت کی اس کمی کے باوجود حضرت یوسفؑ اٹھائیس ۲۸ سال تک مصر میں اور ان کے باپ بھائی کنعان میں رہے پھر بھی مصر کے باشندے انھیں قطعاً نہیں پہچانتے تھے اور یہی سمجھتے رہے کہ یہ عزیز مصر

لہ۔ ھو الّذی ارسل رسولہ بالھدٰی و دین الحق لیظھرہ علی الدّین کلّہ۔ سورۂ توبہ ع۹ آیت ۳۳ و سورۂ فتح ع۴۸ آیت ۲۸۔

کے غلام ہیں۔ اس سے زیادہ تعجب خیز بات یہ ہے کہ برادران یوسف بار بار مصر آئے اور گئے اور حضرت یوسفؑ کی خدمت میں بھی پہونچتے رہے لیکن انھیں پہچانا نہیں۔ ان کی پوری داستان قرآن مجید نے سورۂ یوسف میں بیان فرمائی ہے۔

حضرت یوسفؑ نے خود ہی اپنے کو پہچنوایا۔

آپ کو معلوم ہے کہ مصر میں سات سال تک کافی بارش ہوئی اور کثرت سے غلّہ پیدا ہوا، چنانچہ حضرت یوسفؑ نے حکم دیا کہ گندم کا ذخیرہ کرلیا جائے۔ اس کے بعد سات سال تک قحط پڑا۔ جو لوگ قحط کے ان سات برسوں میں حضرت یوسفؑ کے محتاج ہوئے اور ان کی خدمت میں حاضر ہوئے ان میں آپ کے بھائی بھی تھے۔ پہلے وہ حضرت یوسفؑ کے مادری اور سگے بھائی "بن یامین" کو ساتھ نہیں لاتے تھے لیکن جب حضرت یوسفؑ نے انھیں طلب کیا تو ان کو بھی اپنے ہمراہ لائے۔ کسی بھائی نے یہاں تک کہ بن یامین نے بھی انھیں نہیں پہچانا یہاں تک کہ خود حضرت یوسفؑ نے اپنے سگے بھائی بن یامین کو اپنا تعارف کرایا۔

بعض حالات گذرنے کے بعد آپ نے اپنے دوسرے بھائیوں سے فرمایا کہ "آیا تم جانتے ہو کہ جب تم جاہل تھے تو تم نے اپنے بھائی یوسفؑ کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا؟" اس موقع پر ان لوگوں کو دفعتہً علم ہوا کہ یہ خود یوسفؑ ہیں۔ [1]

---

[1] قال هل علمتم ما فعلتم بيوسف واخيه اذ انتم جاهلون۔ قالوا ءانك لانت يوسف قال انا يوسف وهذا اخي ......۔
سورۂ یوسف ع ۱۲ آیت ع ۸۹۔

دیتے ہیں، ہم جانتے ہیں کہ یوسف صدیق ایک طویل مدت تک مصر والوں کے درمیان اور ایک زمانے تک اپنے بھائیوں کے ساتھ رہے، ان سے ربط وضبط رکھا، اور ان سے گفتگو کی، اور وہ لوگ بھی آپ کو دیکھتے اور آپ سے باتیں کرتے تھے لیکن آپ کو پہچانتے نہیں تھے۔

حضرت مہدیؑ علیہ السلام بھی حضرت یوسفؑ کی اس سنت کے حامل ہیں۔ مروی ہے کہ حضرتؑ کے ظہور کے بعد لوگ کہیں گے کہ حیرت ہے، یہ تو وہی بزرگوار ہیں جو ہمارے درمیان رہتے تھے، ہم ان کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے تھے، ان سے باتیں کرتے تھے اور ان کی باتیں سنتے تھے لیکن انھیں پہچانتے نہیں تھے۔

اسی طرح حضرت عیسیٰؑ کی مثال ہے کہ لوگ ان کی سرگذشت کے بارے میں اختلاف کے شکار ہو گئے، ایک گروہ نے سمجھا کہ آپ سولی پر چڑھا دیے گئے، اور ایک جماعت آپ کے زندہ رہنے کا اعتقاد رکھتی ہے چنانچہ ان حضرتؑ کے بارے میں بھی لوگوں کے درمیان اختلاف ہے اور سوا ان اشخاص کے جن کے دلوں کا خدا نے ایمان کے ساتھ امتحان لے لیا ہو، ان پر احسان فرمایا ہو، اور انھیں اپنی نعمت سے سرفراز فرمایا ہو آپ کے اعتقاد پر ثابت قدم نہیں رہتے، اپنے مطلب کے ثبوت میں کچھ موارد اور شواہد بھی نقل فرماتے ہیں۔ منجملہ ان کے وہ کفار ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو قتل کرنا چاہتے تھے لیکن آپ کو نہیں دیکھ سکے۔ اور ابھی زیادہ زمانہ نہیں گزرا ہے کہ وہابی کربلائے معلّٰی پر حملہ کرتے ہیں اور سید بزرگوار صاحب تفسیر کبیر کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا چاہتے ہیں لیکن انھیں دیکھنے سے قاصر رہتے ہیں۔

مومنین حضرت مہدیؑ پر یقین رکھتے ہیں۔

صدوق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ صرف حضرت یوسفؑ کے پدر بزرگوار حضرت یعقوب ہی الہام خداوندی کے ذریعے جانتے تھے کہ یوسفؑ زندہ ہیں، لیکن دوسرے لوگ یقین نہیں کرتے تھے لہذا فرمایا کہ، اے میرے فرزندو! جاؤ یوسفؑ کو تلاش کرو، اور خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ [1]

حضرت مہدی علیہ السلام کے دورِ غیبت میں مومنین کا حال بھی ایسا ہی ہے مومنین حضرتؑ کے وجود پر اسی طرح یقین رکھتے ہیں جس طرح حضرت یعقوبؑ حضرت یوسفؑ کے بارے میں یقین رکھتے تھے، ہر چند کہ آپ کو دیکھتے نہیں ہیں۔

جس وقت خدا چاہتا ہے کہ کسی کو نگاہوں سے پوشیدہ رکھے تو کوئی شخص اس کی طرف متوجہ نہیں ہوتا، چنانچہ اس کی نظیریں بھی موجود ہیں۔

کافروں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں دیکھا۔

اس آیۂ مبارکہ کی تفسیر کے ضمن میں جس کا مفہوم یہ ہے کہ "جس وقت تم نے قرآن پڑھا تو ہم نے تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان جو ہماری آیتوں پر ایمان نہیں لائے ہیں ایک مخفی

---

[1] قال یا بنیّ اذھبوا فتحسّسوا من یوسف واخیہ ولا تیئسوا من روح اللہ۔ سورۂ یوسف ع ۱۲ ۔ آیت ۸۷۔

حجاب قائم کر دیا"۔ ل

ل۔ اس وقت (یعنی اشاعت کتاب کے وقت) جب کہ خرداد ۱۳۴۲ھ کے واقعے کو بیس سال گذر رہے ہیں ابھی بہت سے ایسے افراد موجود ہیں جنھوں نے اس سال ۱۶ خرداد کی شب میں شہید آیت اللہ دستغیبؒ کے مکان کے پاس ایک حیرت انگیز صورت حال کا مشاہدہ کیا تھا۔ باوجودیکہ گھر کا چاروں طرف سے محاصرہ تھا اور شاہی گارڈ کے سپاہی اور پولیس کے جاسوس گھر کے اندر اور باہر پوری کوشش میں مصروف تھے پھر بھی ان شہید بزرگوار کو ان کے گھر سے ایک ہمسایے کے گھر میں منتقل کر دیا گیا۔ اور سب نے جان لیا کہ خدا نے کس طرح دشمنوں کی آنکھوں کو اندھا کر دیا تھا کہ وہ آپ کو نہ دیکھ سکے۔

اس سے زیادہ تعجب خیز بات یہ ہے کہ اس کے دو روز بعد تک ہر طرف سے ہمسایوں کے گھروں کی تلاشی لی جاتی رہی لیکن تلاشی لینے والے اس گھر میں نہیں گئے جہاں آپ موجود تھے۔ ان شہید بزرگوار کا دوسرا واقعہ انقلاب ایران کی کامیابی سے چند ماہ قبل پیش آیا۔ ظالم بادشاہ کے کارندوں نے آپ کے گھر کا محاصرہ کر رکھا تھا، درحالیکہ آپ محاصرے سے چند لمحے قبل گھر سے باہر چلے گئے تھے اور اس قدر چھان بین کرنے والے عمّال جو آپ پر گہری نظر رکھے ہوئے تھے اور چند لمحے قبل آپ کو گھر میں جاتے ہوئے دیکھا بھی تھا دوبارہ آپ کو نہ دیکھ سکے۔ اور پھر اس سے زیادہ عجیب شب جمعہ میں مسجد جامع کی طرف آپ کی واپسی تھی کہ آپ کار کے ذریعے دروازۂ قرآن سے دروازۂ مسجد تک اتنی گذرگاہوں سے یہاں تک کہ مسجد (منصوریہ) کے قریب چھوٹے بازار سے بھی گذرے اور متعین پہرہ داروں نے آپ کو نہ دیکھا۔ آپ نے مسجد کے اندر ایک پرجوش تقریر بھی فرمائی درحالیکہ سپاہی خالی مکان کا محاصرہ کئے رہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ کی کرامتیں کثرت سے ہیں۔ آپ کی روح شاد رہے۔ آپ کی اکثر کرامات آپکی یادگار میں مذکور ہیں جو شایع ہو چکی ہے۔

ذکر کیا گیا ہے کہ ایک رات ابو جہل اور اس کے رفیقوں نے عہد کیا کہ مسجد الحرام جاکر پیغمبرؐ کو قتل کر دیں، لیکن جب وہاں پہونچے تو آنحضرتؐ کو نہ پایا۔ ہر چند اِدھر اُدھر گھومے پھرے لیکن آنحضرتؐ کو نہ دیکھ سکے حالاں کہ حضرت رسول خداؐ مسجد کے اندر تلاوت قرآن میں مشغول تھے۔

سورۂ تبّت کے نزول اور ابو لہب اور اس کی زوجہ کی مذمّت کے بعد مذکور ہے کہ حمّالۃ الحطب (یعنی زوجۂ ابو لہب) جو بہت ہی شریر عورت تھی ایک حربہ لے کر پیغمبرؐ کو ڈھونڈھتی ہوئی گھر کے اندر پہونچی لیکن باوجودے کہ آنحضرتؐ تشریف فرما تھے اور وہ بھی اسی حجرے میں داخل ہوئی لیکن رسول خداؐ کو نہ دیکھ سکی اور خدا نے حضرتؐ کو اس کی نظر سے پوشیدہ رکھا۔

وہابیوں نے سید صاحب تفسیر کبیر کو نہیں دیکھا۔

بعض تواریخ میں تحریر ہے کہ جس سال وہابیوں کے گروہ نے کربلائے معلّٰی پر حملہ کر کے وہاں قتل و غارت کیا تو اس زمانے میں سید صاحب تفسیر کبیر مرجع تقلید اور عراق کی بزرگ شخصیت تھے، حملہ آور انھیں قتل کرنا چاہتے تھے بلکہ ان سے شدید عداوت کی بنا پر انھیں ٹکڑے ٹکڑے کر دینے کے متمنّی تھے۔ ان حسّاس حالات اور خطرناک ماحول میں سید بزرگوار نے عورتوں اور بچوں کو گھر سے باہر بھیج دیا اور خود بھی جانا چاہتے تھے کہ دفعتہً یاد آیا کہ ایک شیر خوار بچہ گھر میں رہ گیا ہے چنانچہ جیسے ہی انھوں نے بچے کو اٹھا کر باہر لے جانا چاہا وہابی مکان کے اندر گھس آئے، سید بچے کو بغل میں لیے ہوئے اس کوٹھری میں چھپ گئے جس میں لکڑیاں

رکھی جاتی تھیں۔ حملہ آوروں نے چاروں طرف تلاش کیا، اور باوجودیکہ چند آدمی کئی بار اس کوٹھری میں بھی آئے لیکن سید صاحب کو اور اس بچے کو نہیں دیکھا۔

اور اس سے زیادہ تعجب کی بات یہ تھی کہ جب تک وہ لٹیرے مکان کے اندر رہے بچے نے قطعاً منھ سے کوئی آواز نہیں نکالی۔

جب تک خود امامؑ نہ چاہیں کوئی آپ کو نہیں پہچانتا۔

بہرحال اس روایت میں امامؑ فرماتے ہیں کہ لوگ مہدیؑ کو دیکھتے ہیں لیکن آپ کو پہچانتے نہیں، جس طرح حضرت یوسفؑ کو نہیں پہچانتے تھے، اور حضرت یوسفؑ کی یہ سنت حضرت مہدیؑ کے اندر موجود ہے۔ ایک سَو سے زیادہ اشخاص نے ذکر کیا ہے کہ انھوں نے ملاقات کے وقت حضرتؑ کو نہیں پہچانا اور بعد کو متوجہ ہوئے کہ یہ بزرگوار امام زمانہؑ تھے۔ سب سے زیادہ واضح حاجی علی بغدادی کی حکایت ہے جو اس دور کے آخری برسوں میں پیش آئی، اور مرحوم حاجی نوری کتاب "النجم الثاقب" میں لکھتے ہیں کہ اگر ہماری کتاب میں اس ایک روایت اور سچے واقعے کے علاوہ اور کچھ نہ ہوتا تو زمانۂ وقوع کی قربت اور کمیّت وکیفیت کی صحت کے لحاظ سے صرف یہی ایک حکایت ثبوت کے لئے کافی تھی۔ مرحوم حاج شیخ عباس قمی نے بھی اس داستان کو "مفاتیح الجنان" میں ذکر فرمایا ہے، اور یہ کتاب عام طور سے دستیاب ہے۔ آپ اسے غور سے پڑھیں تاکہ آپ کا دیدۂ دل روشن ہو۔

حاجی علی بغدادی نے حضرتؑ کی زیارت کی اور ایک مدت

تک آپ کے ہمراہ رہے لیکن چوں کہ خود حضرتؑ نے نہیں چاہا لہذا یہ آپ کو پہچان نہ سکے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس واقعے کی صداقت کے آثار اور اس کی صحت کے شواہد کسی پر پوشیدہ نہیں ہیں کیوں کہ اسے بیان کرنے والے کے بارے میں قطعاً دروغ گوئی کا کوئی شبہ نہیں کیا جا سکتا۔

(۸)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زمانۂ غیبت میں جھوٹے مُدّعی

مروی ہے کہ حضرت حجت ابن الحسن علیہما السلام کے ظہور سے قبل ساٹھ عدد جھوٹے اشخاص منصب نبوّت کے مدّعی ہوں گے، اتنے ہی افراد امامت اور مہدویّت کا دعویٰ کریں گے۔ اور بارہ نفر نیابت خاص کے دعویٰ دار ہوں گے، لہٰذا لوگوں کو فریب خوردگی اور دھوکے سے محفوظ رکھنے کے لئے حضرتؑ اور حضرتؑ کے آباء واجداد کے اوصاف، نام اور عادات وخصائل، آپ کی صورت شکل اور جسم مبارک کے خصوصیات بیان کرنے کے علاوہ حضرتؑ کے علامات ظہور کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ جن کا جاننا اہل ایمان کے لئے ضروری ہے۔ چنانچہ اس سے قبل ہم انکی یاددہانی کر چکے ہیں، اور ظہور کے قریب واقع ہونے والی حتمی علامتیں بھی مختصر طور سے بیان کر دی ہیں۔

غیر حتمی علامتیں بہت سی ہیں۔

اب بعض ایسی نشانیاں جو غیر حتمی ہیں، یعنی روایتوں میں اس کی

صراحت نہیں کی گئی ہے کہ یہ علامتیں حتمی اور مسلمات میں سے ہیں اور ان میں بدا واقع ہونے کا امکان نہیں ہے۔ اور ان علامات کو شیخ مفید علیہ الرحمہ نے ارشاد میں، طبرسیؒ نے اعلام میں، اور دیگر حضرات نے بھی نقل کیا ہے۔

زمانۂ غیبت سے متعلق بعض نشانیاں مجمل ہیں، یعنی وہ ان حضرتؑ کے ظہور سے قریب نہیں بتائی گئی ہیں۔ بلکہ ان میں سے بیشتر واقع بھی ہو چکی ہیں جیسے حکومت بنی عباس کا خاتمہ، یا کوفے کا تباہ ویران ہونا، بصرے میں فتنہ وفساد برپا ہونا، اور دریائے دجلہ میں طغیانی۔ البتہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جو شخص حضرتؑ کے ظہور کا وقت معیّن کرے وہ دروغ گو اور ملعون ہے۔ "کذب الوقّاتون" اس مقام پر آخری زمانے کے بعض خصوصیات کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے جن کا تذکرہ روایتوں میں موجود ہے۔

آخری زمانے میں علانیہ شراب نوشی اور سود خوری۔

روایتوں میں چند ایسے گناہوں کا ذکر ہے جن کی برائی آخری زمانے میں ختم ہو جائے گی اور ان سے منع بھی نہیں کیا جائے گا۔

منجملہ ان کے شراب کی خرید وفروخت اور معمول کے طور پر علانیہ شراب نوشی ہے، جس کی اس زمانے میں افسوسناک طریقے سے زیادتی ہو چکی ہے۔ دوسری چیز بالاعلان سود خوری کا رواج ہے۔ باوجودے کہ یہ خدا سے جنگ کرنے کے مترادف ہے پھر بھی لوگ کھلّم کھلّا اس پر عمل کر رہے ہیں۔[1]

[1] فأذنوا بحرب من اللہ ورسولہ۔ سورۂ بقرہ ع۲ آیت ع۲۷۹۔

اس دور میں علانیہ سود خوری کی بنیاد پر بینکوں کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ تیسرا گناہ غنا، گانا بجانا اور موسیقی ہے جو اس زمانے میں ریڈیو وغیرہ کے ذریعے کثرت سے رائج اور زندگی کا معمول بن چکا ہے۔ ۱ے

۱ے محترم ناظرین یقیناً متوجہ ہوں گے کہ یہ مطالب اور یہ درد دل انقلاب اسلامی کی کامیابی سے قبل کے حالات سے متعلق ہے جس میں شراب بیچنے والوں کی تعداد کتب فروشوں سے زیادہ تھی۔ لہو و لعب اور فسق و فجور کے اجتماعات اور فحاشی کے مراکز آزادی کے ساتھ حرام افعال میں مشغول تھے۔ ریڈیو یا اسی طرح کے دیگر ذرائع لوگوں کو کج روی اور انحراف کی طرف کھینچ رہے تھے۔ البتہ اس گفتگو سے چند سال قبل تک ابھی ایران میں ٹیلی ویژن کا رواج نہیں ہوا تھا ورنہ اس کے مزید دردناک اثرات و نتائج کا حوالہ بھی دیا جاتا۔

بینک علانیہ سود خوری کے اور بعض صراف بھی بازار مسلمین میں اس فعل حرام کے مرتکب ہوتے تھے۔ لیکن ہم کہاں تک فضل الٰہی کے شکر گذار ہوں کہ ہم نے اپنی موت سے پہلے ہی یہ دیکھ لیا کہ ایک مرد خدا اور ہوا و ہوس سے مبرا فقیہ کی رہنمائی سے کس طرح ظالمانہ اور شاہی حکومت کا خاتمہ ہوا اور یکے بعد دیگرے احکام اسلامی رائج ہوئے۔ ہم امیدوار ہیں کہ خدا ہمارے رہبر اسلامی محترم امام خمینی کے توفیقات، طول عمر اور عافیت میں اضافہ فرمائے تاکہ جمہوری اسلامی روز بروز اپنی حقیقی اسلامی ماہیت حاصل کرے اور قرآن مجید کے مقدس احکام جس طرح چاہیئے نافذ ہوں۔ جو لوگ دیانت کا دم بھرتے ہیں پھر بھی اس جمہوریہ کے مخالف ہیں آخر وہ کیا سوچتے ہیں؟ آیا وہ ان بہتر اور مناسب اقدامات سے انکار کر سکتے ہیں؟ آیا وہ گذشتہ اور علانیہ فحش و حرام افعال کو پسند کرتے ہیں؟ اور اپنی اس صورت حال میں دینداری کا دعویٰ بھی کرتے ہیں؟....

چوتھا اور پانچواں گناہ زناکاری اور لواطہ ہے۔ جس کی روایت میں اس طرح تعبیر کی گئی ہے کہ لوگ کتّوں کے مانند ایک دوسرے کے ساتھ مشغول ہوں گے، اس عمل کی قباحت سے چوپایوں کی طرح بے پرواہو جائیں گے اور جنسی عمل میں۔ ان کے لئے حلال و حرام کا سوال نہ ہوگا۔[لہ]

تیسری عالمگیر جنگ اور دو ثلث آبادی کا خاتمہ

منجملہ علامات ظہور جو حضرتؑ کے قیام سے پہلے واقع ہوگی اور اسے روایتوں میں موت احمر یعنی سرخ موت سے تعبیر کیا گیا ہے، ایک عجیب قتل عام ہے جس میں دنیا والوں کی کثیر تعداد ختم ہو جائے گی، اور اس کے بعد طاعون کی وبا پھیلے گی جس میں دو ثلث آبادی ہلاک ہو جائیگی یعنی اگر اس زمانے میں انسانوں کی آبادی مثلاً چھ ارب ہو گی تو اس میں سے چار ارب یعنی دو ثلث ختم ہو جائے گی۔

غالباً تیسری جنگ عظیم ان مہیب اسلحوں سے لڑی جائے گی جو آج ایجاد ہو چکے ہیں جیسے ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم وغیرہ اور انھیں سے یہ دردناک حالات پیدا ہوں گے۔

لہ ماہ رمضان المبارک ۵۶ھ میں حسب معمول اسی طرح کے فحش مناظر شیراز کی گلیوں میں دکھائے جاتے تھے۔ جس پر شہید بزرگوار نے منبر سے شدت کے ساتھ اعلان فرمایا کہ اگر آج کی شب بھی یہی تماشا کیا گیا تو میں لوگوں کو حکم دوں گا کہ حملہ کر کے اس پروگرام کو درہم و برہم کر دیں۔ ان لوگوں نے بھی بات کی اہمیت کو محسوس کیا اور اپنا پروگرام ملتوی کر دیا۔ خدا شہیدؒ کی روح کو شاد و آباد رکھے۔

اجتماعی امور پر عورتوں کا تسلّط۔

جو امور واقع ہوں گے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ حکومت عورتوں کے ہاتھوں میں آجائے گی، عورتوں ہی کی طرف سے احکام و ہدایات صادر ہوں گے، اور قومی و اجتماعی رائے انھیں کی خواہش کے مطابق ہوگی۔ ظاہر ہے کہ اس صورت حال سے کیسے کیسے مفاسد رونما ہوں گے۔ ان سے قطع نظر کرتے ہوئے اب ہم ان حتمی علامتوں کی طرف متوجہ کرتے ہیں جن میں سے بعض کے بارے میں اس سے قبل تشریح کے ساتھ بحث کی جاچکی ہے۔

حضرت مہدیؑ کے نمایندے کو قتل کر دیں گے۔

حتمی علامتوں میں سے ایک حضرتؑ کے ظہور سے پندرہ روز قبل رکن و مقام کے درمیان نفس زکیہ کا قتل ہے۔

حضرتؑ ایک عابد و زاھد سید کو اپنی طرف سے مامور فرمائیں گے کہ وہ لوگوں کو آپ کی طرف دعوت دیں۔ جس وقت اہل مکہ متوجہ ہوں گے تو اس سید بزرگوار کو رکن و مقام کے درمیان (یعنی خانۂ کعبہ کے قریب مسجد الحرام کے وسط میں) قتل کر دیں گے۔

متعدد آسمانی بلند آوازیں۔

منجملہ ان کے دوسری علامت صیحۂ آسمانی ہے۔ یہ بنیادی

نائبین جو حقیقتاً نیابت کے اہل تھے۔

ان حضرت سے متعلق بیشتر روایتوں میں دو غیبتوں یعنی غیبت صغریٰ و کبریٰ کا تذکرہ ملتا ہے۔ غیبت صغریٰ کے چوہتر سال کی مدت میں چار بہترین افراد اور شیعوں میں سے معتبر و مؤثق ترین ہستیاں آپ کے فرامین آپ کے دوستداروں تک پہونچاتی تھیں اور ان کی درخواستوں کو آپ کی خدمت میں پیش کرتی تھیں، ان شخصیتوں سے مراد ہیں جناب عثمانؒ بن سعید، محمدؒ بن عثمان، حسینؒ بن روح، اور محمدؒ بن علی سمری۔ ان میں سے ہر ایک بزرگوار بکثرت فضائل و کرامات کا حامل اور حضرت حجتؑ کی نیابت کا پورا حقدار تھا۔

فریب کاروں کی دوکان بند ہونا چاہیئے۔

حضرت مہدی علیہ السلامؑ نے اپنے چوتھے نایب کو جو آخری نامہ تحریر فرمایا اس کے مطابق حضرتؑ کی طرف سے نیابت خاصہ اور سفارت کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا۔ اور اصطلاح کے مطابق غیبت کبریٰ شروع ہو جانے کے بعد پھر کوئی شخص کسی کو براہ راست ان حضرت کی نمایندگی کرتے ہوئے اور دوسروں تک آپکے احکام و ہدایات پہونچاتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا۔ (خاص طور سے اس موضوع پر شہید بزرگوار آیت اللہ دستغیبؒ کافی زور دیتے ہیں[1]

---

[1] آیتہ اللہ دستغیبؒ نے اپنی جن تقریروں اور تحریروں میں حضرت ولی عصرؑ کے ان چار خاص نائبوں کے کرامات اور خوارق عادات کو بیان فرمایا تھا افسوس ہے کہ وہ مکتوبات گم ہو گئے ہیں۔ اگر دستیاب ہو گئے تو انشاء اللہ اس کتاب کے نئے ایڈیشن میں ان سے بھی استفادہ کیا جائے گا۔

طور سے مسلّمات اور حتمی علامات میں سے ہے۔ اس کی کیفیت یہ ہوگی کہ افراد بشر میں سے کوئی ایک شخص بھی ایسا نہ ہوگا جو اس آواز کو نہ سنے۔

دوسرے یہ آواز لوگوں کو اس طرح سے دہلا دے گی کہ اگر کوئی سو رہا ہوگا تو اچھل پڑے گا، اور اگر بیٹھا ہوگا تو وحشت زدہ ہو کر کھڑا ہو جائے گا۔

اور تیسرے ہر شخص اس آواز کو اپنی زبان میں سنے گا۔

روایات کے مطابق صیحے کی نوعیت۔

کتاب غیبت میں شیخ طوسی علیہ الرحمہ نے اور شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے بھی چند روایتیں نقل کی ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ صیحۂ آسمانی چند بار واقع ہوگا۔

ماہ رجب میں تین۳ مرتبہ آسمان سے ندا بلند ہوگی جو ہر ایک کے کانوں میں پہونچے گی۔

پہلی آواز۔ "اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ۔"
(یعنی آگاہ ہو جاؤ کہ ظالموں کی قوم پر خدا کی لعنت ہے۔

دوسری آواز۔ اسی مہینے میں منادی ندا دے گا۔ "اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ۔" (یعنی جس چیز کو واقع ہونا تھا وہ واقع ہو گئی، یعنی حضرت مہدیؑ نے ظہور فرمایا۔)

تیسری آواز۔ ندا بلند ہوگی کہ مہدیؑ آل محمدؐ ستم گردوں کو ہلاک کرنے کے لیے آ گئے۔

پھر ایک آواز تئیسویں[۲۳] ماہ رمضان المبارک کی شب میں اس جسم سے جو قرص آفتاب میں نمایاں ہوگا سنی جائے گی، اور وہ اعلان کرے گا کہ "ھٰذا محمّدُ بنُ الحسن العسکری"، اور صریحی طور پر حضرتؑ کا نام مبارک لے گا۔

ندائے آسمانی سے منتظرین کی لذّت۔

جو شخص انتظار میں ہوگا یہ آواز اس کے لیے مسرت بخش ہوگی۔ اور جو شخص جتنا زیادہ ظہور کا منتظر ہوگا اسے اتنی ہی زیادہ خوشی ہوگی۔ ان تین سو تیرہ[۳۱۳] سب سے پہلے پہونچنے والے افراد میں سے جو بعض روایات کے مطابق زمانے کے منتخب افراد ہوں گے، اور غالباً طے الارض کے ذریعے اپنے کو کم سے کم وقفے میں امامؑ تک پہونچائیں گے، اور جن کی مفصل تعداد بھی روایتوں میں مذکور ہے،

شیراز سے سات نفر، اور طالقان سے چوبیس[۲۴] نفر جو ہر مقام کی تعداد سے زیادہ ہوں گے اور جن کی گنج یعنی خزانے سے تعبیر کی گئی ہے۔

خلاصہ یہ کہ اطراف واکناف کے دیہات اور قصبات سے اسی طرح کم و بیش افراد کو یہ آوازیں آمادہ اور متحرک کر دیں گی۔

تعجیل ظہور کے لئے دعا ضروری ہے۔

شیعوں اور امامؑ کے دوست داروں کے فرائض میں سے

ایک فریضہ حضرتؑ کے ظہور میں تعجیل کے لئے دعا کرنا بھی ہے۔

یہ نہ کہیے کہ جو کچھ مقدر ہے وہی ہوگا، کیوں کہ خدا جس وقت مصلحت جانے گا ان حضرتؑ کو ظاہر فرمادے گا۔

اس بارے میں جو روایت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے اس کا مضمون یہ ہے کہ "خدا اس چیز پر قادر ہے کہ حضرتؑ کے ظہور کو زیادہ قریب فرمادے" لہذا لازم ہے کہ ظہور حضرتؑ میں تعجیل کے لئے دعا کیجئے۔ اور آرزومند رہیے کہ آپ ان حضرتؑ کی رکاب میں ہوں۔ خود یہ تمنا اور آرزو بھی عبادت ہے اور ظہور و فرج کا انتظار تو بزرگ ترین عبادت ہے۔

اَللّٰھُمَّ عَجِّل فرجہ وسھّل مخرجہ واجعلنا من اعوانہ وانصارہ برحمتك یاارحم الرّاحمین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

العلائم

ترجمہ کتاب

الملاحم

مؤلفہ آقائے شیخ محمد حسین ہمدانی طاوسی۔

مترجم

الحاج مولانا سید محمد باقر الباقری الجوراسی مدظلہ

نگراں ماہنامہ اصلاح لکھنؤ۔

ناشر

ادارۂ اصلاح مرتضیٰ حسین روڈ لکھنؤ ۳

۷۸۶

توضیح

اس عبرت انگیز اور سبق آموز کتاب میں جناب مؤلف محترم نے علامات زمانۂ قبل ظہور حضرت حجت العصر عجل اللہ فرجہ سے متعلق معتبر ماخذ و مدارک سے چالیس حدیثیں اور اسی طرح زمانۂ بعد ظہور حضرتؑ کے حالات کے بارے میں بھی چالیس حدیثیں حضرت رسالتمآب اور ائمۂ طاہرین علیہم الصلوٰۃ والسلام سے نقل فرمائی ہیں۔

بنظر اختصار احادیث کا متن چھوڑ کے صرف ترجمے پر اکتفا کی جاتی ہے۔ امید ہے کہ ناظرین کرام کو ان کے مطالعے سے اپنی دنیا اور عقبےٰ کو سنوارنے میں کافی مدد ملے گی۔ انشاء اللہ۔

والسلام

دعائے مغفرت کا محتاج۔ عاصی۔

محمد باقر الباقری الجوراسی عفی عنہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلی حدیث[1]

جابر ابن عبد اللہ انصاری روایت کرتے ہیں کہ میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ حجۃ الوداع (آنحضرتؐ کا آخری حج) بجالایا۔ جب آنحضرتؐ واجبات حج ادا فرما چکے تو خانۂ کعبہ کو وداع کرنے کے لئے تشریف لائے اور زنجیر در کو تھام کے اپنی بلند ترین آواز میں فرمایا، اے لوگو! اس آواز پر تمام اہل مسجد اور بازار کے لوگ جمع ہو گئے تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میں وہ حالات بیان کرتا ہوں جو میرے بعد پیش آئیں گے۔ تم لوگ سنو اور جو اشخاص یہاں موجود ہیں وہ انھیں ان لوگوں تک پہونچادیں جو یہاں موجود نہیں ہیں۔ اس کے بعد گریہ فرمایا، اور آنحضرتؐ کے گریے سے سارا مجمع رونے لگا۔ جب آپ کا گریہ کم ہوا تو فرمایا کہ خدا تم لوگوں پر اپنی رحمت نازل فرمائے، یہ جان لو کہ آج سے ایک سو چالیس (۱۴۰) سال تک تمہاری مثال درخت کے اس پتے کے مانند ہوگی جس میں کانٹے نہ ہوں۔ اس کے بعد دو سو (۲۰۰) سال تک خاردار پتے کی مثال ہوگی۔ اور اس کے بعد ایسا زمانہ آئے گا کہ بغیر پتے کے کانٹے ہی کانٹے ہوں گے۔ ایسے زمانے میں سوا ظالم بادشاہ کے، بخیل دولت مند کے، مال و زر کی طرف رغبت رکھنے والے عالم کے،

[1] بحار الانوار جلد ۱۳ ص ۱۷۰۔

دروغ گو فقیر کے، بدکار بوڑھے کے، بے لگام بچے کے، اور زینت کی نمائش کرنے والی عورت کے اور کوئی نظر نہ آئے گا۔

اس کے بعد پیغمبرؐ نے گریہ فرمایا تو جناب سلمان کھڑے ہوگئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ حالات کس وقت رونما ہوں گے؟ فرمایا کہ اے سلمان! جب تمہارے علماء کم ہو جائیں، قرآن کی تلاوت کرنے والے ختم ہو جائیں، زکوٰۃ کو اس کے مستحق تک نہ پہونچاؤ، منکرات اور محرمات کو ظاہر کرو، مسجدوں میں تمہاری آوازیں بلند ہوں، دنیا کو اپنے سروں پر اور علم کو پاؤں کے نیچے رکھو، دروغ گوئی اختیار کرو، غیبت کو اپنے جلسوں کا میوہ قرار دو، حرام کو مال غنیمت شمار کرو تمہارے بزرگ تمہارے خردوں پر رحم نہ کریں، اور تمہارے خرد بزرگوں کو لائق احترام نہ سمجھیں، تو اس وقت تم لوگوں پر لعنت کا نزول ہو گا۔ تمہارے درمیان جنگ وجدال اور ایذا رسانی کا رواج ہو گا، اور تمہارا دین صرف لفظی اور زبانی ہو گا۔ جب تم ایسی خصلتوں کے حامل بن جاؤ تو سرخ آندھی اور مسخ ہونے اور سنگسار ہونے کے منتظر رہو۔ اس مطلب کی تصدیق کلام الٰہی میں موجود ہے، چنانچہ ارشاد ہے کہ "وہ اس امر پر قادر ہے کہ تم پر تمہارے اوپر سے یا تمہارے قدموں کے نیچے سے عذاب بھیجے، یا تمہیں جنگ کا لباس پہنائے کہ تم ایک دوسرے کے مقابل تلوار کھینچو، غور کرو کہ ہم کس طرح اپنی آیتوں کو گردو پیش رکھتے ہیں تاکہ شاید وہ لوگ عقل وفہم سے کام لیں۔"

اس وقت صحابہ کی ایک جماعت اٹھ کھڑی ہوئی اور عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ یہ صورتِ حال کب واقع ہو گی؟۔ فرمایا کہ "اس وقت، جب لوگ نمازوں میں تاخیر کریں گے، نفسانی خواہشوں کی پیروی کریں گے، شراب نوشی کریں گے، باپ اور ماں کو گالیاں دیں گے، مال حرام کو نفع اور زکوٰۃ کو نقصان سمجھیں گے، مرد اپنی عورت کی اطاعت کرے گا، ہمسایے کو ایذا دی جائے گی، صلۂ رحم اور بزرگوں کی مہربانی ختم ہو جائے گی، چھوٹوں کی حیا کم ہو جائے گی، عمارتیں مضبوط بنیادوں پر استوار کی جائیں گی، غلاموں اور کنیزوں پر ظلم کیا جائے گا، خواہشِ نفس کے مطابق گواہی دی جائے گی، ناحق اور ظالمانہ فیصلے کیے جائیں گے۔ بیٹا اپنے باپ کو دشنام دے گا۔ انسان اپنے بھائی سے حسد کرے گا، اور اپنے شرکاء کے ساتھ معاملات میں خیانت کرے گا، وفا کم ہو جائے گی، زنا کثرت سے ہو گی، مرد اپنی عورتوں کے لباس سے زینت دیں گے، ان سے حیا کا پردہ سلب ہو جائے گا، ان کے دلوں میں تکبّر زہر کی طرح سرایت کر جائے گا، نیکیاں کم ہو جائیں گی، بیدادگری اور ظلم و جور کی کثرت ہو گی، بزرگوں کی توہین کی جائے گی۔ مال و دولت کے ذریعے مدح و ثنا حاصل کی جائے گی، اور مال و زر کو غناء کے لیے صرف کریں گے۔

لوگ دنیا میں مشغول رہنے کے باعث آخرت سے غافل رہیں گے، پرہیزگاری کم ہو جائے گی اور فتنہ و فساد بڑھ جائے گا، مومن ذلیل و خوار اور منافق باعزّت ہو گا، ان کی مسجدیں اذانوں سے معمور اور ان کے دل ایمان سے خالی ہوں گے، قرآن مجید کا استخفاف اور بے حرمتی کریں گے۔

ہر پستی اور برائی کو مومن تک لے جائیں گے، یہ وہی زمانہ ہوگا جب ان کی صورتیں آدمی کی اور دل شیاطین کے ہوں گے، ان کی باتیں شہد سے زیادہ شیریں اور ان کے دل ایلوے سے زیادہ کڑوے ہوں گے، وہ ایسے بھیڑیے ہوں گے جو اپنے جسموں پر لباس رکھتے ہوں گے، کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جس میں خداوند عالم یہ نہ فرماتا ہو کہ "آیا تم لوگ میرے بارے میں دھوکے اور فریب میں مبتلا ہو یا میرے مقابلے میں جرأت اور جسارت سے کام لے رہے ہو؟ - تم نے یہ گمان کر لیا ہے کہ ہم نے تمہیں فضول اور بیکار ہی پیدا کیا ہے، اور تم ہماری طرف پلٹ کے نہیں آؤ گے۔ قسم ہے مجھ کو اپنی عزّت وجلال کی اگر وہ لوگ نہ ہوتے جو اخلاص کے ساتھ میری بندگی بجالاتے ہیں تو میں ایسے شخص کو پلک مارنے کی بھی مہلت نہ دیتا جو میری نافرمانی کرتا ہے۔ اگر میرے صاحبان تقویٰ بندوں کی پرہیزگاری نہ ہوتی تو میں آسمان سے ہرگز ایک قطرہ پانی بھی نہ برساتا، اور ایک سبز پتا بھی نہ اگاتا۔ سخت تعجب ہے اس قوم پر جس کو جائداد اور مال ودولت نے اپنی طرف مشغول کر رکھا ہے، اور وہ دور ودراز آرزوؤں میں مبتلا ہے درحالیکہ موت ان لوگوں سے قریب ہے، اور وہ اپنے خدا کی مجاورت کی طمع رکھتے ہیں حالاں کہ وہ بغیر عمل کے اس تک نہیں پہونچ سکتے، اور عمل بغیر عقل وخرد کے تمام نہیں ہوتا۔

دوسری حدیث[1][2]

ابن عباس کہتے ہیں کہ ہم لوگ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے ساتھ حجۃ الوداع بجالائے۔ آنحضرتؐ نے خانۂ کعبہ کا حلقہ، در تھام کے ہماری جانب توجہ کی اور فرمایا۔" آیا میں تمہیں قیامت کی نشانیوں کی خبر نہ دوں؟

حضرت رسول خداؐ کے سب سے زیادہ قریب جناب سلمان تھے انھوں نے عرض کیا، ہاں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا،" قیامت کی علامتوں میں سے نماز کو ضائع کرنا، نفسانی خواہشوں کی پیروی کرنا، ہوا و ہوس کی طرف مائل ہونا، دولتمندوں کا احترام کرنا، اور دین کو دنیا کے عوض فروخت کرنا ہے۔ اس دور میں مومن کا دل اس طرح پگھل جائے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے، کیوں کہ وہ منکرات اور بیکاریوں کو دیکھ رہا ہوگا لیکن لوگوں کو ان سے باز رکھنے پر قادر نہ ہوگا۔" جناب سلمان نے عرض کیا۔ یارسول اللہؐ! کیا ایسا ضرور ہوگا؟۔ فرمایا۔" ہاں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے قدرت میں میری جان ہے"۔ اے سلمان! اس زمانے میں لوگوں کے معاملات کی ذمہ داری ظالم امراء، فاسق وزراء، بیداد گر دانشمندوں، اور خیانت کار امانت داروں پر ہوگی،"۔ جناب سلمان نے عرض کیا، کیا ایسا ہو کے رہے گا؟۔ فرمایا" ہاں، قسم خدا کی اس زمانے میں نیک کام بُرے اور بُرے افعال نیک قرار پائیں گے، امین خیانت کار اور خیانت کار امین شمار کیا جائے گا، دروغ گو کی تصدیق اور راست باز کی تکذیب کی جائے گی، جناب سلمان نے عرض کیا، کیا ایسا ہونا لازمی ہے؟۔ آنحضرتؐ نے فرمایا" ہاں" قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اے سلمان! اس عہد میں عورتیں حکومت کریں گی اور کنیزوں سے صلاح و مشورہ کیا جائے گا بچے" منبروں پر جائیں گے، جھوٹ کو شوخی اور ظرافت سمجھا جائے گا، زکوٰۃ

تاکہ ایسا نہ ہو کہ سادہ لوح افراد فریب کاروں کے دام میں آجائیں، اور یہ بھی ضروری تھا کہ مذہب سازی اور دوکان بازی کا راستہ بند کیا جائے، اور وہ خواب نامے جو ایک تنکے برابر بھی وقعت نہیں رکھتے اس کے باعث نہ ہوں کہ آریامہروں کے لئے کشف وکرامت کا میدان ہموار ہو جائے۔ اور وہ امام زمانہ عج کے نام پر اسلام کو پائمال کریں۔)

ہم امام زمانہ عج کی رویت کے منکر نہیں ہیں۔

البتہ ہم کسی صورت سے حضرت صاحب الامر عج کی رویت کے منکر نہیں ہیں اور یہ نہیں کہتے کہ کوئی شخص امام ع کی خدمت میں نہیں پہونچ سکتا، یا اگر آپ ع کو دیکھ سکے تو پہچان نہیں سکتا۔ بلکہ آپ کو دیکھنا، پہچاننا، آپ سے گفتگو کرنا، اور آپ سے استفادہ کرنا ممکن ہے جیسا کہ بعض لوگوں نے دیکھا ہے، سنا ہے، گفتگو کی ہے، اور استفادہ کیا ہے، اور خود یہی افراد جو حضرت عج کی خدمت میں پہونچے ہیں اور اس کی شہادت دی ہے زمانہ کے صالحین اور مقدس لوگوں میں سے ہیں۔ لہٰذا یہ بھی ان حضرت عج کے وجود پر ایک محکم دلیل ہے۔

جو چیز محل نظر اور اہم ہے وہ سفارت ونیابت اور شیعوں تک آپ کے احکام وہدایات پہونچانے کا دعویٰ ہے، جو اس موضوع پر حضرت عج کی توقیع مبارک کی نص کے مطابق غلط اور اس کا مدعی مفتری اور دروغگو ہے۔ اس بارے میں جھوٹے مدعی کثرت سے گزرے ہیں اور جاہ طلب اور شہرت پرست افراد بھی ہمیشہ رہے ہیں جنھوں نے اس ذریعے سے ناجائز فائدے اٹھائے ہیں اور آئندہ بھی گاہے گاہے اٹھاتے رہیں گے۔ خود لوگوں کو چاہئے کہ ہوشیار رہیں اور ان کی

کو نقصان اور غارت گری کو فائدہ اور نفع سمجھیں گے، لڑکے اپنے باپ پر ظلم اور اپنے رفیق کے ساتھ نیکی کریں گے، دم دار ستارے طلوع کریں گے۔

سلمان نے عرض کیا، اے رسول خدا! کیا یہ سب ہونے والا ہے؟ فرمایا، "ہاں" اس کے حق کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس زمانے میں عورتیں شوہروں کی تجارت میں شرکت کریں گی، بارش کثرت سے ہوگی، محترم افراد غیظ میں آئیں گے، تنگدست اشخاص کو پست و حقیر سمجھیں گے، بازار ایک دوسرے سے قریب ہو جائیں گے ایک کہے گا کہ میں نے کچھ فروخت نہیں کیا، دوسرا کہے گا کہ مجھے کچھ نفع نہیں ہوا۔ لوگ خدا کی مذمت کریں گے۔ جناب سلمان نے عرض کیا، کیا یہ سب واقع ہونے والا ہے؟۔ فرمایا، "قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، انھیں ایام میں انسانوں پر ایک ایسی قوم حکمرانی کرے گی کہ اگر لوگ کچھ کہیں تو انھیں قتل کر دیگی، اور اگر خاموش رہیں تو ان کے مال کو مباح سمجھ لے گی، ان کی عزت و حرمت کو پامال کرے گی، ان کا خون بہائے گی، ان کے دلوں کو خوف و ہم سے بھر دے گی، اور تم انھیں نہ دیکھو گے مگر ترسان و لرزاں اور ہراساں۔ سلمان نے عرض کیا، کیا یہ سب ہونے والا ہے؟۔ فرمایا، "ہاں" قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اس وقت ایک چیز مشرق سے اور ایک چیز مغرب سے لیں گے اور اس صورت سے میری امت پر حکومت کریں گے۔ افسوس ہے میری امت کے ضعیفوں پر ان لوگوں کی جانب سے، اور وائے ہو ان لوگوں پر خدا کی طرف سے۔ وہ چھوٹوں پر رحم نہ

کریں گے۔ بزرگوں کا احترام نہ کریں گے اور خطا کاروں کو معاف نہ کریں گے
ان کی صورت شکل آدمیوں کی اور ان کے دل شیطانوں کے ہوں گے۔

جناب سلمان نے عرض کیا، اے خدا کے رسولؐ! کیا ایسا بھی ہونے والا ہے؟ فرمایا، "ہاں"، قسم ہے اس کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، ان دنوں میں یہ بھی ہوگا کہ مرد مردوں پر اور عورتیں عورتوں پر اکتفا کریں گی اور غلاموں کی جانب مائل ہوں گی جس طرح کنیزوں اور دوشیزاؤں کی طرف رغبت کی جاتی ہے، مرد عورتوں کی اور عورتیں مردوں کی مشابہت اختیار کریں گی، اور عورتیں زین پر سواری کریں گی، خدا کی لعنت ہو ان پر۔

جناب سلمان نے عرض کیا، اے رسول خداؐ! کیا یہ بھی ہوگا؟ فرمایا "ہاں" قسم خدا کی اس زمانے میں مسجدوں کو یہودیوں کی عبادت گاہوں اور کلیساؤں کی مانند زینت دیں گے، اور قرآن کو بھی مزین کریں گے، میناروں کو بلند بنائیں گے، جماعت میں صفوں کی کثرت ہوگی لیکن دل ایک دوسرے سے متنفر اور زبانیں دو رُخی ہوں گی۔

سلمان نے عرض کیا، آیا یہ بھی ہونے والا ہے؟ فرمایا "ہاں" قسم اس کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اس دور میں میری امت کے مرد سونے سے اپنی آرائش کریں گے، ریشم و دیبا کا لباس پہنیں گے، اور چیتوں کی کھالوں کی خرید و فروخت کریں گے۔

جناب سلمان نے عرض کیا، اے خدا کے رسولؐ! کیا یہ ساری باتیں ہونے والی ہیں؟ فرمایا، "ہاں" قسم اس خدا کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اس روز

سود خواری عام ہو گی، لوگ رشوت کے ذریعے معاملات طے کریں گے، دین کو پست اور دنیا کو بلند شمار کریں گے۔

سلمان نے عرض کیا، کیا یہ بھی ہوگا؟۔ فرمایا، "ہاں" قسم اس خدا کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اس زمانے میں طلاق کی کثرت ہو گی، اور کوئی حد قائم نہیں کی جائے گی، اور ان لوگوں کے عمل سے خدا کا کوئی نقصان ہونے والا نہیں ہے، جناب سلمان نے عرض کیا، آیا یہ سب ہو کے رہے گا؟ آنحضرتؐ نے فرمایا، "ہاں" قسم اس خدا کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس دور میں تار اور ساز کا رواج ہوگا، اور میری امت کے شریر لوگ فرمانروائی کریں گے۔

جناب سلمان نے عرض کیا، آیا یہ سب ہو کے رہے گا؟۔ آنحضرتؐ نے فرمایا "ہاں" قسم اس خدا کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس دور میں میری امت کے دولت مند تفریح کے لئے، اوسط درجے کے لوگ تجارت کے لئے، اور فقراء ریاکاری کے لئے حج کریں گے۔ قرآن مجید کو غیر خدا کے لئے سیکھیں گے اور اسے آلات طرب میں پڑھیں گے، ایک جماعت غیر خدا کے لئے فقہ حاصل کرے گی، اولاد زنا کی کثرت ہو گی، قرآن کو غنا کے ساتھ پڑھیں گے، اور آپس میں دنیا پر فخر و مباہات کریں گے۔

جناب سلمان نے عرض کیا، آیا یہ تمام باتیں واقع ہوں گی؟۔ فرمایا "ہاں" قسم اس ہستی کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اے سلمان! یہ حالات ایسے زمانے میں واقع ہوں گے جب کسی کی حرمت محفوظ نہ ہو گی، کمائی کا سرمایہ اور ذریعہ دروغ گوئی ہو گا، بُرے لوگ نیک افراد پر مسلّط ہو جائیں گے، جھوٹ کثرت سے بولا جائے گا، جنگ و جدال اور بحث و مخاصمت کا ظہور

ہوگا، تنگ دستی بڑھ جائے گی، لوگ لباس کے ذریعے ایک دوسرے پر فخر کریں گے، بغیر موسم کے بارش ہوگی، تار و طنبور اور گانے باجے کو مستحسن خیال کریں گے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے منکر ہوں گے، مومن اس زمانے میں ایک کنیز سے بھی زیادہ حقیر ہوگا، قرآن کی تلاوت کرنے والوں اور عبادت گذاروں کو ملامت کریں گے۔ اس طرح کے لوگ آسمانوں کے عالم ملکوت میں پلیدوں اور ناپاکوں کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں۔

جناب سلمان نے عرض کیا، یا رسول اللہؐ! کیا ایسا ہونا یقینی ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہاں، اے سلمان! قسم اس خدا کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کوئی توانگر اور دولتمند کسی بینوا اور مفلس کو دیکھ کر خوف زدہ نہ ہوگا۔ اس گروہ میں سائل کو ایک متنفس بھی ایسا نہیں ملے گا جو اس کے ہاتھ پر ایک پیسہ رکھ دے۔ سلمان نے عرض کیا، آیا حتمی طور پر ایسا ہوگا؟ فرمایا! اے سلمان قسم اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے اس زمانے میں رو بیضہ تکلم کرے گا۔ سلمان نے عرض کیا، یا حضرتؐ، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہو جائیں رو بیضہ کیا چیز ہے؟ فرمایا، وہ شخص جو لوگوں کے امور میں ایسی گفتگو کرے جو اس کے لیے مناسب نہ ہو۔ ایسے آدمی کے لئے زیادہ وقت نہ گذرے گا کہ زمین نر گاؤ کے مانند غیظ و غضب کا اظہار کرے گی۔ زمین کی یہ آواز ایسی عمومی ہوگی کہ ہر قوم یہی گمان کرے گی کہ یہ صدا اسی کی سرزمین سے آرہی ہے پھر لوگ اس قدر توقف کریں گے جس قدر خدا کو منظور ہوگا، اس کے بعد اسی توقف اور انتظار کی مدت میں زمین ان کے لئے اپنے جگر کے ٹکڑوں یعنی چاندی اور سونے کو باہر نکال دے گی۔ پھر ہاتھ سے ستونوں کی طرف

اشارہ کر کے فرمایا، مثل ان کے۔ یہ وہ دن ہو گا کہ سونے اور چاندی کی کوئی قدر و قیمت نہ ہوگی۔ اور یہی ہیں معنی خداوند عالم کے اس قول کے "وقد جاء اشراطھا" الی آخرہ۔

تیسری حدیث۔

یہ حدیث مبارک حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے خطبۃ البیان میں سے ہے۔ جب لوگوں نے تقاضا کیا کہ آپ آئندہ زمانے کے حالات بیان فرمائیں تو حضرتؑ نے فرمایا، "میں نے اپنے بھائی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے سنا ہے کہ "میری امت کے اندر سو خصلتیں ایسی جمع ہونگی جو کسی دوسری قوم میں نہ ہوں گی"۔ لوگوں نے عرض کیا کہ ہم آپ کو حضرت رسول خداؐ کی قسم دیتے ہیں کہ آپ ہم سے وہ چیزیں بیان فرمائیں جو اس مدت میں واقع ہوں گی۔ حضرتؑ نے فرمایا۔ "میں تمہیں ان حادثات کی خبر دیتا ہوں جو میرے مرنے کے بعد خروج قائم علیہ السلام تک جو آخری زمانے میں میری ہی نسل سے میرے فرزند حسینؑ کی اولاد میں سے ہوں گے واقع ہوں گے تاکہ تم لوگ حقیقت حال سے خبردار رہو" لوگوں نے سوال کیا کہ یہ حادثات کس زمانے میں واقع ہوں گے؟، تو آپ نے فرمایا، جب موت علماء کو ختم کر دے، امت محمدیؐ نماز پڑھنا چھوڑ دے، لوگ ہوا و ہوس کی پیروی کریں، امانت کی نگہداشت کرنے والے کم اور خیانت کار زیادہ ہو جائیں شراب نوشی کا رواج ہو، لوگ اپنے باپوں اور ماؤں کو دشنام دینا اپنا شعار بنالیں، آپس کی کشمکشوں کے باعث مسجدوں سے نماز اٹھ جائے اور مسجد کو

مہمان خانہ اور کھانا کھلانے کا مقام بنا دیا جائے، برائیاں زیادہ، نیکیاں کم اور دینی امور نایاب ہو جائیں"۔

"یہ زمانہ بہت تیزی سے گذرے گا، سال مہینے کی طرح، مہینہ ہفتے کی طرح ہفتہ ایک دن کی طرح، اور دن ایک ساعت کے مانند گذر جائے گا، بارش کثرت سے ہوگی، اس زمانے والوں کی صورتیں اچھی اور سیرتیں پست ہوں گی، جو شخص انھیں دیکھے اسے اچھا معلوم ہوگا، اور جو شخص ان کے ساتھ کوئی معاملہ کرے گا تو وہ اس پر ظلم کریں گے، ان کے چہرے آدمیوں کے اور دل شیطانوں کے ہوں گے، وہ ایلوے سے زیادہ کڑوے، مُردار سے زیادہ بدبودار، کتے سے زیادہ نجس، لومڑی سے زیادہ مکّار، پریشان حال انسان سے زیادہ حریص اور لالچی، اور خارش کی بیماری سے زیادہ چپکنے والے ہوں گے برائیوں کے ارتکاب میں کسی کی ممانعت اور نصیحت کو قبول نہ کریں گے جب تم ان سے بات کرو گے تو تمہیں جھٹلائیں گے، اگر کوئی امانت ان کے سپرد کرو گے تو خیانت کریں گے، اگر تم ان سے علیٰحدہ ہو گے تو تمہاری غیبت کریں گے، اگر تم مالدار ہو گے تو تم سے حسد کریں گے، اگر تم ان کی رعایت کرنے میں دریغ کرو گے تو تمہیں ہلاک کر دیں گے، اگر تم انھیں نصیحت کرو گے تو تمہیں دشنام دیں گے، جھوٹی باتیں کان لگا کے سنیں گے، زیادہ تر حرام کھائیں گے، سود خوری اور شراب فروشی کو حلال سمجھیں گے، گانے بجانے کو حلال جانیں گے، مفلس اور نادار ان کے نزدیک حقیر و خوار ہوگا، مومن ان کے درمیان کمزور ہو گا، عالم ان کے نزدیک پست ہو گا، فاسق ان کے نزدیک محترم ہو گا، ظالم کی تعظیم کریں گے، ضعیف ہلاک ہو گا اور طاقتور

ان کے نزدیک سلطنت کا اہل ہوگا۔

وہ لوگ نیکی کی ہدایت اور برائی سے منع نہیں کریں گے، تو انگری کو دولت، امانت کو اپنا سہارا اور تکیہ، اور زکوٰۃ کو نقصان سمجھیں گے، مرد اپنی زوجہ کی اطاعت کرے گا، ماں اور باپ کی نافرمانی کرے گا، اپنے باپ پر ظلم کرے گا، اور اپنے بھائی کو ہلاک کرنے کی کوشش کرے گا۔ بدکار لوگوں کی آوازیں بلند ہوں گی، لوگ زناکاری کو پسند کریں گے، اور حرام و سود کے ساتھ معاملہ کریں گے۔ بچوں پر رشک کریں گے، ان کے درمیان خونریزی کی کثرت ہوگی، اور قاضی (یعنی فیصلہ کرنے والے) رشوت قبول کریں گے۔

مرد مردوں کے لئے زینت کریں گے جس طرح عورت اپنے شوہر کے لئے زینت کرتی ہے۔ عورتیں باہم تزویج کریں گی، اور ایک دوسری کے لئے اپنی آرائش کریں گی، ہر مقام پر حکومت بچوں کے ہاتھوں میں آجائیں گی۔ عورتوں کے گانے، اور ساز بجانے کو حلال سمجھ لیں گے، شراب پئیں گے، مرد مردوں پر اور عورتیں عورتوں پر اکتفا کریں گی، عورتیں زین پر سوار ہوں گی، اور اپنے مردوں پر مسلّط ہوں گی، لوگ تین قسم کے مقاصد سے حج کے لئے جائیں گے تو انگر اور دولت مند اشخاص سیر و تفریح کے لئے، متوسط طبقے کے لوگ تجارت کے لئے، اور محتاج و بے نوا افراد گدائی کے لئے۔ دین کے احکام باطل اور اسلام ضعیف ہو جائے گا۔ اشرار اور بدکردار لوگوں کی دولت و حکومت قائم ہوگی، اور شہروں میں ظلم و ناانصافی کا رواج ہوگا۔ یہی وہ زمانہ ہوگا جب تاجر اپنی تجارت میں، صنعت کار اپنی صنعتوں میں، اور ہر پیشہ ور اپنے پیشہ میں جھوٹ بولے گا۔

روزگار اور مکاسب کم ہو جائیں گے، حصول مطالب میں تنگی اور دشواری ہوگی، مذاہب میں اختلاف اور تباہ کاری کی کثرت ہوگی، رشد و ہدایت کی قلت ہوگی۔ اس وقت ان لوگوں پر ہر ظالم شیطان حکومت کرے گا، ان کا کلام ایلوے سے زیادہ تلخ اور ان کے قلوب مردار سے زیادہ گندے ہوں گے۔

جب ایسا ہو تو علماء کو موت آجائے گی، دل سخت ہو جائیں گے، گناہ بڑھ جائیں گے، قرآن کو ایک کنارے رکھ دیں گے، مسجدوں کو ویران اور برباد کریں گے، آرزوئیں بہت لمبی اور اعمال کم ہوں گے، مخصوص شہروں کے گرد دیواریں بنائی جائیں گی تاکہ بڑے خطرات سے محفوظ رہیں یہی وہ زمانہ ہوگا کہ اگر ان میں سے کوئی شخص مسلسل رات دن نمازیں پڑھتا رہے تب بھی اس کے نامۂ اعمال میں کچھ نہ لکھا جائے گا اور اس کی طرف سے کچھ قبول نہ کیا جائے گا، کیوں کہ جس وقت وہ نماز کے لئے کھڑا ہوگا تو اس دھن میں ہوگا کہ لوگوں پر کس طرح سے ظلم کرے، اور کس طرح مسلمانوں کا مال ہضم کرے، اس وقت لوگ آپس میں ایک دوسرے پر فخر کرنے اور جور و بیدادگری کے لئے ریاست کے طلب گار ہوں گے۔ ان کے سجدوں کے نشان عیوب کی نشان ہوں گے، فریب کار افراد ان پر فرمانروائی کریں گے ایک دوسرے پر ستم ڈھائیں گے، باہمی عداوت میں ایک دوسرے کو قتل کریں گے، شراب نوشی پر فخر کریں گے، اور مسجدوں میں ساز اور آلات موسیقی بجائیں گے لیکن کوئی انھیں منع نہیں کرے گا

ان کی اولاد کافر ہوگی اور اس زمانے میں اسی کو بزرگی حاصل ہوگی۔

بے عقل اشخاص قوم کے قائد ہوں گے، مال اس کے ہاتھوں میں پہونچ جائیگا جو اس کی اہلیت نہ رکھتا ہو۔ پست وحقیر لوگ اور ذلیل و رذیل خاندان کی نسل فرمانروائی کرے گی۔ شریف افراد نظروں سے گرا دیے جائیں گے ان پر تنگی اور سختی کی جائے گی، اور ان کا سینہ تنگ ہوگا۔ زراعت فاسد ہوجائے گی، فتنے سر اٹھائیں گے۔ ان لوگوں کی گفتگو دشنام ہوگی۔ علماء سے دور بھاگیں گے، ان کے کام گندے اور وہ خود ستمگر اور حیلہ ساز ہوں گے ان کے بزرگ بخیل ہوں گے، ان کے فقہاء اپنی دلی خواہش کے مطابق فتویٰ دیں گے۔ ان کے قاضی ایسی چیز کا حکم دیں گے جس کو وہ خود بجا نہ لاتے ہوں گے۔ ان میں سے بیشتر افراد ناحق گواہی دیں گے۔ جس شخص کے پاس درہم و دینار ہوں گے وہ ان کے نزدیک باوقار اور بلند مرتبہ ہوگا، اور جو لوگ محتاج و بینوا ہوں گے انھیں حقیر اور پست شمار کریں گے۔ طاقتور کو دوست رکھیں گے اور اُسے خصوصی درجہ دیں گے اور نیکوکار انسان ان کی نگاہوں میں ذلیل و خوار ہوگا۔ ہر سخن چیں (یعنی چغلخور) کو بزرگ قرار دیں گے۔ خدا ایسے لوگوں کو سرنگوں اور کور دل بنا دیتا ہے۔ ان کی خوراک فربہ مرغ اور تیتر ہوں گے، ان کی پوشاک خز اور حریر ہوگی۔ سود وغیرہ کو حلال سمجھیں گے۔ آپس میں قرض کے طور پر ایک دوسرے کے لئے شہادت دیں گے۔ ان کے اعمال ریاکاری، اور ان کی عمریں کوتاہ ہوں گی۔ جو شخص سخن چینی نہ کرے [illegible] ان کے سامنے قابل قبول نہ [illegible] حلال کو حرام جانیں گے، ان کے افعال زشت و قبیح اور ان کے دل ایک دوسرے کے خلاف ہوں گے۔ اپنے درمیان باطل امور کی تعلیم و تدریس کریں گے اور کوئی شخص انھیں منع نہیں

کرے گا۔ ان میں جو نیک لوگ ہوں گے وہ برے اور شر پر اشخاص سے
خوف زدہ ہوں گے۔ خدا کے برخلاف کاموں میں ایک دوسرے کے مددگار
ہوں گے، محارم کی ہتک حرمت کریں گے، آپس میں ایک دوسرے پر
مہربانی نہیں کریں گے بلکہ ایک دوسرے کی طرف سے پیٹھ پھیر لیں گے
اگر کسی نیک اور صالح انسان کو دیکھیں گے تو اسے تہمت لگائیں گے۔
سخن چیں کا استقبال کریں گے۔ اور جو شخص ان کے ساتھ بدی کرے
اس کی تعظیم کریں گے۔

اولاد زنا کی کثرت ہوگی۔ باپ اپنے فرزندوں میں جو برائیاں دیکھیں گے
ان پر مسرور ہوں گے۔ مرد اپنی زوجہ کا ناشائستہ عمل دیکھے گا لیکن اسے
ممانعت اور تنبیہ نہیں کرے گا۔ اور عورت جو کچھ حرام کاری کے ذریعے حاصل
کرے گی اسے قبول کرے گا، یہاں تک کہ اگر پیش و عقب سے ارتکاب گے
تب بھی اسے منع نہیں کرے گا۔ اور اس کی عورت کے بارے میں لوگ جو
بری باتیں بیان کریں گے ان پر کان نہ دھرے گا، پس یہ وہی دیوث ہے
جس سے خدا کوئی قول، کوئی عمل اور کوئی عذر قبول نہیں فرمائے گا، اس کا
کھانا اور اس کا نکاح حرام ہے، اور شرع مقدس اسلام میں اس کا قتل
واجب ہے، اسے لوگوں کے سامنے رسوا کرنا چاہیئے۔ اور قیامت کے
روز اس کی جگہ جہنم میں ہوگی، اس دور میں ماؤں اور باپوں کو
علانیہ گالی دی جائے گی۔ سادات ذلیل و خوار ہوں گے۔ جنون اور دیوانگی
کی زیادتی ہوگی۔ اس زمانے میں خدا کے نام پر اخوت و برادری کس قدر
کم ہو جائے گی۔ حلال پیسے کی قلت ہوگی اور لوگوں کی بازگشت بدترین

بیہودہ باتوں پر کان نہ دھریں۔

زمانۂ غیبت میں حدیث و رجال کی کتابیں۔

غیبت کبریٰ کے زمانے میں شرعی وظائف و فرائض اور حرام وحلال کی تکلیف کے سلسلے میں کسی چیز کی فروگزاشت نہیں ہوئی ہے۔

اولاً، احکام شرع کے مدارک اور مآخذ جو اہلبیت علیہم السلام کی طرف سے بطور یادگار چھوڑے گئے ہیں ان پر اتنی صدیوں کے دوران کافی بحث وتحقیق کا کام انجام پا چکا ہے۔ صحیح روایتیں سقیم روایتوں سے اور قوی احادیث ضعیف حدیثوں سے جدا اور ممتاز ہو چکی ہیں۔ اچھے اور معتمد راویوں کی جھوٹے راویوں سے تشخیص کی جا چکی ہے، اور فن رجال میں کتابیں لکھ کے اس موضوع پر شایان شان قدم اٹھایا جا چکا ہے، لہٰذا فقہی مدارک کے لحاظ سے قوم وملت کو بے نیاز کر کے اس پر اتمام حجت ہو چکا ہے۔

ہر علم میں ایک ماہر ہی کو اظہار خیال کرنا چاہیئے۔

جو چیز اہم ہے وہ یہ کہ ہر شخص کو جائز نہیں ہے کہ اپنے کو روایات کے متن سے فقہی استفادہ کرنے کا حق دے دے۔ آیا ہم میں سے کوئی شخص جو علم طب میں دخل نہیں رکھتا اپنے کو نسخہ نویسی اور طبابت کی اجازت دیتا ہے؟ خواہ ہم بعض بیماریوں اور دواؤں کے نام بھی پڑھ لیں اور ان میں سے کچھ یاد بھی کر لیں۔ علم دین اور فقہ کا سلسلہ اس قاعدے سے مستثنیٰ نہیں ہے اور ہر شخص کو اس کا حقدار نہ بننا چاہیئے کہ جو کچھ اصول کی کتابوں میں دیکھے اپنی فہم ناقص کے ذریعے فوراً اس کا مطلب نکال لے، بلکہ جو لوگ اس علم کے ماہر

حالات کی طرف ہوگی۔ یہی وہ وقت ہوگا جب شیاطین کی دولت و حکومت برو بکار ہوگی اور اس کا وبال کمزور ترین ناداروں اور بینواؤں کی جانوں پر پڑے گا۔ شیر اپنے شکار کو چھوڑ کے جست کرے گا۔ توانگر کے پاس جو کچھ ہوگا اس کے بارے میں بخل سے کام لے گا۔ بینوا اور مسکین اپنی بہترین آخرت کو دنیا کے عوض فروخت کر دے گا۔ بس وائے ہو اس نادار فقیر پر اور اس زیاں کاری اور خوف و ذلت پر جو اس کے سر پہ نازل ہوگی آخری زمانے میں مستضعف اور اس کے اہل و عیال پر جو کچھ حلال نہیں ہے وہ اسے طلب کریں گے۔

جس وقت لوگ اس طرح کے کام انجام دیں گے تو فتنے ان کی جانب رخ کریں گے، اور ان پُر آشوب حالات کا مقابلہ نہ کیا جا سکے گا۔ آگاہ رہو کہ اس کی ابتدا دربدری اور گھروں سے جدائی ہے اور آخر اس کا سفیانی شامی ہے۔ تم لوگوں کے سات طبقے ہوں گے۔

پہلا طبقہ ہجرت کے ستر ویں سال تک ہے جب۔ زہد اور پرہیزگاری کا دور دورہ ہوگا۔

دوسرا طبقہ مہربان اور صاحبان بخشش افراد کا ہوگا جن کا دور ۲۳۰ھ تک رہے گا۔

تیسرا طبقہ حیلہ ساز اور ایک دوسرے سے برگشتہ اشخاص کا ہوگا، اور ان کا زمانہ ۳۵۰ھ تک ہوگا۔

چوتھا طبقہ ۴۰۰ھ تک ہوگا۔ اس میں حسد کرنے والے اور دولت و ثروت کی زیادتی پر فخر کرنے والے لوگ ہوں گے۔

پانچواں[۵] طبقہ ۸۲۰ھ تک رہے گا، اور اس میں بلند پروازی اور بہتان تراشی کرنے والے لوگ ہوں گے۔

چھٹا[۶] طبقہ ۹۲۰ھ تک ظاہر ہوگا۔ اس میں اہل فرج و سرج (یعنی شرمگاہوں اور زین پر سواری کرنے والے) ہوں گے۔ یہ کتوں کے مانند ایک دوسرے سے دشمنی کریں گے۔

اور ساتواں[۷] طبقہ حیلہ ساز، جنگجو، مکار، ایک دوسرے سے متنفر عداوت پیشہ، مخصوص لہو و لعب، مشکل امور والوں اور شہوت راں اشخاص پر مشتمل ہوگا، یہ گھروں اور شہروں کو خراب و ویران، اور محلوں اور عمارتوں کو منہدم کریں گے۔ یہی وہ وقت ہوگا جب وہ ملعون وادیٔ شوم سے پیدا ہوگا اور شرمگاہوں اور پوشیدہ مقامات کو ظاہر کیا جائیگا یہ دنیا اسی حال پر رہے گی یہاں تک کہ ہمارے قائم مہدی علیہ السلام ظہور فرمائیں گے۔

چوتھی حدیث۔[۱]

یہ حدیث مبارک مجالس السنیہ اور الزام الناصب سے منقول ہے نزال ابن سیرہ کہتے ہیں کہ امیر المومنین علیہ السلام نے ایک خطبہ دیا اور خدائے تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا، اے لوگو مجھ سے پوچھ لو قبل اس کے کہ میں تمہارے درمیان سے رخت سفر باندھوں! صعصعہ ابن صوحان

۱۔ مجالس السنیہ صد ۱۳۔ الزام الناصب صد ۱۸۰۔

کھڑے ہو گئے اور عرض کیا کہ، یا امیر المومنینؑ! دجّال کس وقت خروج کرے گا؟ فرمایا، بیٹھ جاؤ! بہ تحقیق تمہارے کلام کو خدا نے سنا اور وہ تمہارے ارادے سے واقف ہے۔ قسم خدا کی جس سے سوال کیا گیا ہے وہ اس بارے میں سوال کرنے سے زیادہ عالم نہیں ہے، البتہ اس مطلب کے لئے کچھ علامتیں ہیں جو یکے بعد دیگرے واقع ہوں گی یعنی ایک کے بعد دوسری۔ اگر تم چاہتے ہو تو ان کی خبر دے سکتا ہوں۔ انھوں نے عرض کیا، ہاں یا امیر المومنینؑ۔

آپ نے فرمایا، ان علامتوں کو یاد رکھو! جس وقت لوگ نماز کو چھوڑ دیں، امانت کو ضایع کریں، جھوٹ کو حلال جانیں، سود کھائیں، رشوت لیں، بلند عمارتیں بنائیں، دین کو دنیا کے ہاتھ فروخت کر دیں، سفیہوں اور کم عقلوں سے کام لیں، عورتوں سے مشورہ کریں، صلۂ رحم کو قطع کریں، خواہش نفس کی پیروی کریں، خونریزی کو سبک سمجھیں، حلیم و بردبار شخص کو کمزور سمجھ لیا جائے، بے دادگری اور بے انصافی باعث فخر قرار پائے، اُمراء فاجر و بدکار ہوں، وُزراء ظالم ہوں، لوگوں کے درمیان معروف و مشہور لوگ خیانت کار ہوں، اور قاریانِ قرآن فاسق ہوں۔

اس دور میں ناحق شہادت کا ظہور ہوگا۔ فسق و فجور، بہتان، گناہ، اور سرکشی آشکار ہو گی۔ قرآن مجید کو غیر ضروری زینت سے مزیّن کیا جائے گا، مسجدوں کو نقش و نگار وغیرہ سے آراستہ کیا جائے گا، اشرار اور بُرے لوگ باعزت اور محترم ہوں گے، جماعت کی صفوں میں ازدحام ہو گا لیکن نفسانی خواہشیں مختلف ہوں گی۔ عہد و پیمان توڑ دیے جائیں گے۔ عورتیں حرص دنیا کی وجہ سے اپنے شوہروں کے ساتھ تجارت

میں شرکت کریں گی۔ فاسق اشخاص کی آوازیں عام طور سے بلند ہوں گی اور سنی جائیں گی۔ پست ترین اشخاص قوم کے سردار بن جائیں گے۔ لوگ بدکار آدمی سے اس کے شر کے باعث ڈریں گے۔ دروغ گو آدمی کی تصدیق کی جائے گی اور امانت دار انسان کو خائن سمجھا جائے گا۔ مغنیہ عورتوں اور آلات طرب کو اختیار کیا جائے گا۔ اس امت کا آخری شخص اس کے اول پر لعنت کرے گا۔ بدکار عورتیں زین کی سواری کریں گی، عورتیں مردوں کی اور مرد عورتوں کی شبیہہ ہوں گے۔ گواہ بغیر اس کے کہ اس سے شہادت طلب کی جائے گواہی دے گا، اور دوسرا شخص گواہی دے گا درحالیکہ وہ حکم کرنے والا ہوگا اس کا حق جیسے وہ پہچانتا نہ ہو، غیر دین کے لئے علم حاصل کیا جائے گا۔ لوگ دنیا کے عمل کو دین کے عمل پر مقدم کریں گے۔ بھیڑیے کی خصلت رکھنے والے دلوں پر بھیڑ کا لباس پہنیں گے۔ ان کے دل مردار سے زیادہ بدبودار اور ایلوے سے زیادہ کڑوے ہوں گے۔

پس ایسے زمانے میں بھاگو تیزی سے اس مقام کی طرف جو تمام مقامات سے بہتر ہوگا، اور وہ ہے بیت المقدس۔ یقیناً لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب وہ آرزو کریں گے اور کہیں گے [illegible] بیت المقدس ہمارا محل اور مسکن [illegible] پر اصبغ ابن نباتہ کھڑے ہو گئے اور عرض کیا، یا امیر المومنینؑ! دجال کون ہے؟ حضرتؑ نے فرمایا، دجال درحقیقت صاید ابن صید ہے۔ شقی اور بدبخت ہے وہ شخص جو اس کی تصدیق کرے، اور سعید و نیک بخت انسان اسے دروغ گو جانے گا۔ وہ اس شہر کے جس کا نام اصفہان ہے ایک قریہ سے جو یہودیہ کے نام سے مشہور ہے خروج کرے گا۔ اس کی

داہنی آنکھ بیکار اور اندھی ہے، اور دوسری آنکھ اس کی پیشانی پر ستارۂ صبح کی مانند چمک رہی ہے۔ اس آنکھ میں ایک لوتھڑا ہے جو گویا خون سے ممزوج ہے۔ اس کی پیشانی پر "کافر" لکھا ہوا ہے جسے ہر باسواد اور بے سواد پڑھ سکے گا۔ وہ دریاؤں میں اتر جائے گا۔ آفتاب اس کے ساتھ چلے گا، اس کے سامنے دھوئیں کا اور اس کے پیچھے ایک سفید پہاڑ ہوگا جسے لوگ کھانا خیال کریں گے۔ وہ شدید قحط کے زمانے میں خروج کرے گا۔ وہ ایسے سفید گدھے پر سوار ہوگا جس کے ہر قدم کا فاصلہ ایک میل کی مسافت ہوگا۔ زمین اس کے لیے سمٹ جائے گی، وہ جس آبی مقام پر پہونچے گا اس کا پانی روز قیامت تک کے لئے خشک ہو جائے گا۔

وہ اپنی ایسی بلند آواز سے جس کو مغرب و مشرق کے درمیان تمام جن و انس اور شیاطین سن لیں گے کہے گا، میرے دوستو میرے پاس آؤ۔ میں ہی وہ ہوں جس نے خلق کیا پھر مساوی کیا، اور تقدیر کی پھر ہدایت کی میں ہی تمہارا بلند مرتبہ پروردگار ہوں۔ اس کے بعد حضرت نے فرمایا کہ وہ دشمن خدا دروغ گو ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ یک چشم (کانا) ہے، کھانا کھاتا ہے، اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے۔ اور حق یہ ہے کہ تمہارا پروردگار یک چشم نہیں ہے، کھانا نہیں کھاتا ہے، بازاروں میں چلتا پھرتا نہیں ہے اور وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ خدا بزرگ و برتر ہے اور ایسی نسبتوں سے بری اور بالاتر ہے۔ آگاہ رہو کہ اس روز اس کا زیادہ تر لشکر اولاد زنا اور سبز لباس والوں پر مشتمل ہوگا۔ خداوند عالم اسے شام کے اندر اس گھاٹی میں جو افیق کے نام سے مشہور ہے جمعے کے روز تین ساعت کے وقفے

ہیں اس ہستی کے ہاتھوں ہلاک کرے گا جس کے پیچھے عیسیٰ بن مریم نماز ادا کر رہیں گے۔

آگاہ رہو کہ اس کے بعد طامۃ الکبریٰ ہے۔ میں نے عرض کیا، طامۃ الکبریٰ کیا چیز ہے؟ تو فرمایا کوہ صفا سے دابۃ الارض کا خروج ہے۔ اس کے ساتھ حضرت سلیمانؑ کی انگشتری اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا ہوگا، وہ انگشتری کو ہر مومن کے چہرے پر رکھے گا تو اس پر یہ تحریر ہو جائے گا کہ یہ مومن ہے، اور اسی طرح ہر کافر کے چہرے پہ نقش ہو جائے گا کہ یہ کافر ہے۔ یہاں تک کہ مومن آواز دے گا کہ، وائے ہو تجھ پر اے کافر! اس وقت کافر ندا کرے گا کہ، خوشا حال تمہارا اے مومن! میں بھی یہ خواہش رکھتا تھا کہ آج کے روز تمہارے ہی جیسا ہوتا اور عظیم سعادت حاصل کرتا۔ اس کے بعد دابۃ الارض اپنا سر بلند کرے گا جو باذن خدائے عزّوجل مشرق و مغرب کے درمیان۔ مغرب کی جانب سے طلوع آفتاب کے بعد دیکھا جائے گا۔ اس وقت توبہ اٹھالی جائے گی، اس کے بعد کوئی توبہ قبول نہ ہوگی اور کوئی عمل عالم بالا کی طرف نہ جائے گا۔ کسی شخص کو اس کا ایمان نفع نہ پہونچائے گا اگر وہ اس سے قبل ایمان نہیں لاچکا ہے یا ایمان کی حالت میں کوئی عمل خیر نہیں کر چکا ہے۔ اس کے بعد حضرتؑ نے فرمایا کہ اس کے بعد جو کچھ ہونے والا ہے اس کے بارے میں مجھ سے سوال نہ کرنا، کیوں کہ میرے حبیب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے عہد لیا ہے کہ اس کی خبر سوا اپنی عترتؑ کے اور کسی شخص کو نہ دوں۔

نزال نے صعصعہ ابن صوحان سے کہا کہ امیر المومنین علیہ السلام کا اس قول سے

کیا مقصد تھا؟ صعصعہ نے کہا، اے سیرہ کے فرزند! یقیناً جس شخص کے پیچھے عیسیٰ بن مریم نماز پڑھیں گے وہ عترت رسولؐ میں سے بارہویں امامؑ ہیں اور وہ امام حسین علیہ السلام کی نسل میں نویں فرزند ہوں گے۔ اور وہی ہیں وہ آفتاب جو مغرب سے طلوع کرے گا۔ وہ رکن اور مقام کے قریب ظاہر ہونگے پس وہ زمین کو پاک کر دیں گے اور عدل کو قائم کریں گے۔ اس کے بعد کوئی کسی پر ظلم نہ کرے گا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین علیہ السلام کو اس کی خبر دی ہے اور آپ سے عہد لیا ہے کہ اس کے بعد جو کچھ ہونے والا ہے اس کی خبر سوا اپنی عترتؑ کے جو ائمہ معصومین ہوں گے اور کسی شخص کو نہ دیں۔

پانچویں حدیث[۱]

یہ حدیث مبارک امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے۔ چونکہ روایت بہت طولانی ہے لہذا میں نے اس میں سے حسب ضرورت لے لیا ہے اور اس کے ابتدائی حصے کو چھوڑ دیا ہے۔ حضرت صادق علیہ السلام سے آپ کے بعض دوستوں نے سوال کیا کہ، ائمہ جور کی سلطنت کب تک رہے گی، اور ہم کب اس سے نجات حاصل کر کے راحت کی سانس لیں گے؟۔

حضرتؑ نے فرمایا، "آیا تم نہیں جانتے کہ ہر چیز کے لئے ایک مدت ہوتی ہے؟۔ آیا تم نہیں جانتے کہ جو شخص ہمارے امر کا منتظر ہو اور ان اذیت ناک اور خوفناک حالات پر صبر کرے جو اس پر وارد ہوتے ہیں تو وہ روز قیامت ہمارے

۱۔ بحار الانوار جلد ۱۳ ص ۱۶۸۔ روضۃ الکافی ص ۳۶۔ والزام الناصب ص ۱۸۲۔

ساتھ ہوگا۔؟

پس جب تم دیکھو کہ حق مردہ ہوگیا ہے اور اہل حق ہمارے درمیان سے اٹھ گئے ہیں، ظلم و بیداد نے شہروں کو گھیر لیا ہے، قرآن کہنہ ہوگیا ہے اور اس میں نئی نئی باتیں پیدا کی گئی ہیں، جو چیز قرآن مجید سے نہیں ہے اس کی توجیہ خواہش نفس کے مطابق کی جا رہی ہے، دین سرنگوں ہوگیا ہے جس طرح پانی کا پیالہ الٹ دیا جائے، جب تم دیکھو کہ اہل باطل اہل حق پر غالب آگئے ہیں، شر اور برائی نمایاں ہے اور اس سے روکنے اور منع کرنے والا کوئی نہیں، اشرار اور بدکار لوگوں کا عذر قبول کیا جا رہا ہے، فسق و فجور ظاہر ہے مرد مردوں پر اور عورتیں عورتوں پر اکتفا کر رہی ہیں، جب تم دیکھو کہ مومن خاموش ہے، اور اس کی بات قبول نہیں کی جا رہی ہے، فاسق جھوٹ بول رہا ہے اور اس کے جھوٹ کو رد نہیں کیا جا رہا ہے، کم سن آدمی بزرگ کو چھوٹا سمجھ رہا ہے، صاحبان رحم و قرابت نے ایک دوسرے سے قطع تعلق کر رکھا ہے، اور تم دیکھو کہ ایک شخص ناجائز طریقے سے چرب زبانی دکھا کے لوگوں کو ہنسا رہا ہے اور کوئی اس کی بات کو رد نہیں کرتا۔

جب تم دیکھو کہ عورتوں کا عمل نو عمر بچے انجام دے رہے ہیں، عورتیں عورتوں کے ساتھ زن و شوہر کے تعلقات قائم کر رہی ہیں۔ مدح سرائی کی کثرت ہے تم دیکھو کہ مرد غیر خدا کی طاعت میں مال صرف کر رہا ہے لیکن اسے روکا اور منع نہیں کیا جاتا۔ جب کسی مومن کو دیکھیں گے کہ اپنے دین کے لئے زحمت برداشت کر رہا ہے تو اس سے خدا کی پناہ مانگیں گے۔ تم دیکھو کہ ہمسایے آپس

میں ایک دوسرے کو اذیت پہونچا رہے ہیں اور کوئی انھیں اس سے منع نہیں کرتا۔ تم دیکھو کہ مومن کا عیب دیکھ کر کافر خوش حال ہے اور اس فساد و بدحالی پر شاد و مسرور ہے۔ تم دیکھو کہ علانیہ شراب پی جا رہی ہے، اور اس کے لئے ایسے لوگ جمع ہیں جن کے دلوں میں خدا کا خوف نہیں، امر بالمعروف کرنے والا ذلیل ہو جائے فاسق انسان ان چیزوں میں طاقتور اور پسندیدہ شخص قرار پائے جنھیں خدا دوست نہیں رکھتا۔ تم دیکھو کہ دیندار افراد اور اس کے دوست پست و حقیر سمجھ لئے گئے ہیں، نیکی کا راستہ بند کر دیا گیا ہے اور بدی کی راہ کھل گئی ہے۔

• اور جب تم دیکھو کہ خانۂ خدا کی زیارات معطّل ہو گئی ہے، اور اسے رد کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ تم دیکھو کہ ایک شخص کوئی بات کہتا ہے لیکن اس پر عمل نہیں کرتا، تم دیکھو کہ مرد مردوں کے لئے اور عورتیں عورتوں کے لئے زینت و آرائش کر رہی ہیں مرد اپنے عقب کے ذریعے اور عورتیں اپنی شرمگاہوں کے ذریعے اپنی روزی کما رہی ہیں۔ عورتیں مردوں کے مانند جلسوں کی تشکیل کر رہی ہیں مرد ان عورتوں کی طرح خضاب کر رہے ہیں جو اپنے شوہروں کے لئے خضاب کرتی ہیں، اور اپنے کو اس عورت کی طرح آراستہ کر رہے ہیں جو اپنے کو اپنے شوہر کے لئے آراستہ کرتی ہے۔ مرد مردوں کو اپنی شرمگاہوں کے لئے مال دے رہے ہیں اور دوسرے مردوں سے رقابت کر رہے ہیں۔ مرد حیوانات کے مانند عورتوں پر حسبت کر رہے ہیں، مال دار لوگ مومن سے زیادہ باعزت ہیں سود خواری علی الاعلان ہو رہی ہے لیکن اس پر کوئی ملامت نہیں کی جا رہی ہے زانیہ اور بدکار عورت کی مدح و ثنا کی جا رہی ہے۔

جب تم دیکھو کہ حرام کاری کے لئے عورتیں اپنے شوہروں کو رشوت دے رہی ہیں، اکثر لوگ اور خاندانوں کے نمایا افراد فسق و فجور میں عورتوں کی اعانت کر رہے ہیں، مومن افسردہ اور پست ہو گیا ہے، بدعت اور زنا علانیہ ہو رہی ہے، لوگ جھوٹے گواہ کی اقتدا کر رہے ہیں، حرام کو حلال اور حلال کو حرام قرار دے رہے ہیں، دین کو اپنی رائے کے مطابق ڈھال رہے ہیں کتاب خدا اور اس کے احکام معطل ہو چکے ہیں، خدا کے برخلاف جرأت رات کے وقت بھی مخفی نہیں رہی، مومن اپنے قلب کے سوا باطل سے ظاہر بظاہر یا زبان سے انکار کی جرأت نہیں رکھتا، مال خدا کی نافرمانی میں کثرت سے خرچ کیا جا رہا ہے، حکام اور فرمانرواؤں نے کفار کو اپنا مقرب بنا لیا ہے اور اہل خیر کو اپنے سے دور کر دیا ہے، اور دیکھو کہ حکام رشوت کھا رہے ہیں، اور حکومت نے خرید و فروخت وغیرہ کا کاروبار اپنے ذمے لے لیا ہے۔

اور جب تم دیکھو کہ صاحبان ارحام آپس میں نکاح کر رہے ہیں اور اسی پر اکتفا کر رہے ہیں، مرد محض تہمت اور گمان پر قتل کیا جا رہا ہے، مرد مرد کے اوپر حبست لگا رہا ہے اور اس کے لئے اپنی جان و مال کو قربان کر رہا ہے، اور تم دیکھو کہ مرد کو عورت کے ساتھ رشتۂ ازدواج پر ملامت کی جا رہی ہے، مرد اپنی عورت کے اس پیسے کو اپنے کھانے پینے میں صرف کرے جو اس نے بدکاری کے ذریعے کمایا ہو، اور یہ جانتا بھی ہو کہ یہ ناجائز طریقے سے حاصل کیا گیا ہے پھر بھی اس کے ساتھ زندگی بسر کرے، اور تم دیکھو کہ عورت نے اپنے شوہر کو مغلوب اور مقہور کر لیا ہے، جس بات پر شوہر مائل اور راضی نہیں ہے اسی پر عمل کر رہی ہے، اپنے شوہر پر پیسہ خرچ کر رہی ہے

نہیں ہیں ان پر واجب ہے کہ ماہرین کی جانب رجوع کریں

عادل فقہاء کی عام نیابت۔

چوں کہ مدارک سے استنباط کرنے میں ہر شخص کی صلاحیت اور استعداد اس کی رہنمائی نہیں کرسکتی لہٰذا لوگوں کو فقہائے عظام کا حوالہ دیا گیا ہے کیونکہ وہ اس فن کے ماہر ہیں اور انھوں نے اخبار آل محمدؐ کو سمجھنے میں ایک عمر گذاری ہے۔ پھر بھی ان کا حوالہ دینے میں ہم اہلبیتؑ وحی و عصمت کی گہری نظر اور عاقبت اندیشی کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ اس خطرے کے پیش نظر کہ ہوسکتا ہے کچھ بھیڑیے نگہبان اور گلہ بان کے بھیس میں آجائیں اور فقاہت کا لیبل لگا کے لوگوں کو دنیاداری، جاہ طلبی، شہرت پرستی اور خلاصہ یہ کہ شرک حقیقی کے راستے پر لے جائیں، اور بجائے اس کے کہ لوگوں کو خدا ترسی، ایمان، اور اسلامی اخلاق سے آراستہ کریں اور انھیں خود غرضی اور زر پرستی کی تربیت دیں، اس عالم کے لئے کچھ مخصوص شرائط بھی بیان فرمائے ہیں۔ پیروی اس فقیہ کی کرنا چاہیئے جو ہر پہلو سے بے قید و بند اور باصلاحیت ہو، اپنے نفس کی نگہداشت کرنے والا، دیندار، ہوائے نفس کا مخالف اور اپنے مولا کے امر کا اطاعت گزار ہو۔

دراصل ایسے عالم کی پیروی جو مذکورہ شرطوں کے ساتھ صاحب تقویٰ نہ ہو جائز ہی نہیں ہے چہ جائے کہ صحیح ہو۔

ہم اس کتاب میں پڑھتے ہیں کہ ہوا و ہوس کا تابع اور نفس پرست عالم اسلامی معاشرے کے لئے۔ یزید کے لشکر سے بھی زیادہ نقصان دہ ہے جو کربلا میں اتنے عظیم گناہ کا مرتکب ہوا تھا۔

مرد اپنی بیوی اور کنیز کا کرایہ لے، پست ترین خورد و نوش کی چیزوں پر رضامند ہو، زیادہ تر خدا کی جھوٹی قسم کھائی جائے، اور قمار بازی (جوا) علی الاعلان رائج ہو،

تم دیکھو کہ شراب علانیہ فروخت ہو رہی ہے اور اس پر کوئی روک ٹوک کرنے والا نہیں، عورتیں اپنے کو اہل کفر کے سپرد کر رہی ہیں، باطل ظاہر اور نمایاں ہے اور اس سے کوئی شخص کسی کو منع نہیں کرتا، اور کسی کو منع کرنے کی جرأت بھی نہ ہوگی۔ ایک شریف انسان جس شخص سے ڈرتا ہے اس کے سامنے ذلت و کمتری کا اظہار کرتا ہے، فرمانرواؤں کے مقرب ترین اشخاص وہی لوگ ہیں جو ہم اہلبیتؑ کو برا کہیں، ہمارے دوستوں کی گواہی قبول نہ کی جائے۔ لوگ باطل باتوں میں ایک دوسرے سے رقابت کریں۔

جب تم دیکھو کہ لوگوں پر قرآن سننا گراں ہو گیا ہے، اور باطل گفتگو سننا سبک اور سہل ہے، ہمسایہ اپنے ہمسایے کی بد زبانی کے خوف سے اس کا اکرام کر رہا ہے، خدا کے حدود معطل ہو گئے ہیں اور لوگ اپنی ہوائے نفس کے مطابق حدود پر عمل پیرا ہیں، مسجدوں کو مزین اور آراستہ کیا گیا ہے سب سے زیادہ سچا انسان لوگوں کے نزدیک افترا پرداز اور دروغ گو ہے، شر اور فساد ظاہر ہے، لوگ سخن چینی اور چغل خوری میں سعی کر رہے ہیں، ظلم آشکار ہے، غیبت خوش ذائقہ چیز بن گئی ہے، بعض اشخاص دوسرے بعض اشخاص کو اس غیبت کے بارے میں خوشخبری دے رہے ہیں، حج اور جہاد کی طلب غیر خدا کے لئے ہے، جو شخص سلطنت پر قابض

ہے وہ مومن کو کافر کے مقابلے میں ذلیل کرتا ہے، تم دیکھو کہ آبادیاں ویرانیوں سے بدل گئی ہیں، لوگ کم فروشی یعنی کم تولنے اور ناپنے کے ذریعے زندگی بسر کر رہے ہیں، خونریزی کو آسان سمجھ لیا ہے، ریاست کو دنیا کے لئے طلب کر رہے ہیں، اپنے کو بدزبانی کے لئے شہرت دی جاتی ہے تاکہ لوگ ان سے ڈریں اور اپنے معاملات ان کے پاس لے جائیں۔ نماز کو خفیف سمجھ لیا ہے، ایک شخص کافی دولت مند ہے لیکن جس وقت سے اس دولت کا مالک ہوا ہے زکوٰۃ نہیں دی ہے، تم یہ بھی دیکھو کہ مردے کو قبر سے نکال کے اس کا کفن فروخت کر دیا۔

جب تم دیکھو کہ فتنہ و فساد بڑھ گیا ہے، لوگ اپنے شب و روز عیش و مستی میں گذار رہے ہیں، لوگوں کی مصیبت اور پریشان حالی کو کوئی اہمیت نہیں دے رہے ہیں، حیوانات کے ساتھ عمل بد انجام دے رہے ہیں حیوانات ایک دوسرے کو چیر پھاڑ رہے ہیں، تم دیکھو کہ مرد اپنے مصلےٰ کی طرف نکلا اور واپس ہوا اس حالت میں کہ اپنے جسم پر لباس نہیں رکھتا لوگوں پر قساوت اور سنگدلی کا غلبہ ہے اور ان کی آنکھیں خشک ہو گئی ہیں خدا کا ذکر ان پر سنگین اور بار گراں بن گیا ہے، لوگ حرام کھا رہے ہیں اور اس میں ایک دوسرے کے مقابلے میں رقابت اور سبقت کر رہے ہیں، نماز گذار لوگوں کو دکھانے کے لئے نماز پڑھ رہا ہے، تفقیہ غیر دین کے لئے بلکہ طلب دنیا اور ریاست کی غرض سے علم فقہ حاصل کرتا ہے، اور دیکھو کہ لوگ ایسے شخص کا ساتھ دے رہے ہیں جس کو غلبہ حاصل ہے

جب تم دیکھو کہ لوگ حلال ذریعے سے طلب کرنے والے کی مذمت اور حرام طریقے سے حاصل کرنے والے کی مدح وتعظیم کر رہے ہیں، حرمین میں ایسے کام انجام دیے جارہے ہیں جو مرضی الہٰی کے خلاف ہیں اور کوئی انھیں منع کرنے اور روکنے والا نہیں، لہو ولعب کے آلات عام ہیں، اگر کوئی شخص امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دے تو دوسرا شخص اسے سرزنش اور نصیحت کرے کہ تم کو ان باتوں سے کیا مطلب؟ لوگ اپنے کام میں باہم سبقت لے جانے کے لئے اہل شر کی پیروی کریں، مُردے کا مذاق اڑائیں کسی کا خوف وبیم نہ رکھتے ہوں، اور دیکھو کہ ہر سال ایک نئی بدعت اور تازہ شر پیدا ہو اس سے زیادہ جو پہلے سے موجود تھا۔

جب تم خلقت اور جماعتوں کو دیکھو کہ وہ صرف دولت مند اشخاص کی متابعت کر رہی ہیں، لوگ ہنسی مذاق کی صورت میں محتاج وبینوا افراد کی اعانت کرتے ہیں اور ان پر غیر خدا کے لئے رحم کرتے ہیں، آسمانی علامات کو دیکھتے ہیں اور متنبہ نہیں ہوتے، لوگ حیوانات کے مانند ایک دوسرے پر جست کرتے ہیں اور کوئی خوف کی وجہ سے انھیں روکتا نہیں، انسان طاعت خدا کے برخلاف کثرت سے دولت خرچ کر رہا ہے اور طاعت الہٰی میں کچھ بھی صرف نہیں کرتا تم دیکھو کہ لوگ اپنے والدین پر عاق ہو گئے ہیں، اور اپنے ماں باپ کی توہین کر رہے ہیں، ماں اور باپ اولاد کے نزدیک بدترین افراد بن چکے ہیں، اور اولاد اس بات پر خوش ہے کہ اس کے والدین پر افترا پردازی کی جارہی ہے۔

جب تم دیکھو کہ عورتیں سلطنت پر غالب اور اپنی ہوائے نفس میں کامیاب ہیں، بیٹا ماں اور باپ پر نفرین وافترا کر رہا ہے، اور ان کے مرنے سے شاد و مسرور ہے، ایک شخص جب روز فسق وفجور، کم فروشی، خیانت، کھوٹا مال بیچنے اور شراب نوشی جیسا کوئی گناہ کبیرہ نہیں کرتا تو وہ افسوس کے ساتھ خیال کرتا ہے کہ اس کی زندگی کا یہ دن ضایع ہو گیا، تم دیکھو کہ بادشاہ گیہوں کا احتکار اور جمع خوری کر رہا ہے، اور لوگ ذوی القربیٰ (قرابت داروں) کا مال زور وزبردستی کے ساتھ آپس میں تقسیم کر کے اس سے جوا کھیلتے اور شراب پیتے ہیں۔

جب تم دیکھو کہ شراب سے مرض کا علاج کیا جا رہا ہے، مریض سے اس کی تعریف کی جاتی ہے، اور اس سے شفا طلب کی جاتی ہے، لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو یکساں طور پر چھوڑے ہوئے ہیں، اور دینداری کو ترک کرنے کا عزم کر لیا ہے، منافقین کی ہوا بندھی ہوئی ہے اور اہل حق خاموش ہو گئے ہیں، اذان کہنے اور نماز پڑھنے پڑھانے کی اجرت لی جاتی ہے، مسجدیں ایسے لوگوں سے بھری ہوئی ہیں جو خدا کا خوف نہیں رکھتے، وہ لوگ غیبت کرنے اور اہل حق کا گوشت کھانے کے لئے جمع ہوئے ہیں، لوگ اس مسجد میں شراب کی توصیف کرتے ہیں، مست دمخمور آدمی لوگوں کو جماعت سے نماز پڑھائے جب کہ وہ خود کچھ نہ سمجھ رہا ہو، اور اسے اپنی ذات کا بھی ہوش نہ ہو، جب وہ نشے میں ہو تو لوگ اس کا احترام کریں اور اس سے ڈریں اسے لائق سزا نہ سمجھیں بلکہ اس کو اس نشے کے بارے میں معذور قرار دیں۔

جب تم دیکھو کہ جو شخص یتیم کا مال کھا رہا ہے لوگ اس کی نیکی کے بارے

میں گفت گو کر رہے ہیں، قاضی امر خدا کے برخلاف فیصلہ کریں، حکام خیانت کاروں کی امانت داری کو شہرت دیں، حکام میت کا ترکہ فاسق اور خدا پر جرأت کرنے والے اور غیر مستحق وارثوں کو دے کر اور ان سے کچھ (رشوت وغیرہ کے عنوان سے) لے کر انھیں ان کی نفسانی خواہشوں کے ساتھ آزاد چھوڑ دیں۔ منبروں پر تقویٰ اور پرہیزگاری کی ہدایت کی جائے لیکن خود اس پر عمل نہ کیا جائے، اوقات نماز کی بے احترامی اور استخفاف کیا جائے، صدقہ سفارش کی بنیاد پر دیا جائے اور اس میں رضائے الٰہی کی نیت نہ ہو بلکہ لوگوں کی خوشنودی پیش نظر ہو، لوگوں کی ہمت ان کے شکموں اور شرمگاہوں تک محدود ہو، انھیں اس کی کوئی پروا نہ ہو کہ کیا کھا رہے ہیں اور کس کے ساتھ تزویج کر رہے ہیں، اور دوسرے اشخاص بھی ان کی ان حرکتوں کو قبول کر رہے ہیں۔

اور جب تم دیکھو کہ حق کی نشانیاں کہنہ اور مضمحل ہو گئی ہیں تو اس زمانے میں ڈرو اور خدا سے نجات طلب کرو! یہ سمجھ لو کہ در حقیقت اس وقت لوگ خدا کے قہر و غضب میں ہیں، خدا نے انھیں اس امر کے لئے مہلت دی ہے جس کا ان کے بارے میں ارادہ فرمایا ہے، تم اپنے بارے میں ہوشیار اور نگراں رہو اور کوشش کرو کہ خدا تمہیں ایسے لوگوں کے برخلاف پائے۔ اگر ان پر عذاب نازل ہو اور تم ان کے درمیان موجود ہو تو رحمت خداوندی کی طرف بھاگنے کی کوشش کرو، اور اگر تم ان میں موجود ہو اور وہ لوگ عذاب الٰہی میں مبتلا ہوں تو تم ان باتوں سے خارج اور دور رہو جن میں وہ خدا پر جرأت کرتے ہوئے مشغول ہیں۔ یہ جان لو کہ خدائے

تعالیٰ نیک بندوں کے اجر کو ہرگز ضائع نہیں فرماتا، اور اس کے نیک بندے رحمت خداوندی سے قریب ہیں"۔

چھٹی حدیث۔

حکمت البالغہ مؤلفہ شیخ عباس قمی علیہ الرحمہ میں منقول ہے کہ ام ہانی بنت حضرت ابوطالب نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا، "لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ اگر تم کسی شخص کا نام سنو تو یہ اسے دیکھنے سے بہتر ہوگا، اگر اسے دیکھو تو یہ اس کی آزمائش کرنے سے بہتر ہوگا، اور اگر اس کی آزمائش کرو تو تمہیں ان حالات کا سامنا ہوگا کہ ان لوگوں کا دین درہم و دینار ہیں، ان کی ہمت ان کے شکم ہیں، اور ان کی عورتیں ان کا قبلہ ہیں، وہ روٹی رکھنے والوں کے آگے سر جھکاتے ہیں، درہم و دینار کے مالکوں کے سامنے سجدہ کرتے ہیں، وہ حیران و سرگرداں اور مدہوش ہیں، وہ نہ مسلمان ہیں نہ نصرانی۔

ساتویں حدیث۔[1]

امام جعفر صادق علیہ السلام نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، "عنقریب میری امت پر ایسا زمانہ آئے گا جس میں

[1] عقاب الاعمال صفحہ ۳۰۱ ۔ بحار الانوار جلد ۶ صفحہ ۲۔

ان لوگوں کے باطن گندے ہو جائیں گے اور دنیا کی طمع میں ان کا ظاہر اچھا ہوگا، اپنے اعمال کے ذریعے کسی ایسی چیز کا قصد نہیں کریں گے جو بارگاہِ خداوندی میں مقبول ہو، ان کا کام ریاکاری ہوگا، وہ خدا سے نہیں ڈریں گے خدا انہیں عقاب میں گرفتار فرمائے گا، اس وقت وہ خدا کو اس طرح پکاریں گے جس طرح کوئی ڈوبنے والا دعا کرتا ہے، لیکن ان کی دعا قبول نہ ہوگی۔"

آٹھویں حدیث [۱]

بحار الانوار میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "عنقریب میری امت پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ قرآن سے باقی نہیں رہے گا سوا اس کے زبانی درس کے، اور باقی نہیں رہے گا اسلام سے سوا اس کے نام کے۔ لوگ اپنے کو اسلام سے نسبت دیں گے درحالیکہ وہ اسلام سے بہت دور ہوں گے۔ ان کی مسجدیں آباد ہوں گی درحالیکہ ہدایت سے خالی اور ویران ہوں گی۔ ان کے دانشمند آسمان کے نیچے بدترین دانشمند ہوں گے، ان سے فتنے پیدا ہوں گے اور انھیں کی جانب پلٹ جائیں گے۔"

نویں حدیث [۲]

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

---

[۱] عقاب الاعمال صفحہ ۳ ۔ بحار الانوار جلد ۶ ص ۲ ۔ [۲] بحار الانوار جلد ۶ ص ۲ ۔

نے ارشاد فرمایا کہ، "جلد ہی لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا جب کوئی شخص بغیر قتل و خونریزی اور ظلم کے بادشاہی حاصل نہ کر سکے گا، بغیر غصب اور بخل کے دولت دنیا حاصل نہ کر سکے گا، اور بغیر دین سے خارج ہونے اور ہوا و ہوس کی پیروی کے محبت حاصل نہ کر سکے گا۔ پس جو شخص یہ زمانہ دیکھے اور فقر و تنگدستی پر صبر کرے درحالیکہ مال و دولت حاصل کرنے پر قدرت رکھتا ہو، اپنے بارے میں لوگوں کے بغض و عداوت پر صبر کرے درحالیکہ وہ محبت کے حصول پر قادر ہو، اور ذلت و خواری پر صبر کرے درحالیکہ وہ عزت حاصل کرنے پر قدرت رکھتا ہو، تو خدا اسے ایسے پچاس نفر صدّیقین کا ثواب عطا فرمائے گا جنھوں نے میری تصدیق کی ہو۔"

دسویں حدیث[1]

امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ، "لعنت فرمائی ہے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان مردوں پر جو اپنے کو عورتوں کی شبیہہ بنائیں، اور لعنت فرمائی ہے ان عورتوں پر جو اپنے کو مردوں کی شبیہہ بنائیں۔ یہ لوگ مخنث مرد اور عورتیں ہیں جن میں کے مرد مردوں کے ساتھ لواطہ اور عورتیں عورتوں کے ساتھ مساحقہ کرتی ہیں۔ یعنی مرد فاعل بھی ہوتے ہیں مفعول بھی، اور اسی طرح عورتیں بھی۔ یہی وہ عمل تھا جس کی بنا پر خدائے تعالیٰ نے قوم لوط کو ہلاک فرمایا، کیوں کہ اس میں

---

[1] عقاب الاعمال ص ۳۸۔

عورتیں بھی وہی عمل بجالاتی تھیں جو مرد بجالاتے تھے۔"

گیارہویں حدیث[11]۔

کتاب "روح البیان" میں مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، "آدمیوں کے دو گروہ جہنمی ہیں جو میرے دو رحیات میں نہ ہوں گے اولؔ وہ قوم ہے جو ہاتھوں میں گائے کی دم سے مشابہ تازیانے لیے ہوگی اور ان سے لوگوں کو مارے گی۔ دومؔ وہ عورتیں ہوں گی جو لباس تو پہنے ہوں گی لیکن اس کے باوجود عریاں ہوں گی، (یعنی ان کے لباس سے جسم نمایاں ہوگا) وہ مردوں کو اپنی طرف مائل کریں گی اور خود بھی مردوں کی جانب راغب ہوں گی۔ وہ بہشت میں داخل نہ ہوں گی اور جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھینگی باوجود یکہ اس کی خوشبو پانچ۵ سو برس کے راستے تک پہونچے گی۔"

بارہویں حدیث[1]

جامع الاخبار اور جرائد سبعہ میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، "جلد ہی میری امت پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب لوگ علماء سے اس طرح فرار کریں گے جس طرح بھیڑ بھیڑیے سے بھاگتی ہے۔ جس وقت لوگ ایسا کریں گے تو خدا انھیں تین بلاؤں میں گرفتار فرمائے گا۔ اولؔ ان

[1] جامع الاخبار ص ۱۳۹۔ الجرائد السبعہ ص ۳۹۔

لہٰذا فتویٰ دینے کے لئے انتہائی تقویٰ اور پرہیزگاری کو شرط قرار دیتے ہیں۔ اور صفوان کی تعریف میں امام جعفر صادق علیہ السلام کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ وہ ریاست کے طلب گار نہیں ہیں۔

آخری زمانے میں فساد کا رواج۔

اس کتاب کے دوسرے حصے میں آخری زمانے کے ان علامات کا ذکر کرتے ہیں جو غیبت کبریٰ کے دور میں رونما ہوں گے، جیسے فحش اور زنا جیسے عظیم گناہ، زمین پر فتنہ و فساد، علانیہ شراب خواری، اور باقاعدہ سود خوری وغیرہ، جو چیزیں گذشتہ لوگوں کے لئے حیرت انگیز اور ناقابل یقین تھیں وہی اس زمانے میں زندگی بسر کرنے والوں کے لئے معمول اور عادت کی صورت اختیار کر چکی ہیں۔

ظہور کی علامتیں اور اس کی قربت۔

آخری زمانے کی علامتوں کے بارے میں اس کتاب کے متعدد مقامات پر تذکرہ کرتے ہیں اور ہر جگہ ان کا ایک حصہ نقل کرتے ہیں لیکن اس طریقے سے کہ مطالب کی تکرار نہیں ہے بلکہ ہر بار ایک نئے مطلب کی یاد آوری کی گئی ہے۔ جو حالات حضرتؑ کے ظہور سے قبل رونما ہوں گے انھیں دو قسموں پر تقسیم فرمایا ہے جن میں حتمی اور غیر حتمی علامات سے بحث کرتے ہیں۔

جو شیعہ ایک برحق حکومت کے منتظر تھے انھیں حکومت بنی عباس کے ختم ہونے کی خوشخبری دی گئی ہے۔

حضرتؑ کے ظہور کی حتمی نشانیوں کی یعنی آسمانی صیحوں (بلند آوازوں)

چودھویں حدیث[1]

جامع الاخبار میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا، "ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگوں کی صورتیں آدمیوں کی اور دل شیطانوں کے ہوں گے، خونخوار بھیڑیوں کی طرح خون بہائیں گے، ان سے جو برے اعمال سرزد ہوں گے اگر ان سے منع کرو تو قبول نہیں کریں گے اور اگر ان کی پیروی کرو تو شک، اور ریب میں ڈال دیں گے، اگر انھیں کوئی خبر دو تو اسے جھٹلائیں گے۔ اور اگر ان سے کنارہ کشی کرو تو غیبت کریں گے نیک کام ان کے نزدیک بدعت اور بدعت ان کے درمیان سنت ہوگی۔ حلیم و بردبار شخص ان کے سامنے بے وقوف اور غدار اور بے وفا آدمی ان کے نزدیک حلیم و بردبار ہوگا۔ مومن ان کے درمیان کمزور اور فاسق شریف و باعزت ہوگا۔ ان کے بچے خبیث النفس، بداخلاق، اور شریر ہوں گے، ان کی عورتیں جنسی بے راہ روی، خیانت اور مکر و حیلہ سازی کی زیادتی کے باعث پریشان کن ہوں گی، ان کے بزرگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں کریں گے۔ ان سے پناہ چاہنا ذلت و خواری کا موجب، ان سے معذرت کرنا رسوائی اور بے عزتی کا سبب، اور ان سے مال طلب کرنا گداگری ہوگا۔

جب یہ صورت حال ہوگی تو خداوند عالم بارش کو اس کے موسم میں ان پر حرام فرما دے گا، اور موسم کے خلاف نازل فرمائے گا۔ ان پر ان کے بُرے اور شریر لوگ مسلط ہو جائیں گے جو انہیں بدترین عذاب میں

[1] جامع الاخبار، فصل ۲۸ ص ۱۴۸۔

داخل کریں گے، ان کے بچوں کو قتل کریں گے اور ان کی عورتوں کو زندہ چھوڑ دیں گے۔ ان میں کے نیک لوگ دعا کریں گے لیکن وہ قبول نہ ہوگی۔"

۱۵ پندرھویں حدیث[۱]

جامع الاخبار میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ "لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب ان کے شکم ان کے خدا ہوں گے، ان کی عورتیں ان کا قبلہ ہوں گی، ان کے درہم و دینار ان کا دین ہوں گے، اور ان کا شرف ان کا مال و متاع ہوگا۔ ایمان سے صرف اس کا نام، اسلام سے صرف اس کی رسم، اور قرآن سے صرف اس کا درس باقی رہ جائے گا۔ ان کی مسجدیں معمور و آباد اور ان کے دل ہدایت سے خالی اور خراب ہوں گے، اور ان کے دانشمند روئے زمین پر خلق خدا کے شریر ترین لوگ ہوں گے۔ پس اس وقت خدا انھیں تین خصلتوں میں گرفتار فرمائے گا، جورِ سلطان، زمانے کا قحط، اور وُلاۃ و حکام کا ظلم۔

۱۶ سولھویں حدیث[۲]

جامع الاخبار میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ "جلد ہی میری امت والوں پر وہ زمانہ آئے گا کہ وہ بتوں کی پرستش

---

[۱]۔ جامع الاخبار ص ۱۴۶۔ [۲]۔ جامع الاخبار ص ۱۴۶۔

کریں گے"۔ اصحاب نے تعجب کے ساتھ پوچھا، اے خدا کے رسولؐ آیا وہ بت پرستی کریں گے؟۔ فرمایا، "ہاں" ہر درہم ان کے نزدیک ایک بت ہوگا"، نیز فرمایا کہ آخری زمانے میں میری امت کے کچھ لوگ مسجد میں حلقے باندھ کے بیٹھیں گے، ان کا ذکر دنیا اور محبت دنیا ہوگا، ان کے ساتھ ہم نشینی نہ کرنا، خدا کو ان کی کوئی حاجت نہیں ہے"۔

ستر ہویں حدیث [۱]

جامع الاخبار میں روایت ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، "جلد ہی میری امت پر ایک ایسا دور آئے گا کہ اس کے فرمانروا ظالم، اس کے علماء اور دانشمند حریص، اس کے عبادت کرنے والے ریاکار، اور اس کے تاجر سود خوار ہوں گے۔ اس کی عورتیں زینت دنیا کی طلب گار ہوں گی، اور اس کے اطفال کے ساتھ عورتوں کی مانند تزویج ہوگی، پس اس وقت میری امت بے قدر اور کس مپرسی کے عالم میں ہوگی جس طرح کسی شے کی بازار میں کساد بازاری ہو۔ اس زمانے میں دین کے اندر استقامت اور راست بازی رکھنے والا کوئی شخص پیدا نہ ہوگا۔ مُردے اپنی قبروں کے اندر اس زمانے والوں کی نیکی سے مایوس ہو جائیں گے۔ اس زمانے میں نیک لوگ زندگی بسر نہ کر سکیں گے۔ ان لوگوں سے بھاگنا ان کے درمیان ٹھہرنے سے بہتر ہوگا"۔

---

[۱] ۔ جامع الاخبار ص ۱۴۹۔

۱۸ اٹھارہویں حدیث [۱]

جامع الاخبار میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ "عنقریب میری امت پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگ علماء کو نہ پہچانیں گے لیکن اچھے لباس سے، قرآن کو نہ پہچانیں گے مگر اچھے لحن سے، اور خدا کی عبادت نہ کریں گے لیکن ماہ رمضان المبارک میں۔ جس وقت ایسا ہو تو خدا ان پر ایسے شخص کو مسلّط فرمائے گا جو نہ علم رکھتا ہو گا نہ حلم اور نہ رحم۔"

---

۱۹ انیسویں حدیث [۲]

بشارت الاسلام میں مروی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، "کیا حال ہو گا تمہارا اس وقت جب تمہاری عورتیں فساد و تباہ کاری اور تمہارے جوان فسق و فجور اختیار کریں گے، اور تم امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرو گے؟" لوگوں نے عرض کیا، یا رسول اللہؐ! آیا ایسا بھی ہو گا؟ فرمایا، "ہاں، اس سے بھی بدتر حالت ہو گی، کیا حال ہو گا تمہارا اس وقت جب تم مُنکَر (برائی) کا حکم دو گے اور معروف (نیکی) سے منع کرو گے؟" لوگوں نے عرض کیا، یا حضرتؐ! کیا ایسی باتیں بھی ہونے والی ہیں؟ فرمایا، "ہاں، اس سے بھی بدتر، کیا حال ہو گا تمہارا اس وقت

۱۔ جامع الاخبار صہ ۱۴۹۔ ۲۔ بشارۃ الاسلام صہ ۲ منقول از بحار الانوار۔

جب تم نیکی کو بدی اور بدی کو نیکی قرار دو گے؟"

بیسویں حدیث[۱]

احمد ابن فہد ابن مسعود سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا جب کسی دیندار کا دین سالم نہیں رہے گا سوا اس شخص کے جو ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ کی طرف اور ایک پہاڑ کے سوراخ سے دوسرے پہاڑ کے سوراخ کی طرف لومڑی اور اس کے بچوں کے مانند فرار اختیار کرے" لوگوں نے عرض کیا، اے خدا کے رسولؐ! یہ وقت کب آئے گا؟ ۔ فرمایا، "جب لوگ اپنی روزی اور ذریعۂ معاش بغیر گناہ اور خدا کی نافرمانی کے حاصل نہ کر سکیں گے، پس اس وقت، عزوبت یعنی تزوجج نہ کرنا جائز ہو گا"۔ لوگوں نے عرض کیا کہ آیا آپ نے ہمیں تزوجج کا حکم نہیں دیا ہے؟ ۔ فرمایا، "ہاں، لیکن جب وہ زمانہ ہوگا تو انسان کی ہلاکت اس کے باپ اور ماں کے ہاتھوں میں ہوگی اگر ماں باپ موجود نہ ہوں گے تو زوجہ اور اولاد کے ہاتھوں، اور اگر بیوی بچے نہ رکھتا ہو گا تو عزیز واقربا اور ہمسایے کے ہاتھوں سے"۔ اصحاب نے عرض کیا، یہ ہلاکت کس طرح واقع ہو گی؟ ۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، "وہ اشخاص انسان کی تنگیٔ معاش اور پریشان حالی پر اس کی سرزنش اور مذمت

---

[۱] ۔ الاشاعۃ فی اشراط الساعۃ ۔ اربعین شیخ بہائی رضوان اللہ علیہ۔ کتاب التحصین شیخ جمال الدین احمد بن فہد از ابن مسعود۔

کریں گے، اسے اذیت پہونچائیں گے، اور اس کو طاقت فرسا اور ہمت شکن چیزوں کے ذریعے زحمت میں مبتلا کریں گے، یہاں تک کہ اسے ہلاک کرنے والے کاموں میں داخل کر دیں گے"۔

۲۱
اکیسویں حدیث ۱

کتاب حیاۃ الحیوان میں منقول ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مساحقہ کرنے والی ان عورتوں کے بارے میں فرمایا جو آخری زمانے میں آنے والی ہیں کہ "ان کے سر بخاتی اونٹ کے کوہان کے مانند ہوں گے (جیسا کہ اس زمانے کا فیشن ہے)۔ وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکیں گی جب کہ مومنین اسے پانچ سو سال کی راہ سے سونگھ لیں گے"۔

۲۲
بائیسویں حدیث ۲

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ہے کہ اس امت کے آخر میں ایسے لوگ ہوں گے جو تکیوں اور گدّیوں پر سوار ہوں گے (موٹروں اور گاڑیوں کی سیٹیں مراد ہیں) یہاں تک کہ اسی طرح اپنی مسجدوں تک آئیں گے۔ ان کی عورتیں لباس پہنے ہوئے اور عریاں ہوں گی (غالباً نایلان کا لباس مراد ہے جس سے جسم نمایاں رہتا ہے)۔ ان کے سر لاغر بخاتی

۱۔ حیاۃ الحیوان ص ۸۴۔ ۲۔ الاشاعۃ فی اشراط الساعۃ۔ حیاۃ الحیوان ص ۸۴۔

اونٹ کے کوہان سے مشابہ ہوں گے (غالباً سر کے بالوں کی مخصوص وضع اور بندش مراد ہے)۔ ایسی عورتوں پر لعنت کرو کیونکہ وہ ملعونہ ہیں۔"

۲۳ تیئیسویں حدیث [۱]

وسائل میں اصبغ ابن نباتہ سے منقول ہے کہ میں نے امیرالمومنین علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ "ظہور کے قریب آخری دور میں جو ایک بدترین، زمانہ ہوگا برہنہ اور عریاں عورتیں بغیر شوہروں کی اجازت کے گھروں سے باہر جائیں گی درحالیکہ وہ زینت و آرائش کیے ہوئے ہوں گی اور نامحرموں کے سامنے اپنی نمائش کریں گی۔ وہ دین سے خارج اور فتنوں میں داخل ہوں گی، لذتوں کی جانب سرعت سے بڑھنے والی، نفسانی شہوتوں کی طرف راغب، خدا کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال قرار دینے والی، اور ہمیشہ جہنم میں رہنے والی ہوں گی۔"

۲۴ چوبیسویں حدیث [۲]

تفسیر روح البیان کے اندر آیۂ مبارکہ "اُسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ" کی تفسیر میں منقول ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، "جب میری امت پر گیارہ سو اسّی سال گذر جائیں تو حلال ہو جائیگی

---

[۱]۔ نیز من لایحضرہ الفقیہ۔ [۲]۔ روح البیان ص ۲۳ ج ۲۷ ۔

تجرّد کی زندگی، گوشہ نشینی، اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر رہبانیت کا طریقہ حیات، اس لئے کہ خلق خدا بارہ ۱۲ سو سال میں جنگ وجدال اور قتل وخونریزی میں مبتلا ہو جائے گی، چنانچہ اس وقت انسان کے بچے کی پرورش سے کتے کا بچہ پالنا بہتر ہوگا۔ اور اگر عورت سانپ پیدا کرے تو بچہ پیدا کرنے سے بہتر ہوگا۔"

---

۲۵ پچیسویں حدیث لہ

وسیلۃ العفایف میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، وہ جلد ہی میری امت پر ایک ایسا دور بھی آئے گا کہ اس زمانے میں بغیر زوجہ کے زندگی بسر کرنا، اور رہبانیت اختیار کرنا جائز ہوگا۔ اگر عورتیں بچوں کے عوض سانپ جنیں تو بہتر ہوگا۔"

زنان باردار اے مردِ ہشیار — اگر وقتِ ولادت مار زایند
ازاں بہتر بہ نزدیک خردمند — کہ فرزندان ناہموار زایند

(یعنی اگر حاملہ عورتیں ولادت کے وقت سانپ پیدا کریں تو ایک عقلمند کے نزدیک نالائق اولاد پیدا کرنے سے بہتر ہے۔)

---

۲۶ چھبیسویں حدیث ۲ہ

مال دنیا کی مذمت کے بارے میں مکاشفۃ القلوب غزالی کے اندر منقول ہے کہ

لہ - نیز عقود الجواہر ص۲۸۳ - ۲ہ - مجموعہ ورام ابن ابی فراس - مکاشفۃ القلوب منسوب بہ غزالی باب ۳۸ - ص۸۰ -

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، "تمہارے بعد جلد ہی ایک قوم ایسی آئے گی جس کے افراد دنیا کی نفیس اور رنگین ترین غذائیں استعمال کریں گے، حسین ترین عورتوں کو اپنے تصرف میں لائیں گے، نرم اور رنگین ترین لباس پہنیں گے، اور بہترین سواریوں پر سوار ہوں گے، ان کے شکم ایسے ہوں گے جو کم خوراک سے سیر نہ ہوں گے، ان کے نفس ایسے ہونگے جو زیادہ پر بھی قناعت نہ کریں گے۔ دنیا کی پرستش کریں گے، صبح و شام دنیا کی طرف دوڑیں گے اور اسے اپنے پروردگار کے علاوہ اپنا خدا قرار دیں گے ان کی آخری منزل خود ان کا معاملہ ہوگا اور وہ اپنی ہوا و ہوس کی پیروی کریں گے تمہاری اولاد و اعقاب میں سے جو شخص اس زمانے میں موجود ہو اس کے لئے محمدؐ ابن عبداللہ کی جانب سے واجب و لازم ہے کہ اس قوم پر سلام نہ کرے اس کے مریضوں کی عیادت نہ کرے، اس کے جنازوں کی مشایعت نہ کرے اور اس کے بزرگوں کو بزرگ نہ سمجھے۔ پس جو شخص اس تاکید کی خلاف ورزی کرے اس نے دین اسلام کی خرابی میں مدد کی۔"

۲۷
ستائیسویں حدیث۔

سفینۃ النجاۃ، علائم الظہور ناظم الاسلام کرمانی، اور منتخب التواریخ میں بحار الانوار علامہ مجلسی علیہ الرحمہ سے منقول ہے کہ، مفضل ابن عمر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا، "اے مفضلؔ! آیا تم جانتے ہو کہ دار زوراء کہاں واقع ہوگا؟۔ انھوں نے عرض کیا کہ خدا اور حجت خدا بہتر جانتے ہیں۔ حضرتؑ نے فرمایا، "اے مفضل! حتمی طور سے جان لو کہ

رَے کے اطراف میں ایک سیاہ پہاڑ ہے اس کے دامن میں ایک شہر آباد ہوگا، جس کا نام طہران ہوگا، اس میں بہشت کے محلات کے مانند عالی شان قصر ہوں گے، اس شہر کی عورتیں حور عین کی مانند ہوں گی۔ اے مفضّل! جان لو کہ وہ عورتیں کفار کے لباس میں ملبّس، اور جبّاروں کی زینت سے مزین ہوں گی زین پر سوار ہوں گی، شوہر کی برتری اور حکومت قبول نہ کریں گی، اور شوہر کی کمائی ان کے اخراجات کے لئے کفایت نہ کرے گی لہذا شوہروں سے طلاق کا مطالبہ کریں گی۔ مرد مردوں پر اکتفا کریں گے۔ مرد عورتوں کی اور عورتیں مردوں کی شباہت اختیار کریں گی۔ پس اگر تم اپنے دین کی حفاظت کرنا چاہو تو اس شہر میں سکونت اختیار نہ کرنا کیوں کہ وہ فتنے کا مقام ہے۔ اس شہر سے پہاڑ کی چوٹیوں کی طرف فرار کرنا، ایک پہاڑ کے سوراخ سے دوسرے پہاڑ کے سوراخ کی جانب لومڑی اور اس کے بچوں کے مانند۔" (شاہ کے دور کی منظر کشی)

۲۸
اٹھائیسویں حدیث

سفینۃ النجاۃ میں سید مرتضیٰ علیہ الرحمہ سے اور انھوں نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا، "اے ابو ہاشم! عنقریب لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب ان کے چہرے کشادہ اور خنداں اور ان کے قلوب تاریک اور تنگ ہوں گے، سنت ان کے درمیان بدعت اور بدعت ان کے درمیان سنت ہوگی۔ مومن ان کے درمیان پست و حقیر، اور فاسق ان کے درمیان باوقار ہوگا۔ ان کے فرمانروا ظالم ہوں گے اور ان کے علماء

خروج دجّال و سفیانی، خسف بیداء (صحرا کے دھنس جانے) رکن و مقام کے درمیان نفس زکیہ کے قتل، اور سید حسنی کے خروج کو ظہور حضرتؑ کے بالکل قریب بیان فرماتے ہیں، اور خصوصیت کے ساتھ اس چیز کی طرف بھی متوجہ کرتے ہیں کہ ابھی ان حتمی اور ظہور امامؑ سے قریب الوقوع علامتوں میں سے کوئی بھی ظاہر نہیں ہوئی ہے، حالانکہ غیر حتمی نشانیوں کی اچھی خاصی تعداد سامنے آچکی ہے۔

انبیاءؑ کی میراث اور تاریخ کی تکرار۔

اس مبارک کتاب میں جو جاذب توجہ نکتے نظر آتے ہیں ان میں سے یہ دو مطلب امام مہدیؑ علیہ السلام کے منصب اور منزل کو پہچاننے میں زیادہ مددگار ہیں، ایک یہ کہ انبیاءؑ اور ائمۂ ہدیٰ علیہم السلام کی میراثیں آپ کے پاس ہیں، عصائے موسیٰؑ جس سے اس قدر معجزات آشکار ہو چکے ہیں اب بھی حضرتؑ کے پاس ہے۔ اور مروی ہے کہ اپنے زمانۂ ظہور میں آپ اسے ایک پتھر پر ماریں گے اور بہ اعجاز اپنے ہمراہیوں کو روٹی اور پانی مہیا فرمائیں گے۔

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عمامہ، حضرت علی علیہ السلام کی ذوالفقار، اور حضرت داؤد علیہ السلام کی زرہ بھی انبیاء و اولیاء کی میراثوں میں سے ہے جو آپ کے پاس ہے۔

دوسرا نکتہ حضرتؑ کے زمانے میں صدر اسلام کی تاریخ کی تکرار ہے جیسا کہ یزید پلید نے مدینے اور مکّےؑ کی طرف فوج بھیجی جس نے مدینۂ منورہ کو تاخت و تاراج کیا اور وہاں قتل عام کرنے کے بعد خانۂ کعبہ کو برباد کرنے کے لئے روانہ ہوئی۔ اسی طرح اس کی اولاد میں سفیانی بھی زمانۂ قریب

اور دانشمند ظالموں کے دروازوں پر جائیں گے، ان کے دولت منداور صاحبان ثروت فقیروں کا توشہ اور مختصر خوراک بھی چرالیں گے۔ ان کے خردسال بزرگوں سے آگے چلیں گے۔ جاہل ان کے نزدیک معاملہ فہم اور چارہ ساز ان کے نزدیک فقیر ہوگا۔ حقیقت پسند انسان اور فریب کار و کینہ پرور آدمی کے مابین امتیاز نہ کریں گے۔ بھیڑ کی صفت اور بھیڑیے کی حقیقت رکھنے والے میں تمیز نہ کریں گے۔ ان کے دانشمند روئے زمین پر خلق خدا کے بدترین لوگ ہوں گے، کیوں کہ وہ فلسفے اور تصوف کی طرف مائل ہوں گے۔ قسم خدا کی، وہ لوگ حق سے منحرف ہوں گے، ہمارے مخالفین کی محبت میں مبالغہ کریں گے، اور ہمارے دوستوں اور شیعوں کو گمراہ کریں گے اگر کسی منصب اور عہدے پر پہونچ جائیں گے تو رشوت کھانے سے سیر نہ ہوں گے، اور اگر کسی خاص مقام تک نہ پہونچ سکے تو ریاکاری کے ساتھ خدا کی عبادت کریں گے۔ آگاہ رہو کہ وہ مومنین کے راہزن، منکرین دین کے طریقے اور مسلک کی طرف دعوت دینے والے اور دین میں مداخلت کرنے والے ہوں گے۔ پس جو شخص انھیں پائے تو ان سے دور رہے اور اپنے دین کی حفاظت کرے۔"

دوبارہ فرمایا، کہ "اے ابو ہاشم یہ وہ حدیث ہے جسے میرے باپ نے اپنے آباء سے اور انھوں نے جعفر ابن محمد علیہما السلام سے نقل فرمایا ہے، اور یہ ہمارے اسرار میں سے ہے۔ اس کو سوا اس کے اہل کے نا اہل سے پوشیدہ رکھنا۔"

۲۹
انتیسویں حدیث [۱]

عقاب الاعمال میں ابو حمزۂ ثمالی سے روایت ہے کہ حضرت ابو جعفر علیہ السلام

[۱] عقاب الاعمال ص ۳۰

نے فرمایا، "میں نے کتاب امیر المومنین علیہ السلام میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد پڑھا ہے کہ جب زنا اور حرامکاری ظاہر ہوگی تو ناگہانی موت زیادہ ہو جائے گی۔ جب کم فروشی کا رواج ہوگا تو خدا ان لوگوں کو گرانی اور تنگی میں گرفتار فرمائے گا۔ جب لوگ زکوٰۃ کو روکیں گے تو زمین زراعت، پھلوں میووں، اور معدنیات میں اپنی برکت روک لے گی۔ جس وقت لوگ خدا کے حکم سے برگشتہ ہو کر اس کے برخلاف عمل کریں گے تو ظالموں اور ان کے دشمنوں کو تعاون ملے گا۔ جس وقت عہدوں اور پیمانوں کو توڑیں گے تو خدا ان پر ان کے دشمنوں کو مسلّط فرمائے گا۔ جس وقت قطع رحم کریں گے تو مال و دولت ان کے شریر ترین لوگوں کے ہاتھوں میں پہونچ جائے گی، جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کریں گے اور میرے اہلبیتؑ کے اخبار و احادیث کی پیروی نہ کریں گے تو خدائے تعالیٰ شریر اور بُرے لوگوں کو ان پر مسلّط فرمادیگا۔ اس عالم میں ان کے نیک لوگ دعا کریں گے لیکن قبول نہ ہوگی۔"

۳۰ تیسویں حدیث۔

جامع الاخبار باب الاولاد میں مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعض اطفال کی طرف نظر فرمائی اور فرمایا کہ "وائے ہو آخری زمانے کے لڑکوں پر ان کے باپوں کے ہاتھوں سے۔" لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول خداؐ ان کے مشرک باپوں کے ہاتھوں سے؟ فرمایا، "نہیں، بلکہ ان کے مومن باپوں کے ہاتھوں سے، جو انھیں واجبات میں سے کسی چیز کی تعلیم نہیں دیں گے، اور اگر وہ خود سے یاد کریں گے

تو باپ انھیں منع کریں گے اور ان سے دنیا کے تھوڑے سے مال و متاع پر راضی ہوں گے۔ پس میں ان سے بری ہوں اور وہ بھی مجھ سے بری ہیں۔"

۳۱
اکتیسویں حدیث [۱]

مجالس السنیہ سید امین حسینی عاملی علیہ الرحمہ میں عمیرہ بنت نفیل سے منقول ہے کہ میں نے امام حسن ابن علی علیہما السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ "یہ امر جس کا تم لوگ انتظار کر رہے ہو (یعنی ظہور حضرت قائم علیہ السلام) واقع نہ ہوگا جب تک تم ایک دوسرے سے بیزاری اختیار نہ کرو۔ ایک دوسرے پر لعنت نہ کرو۔ ایک دوسرے کے چہرے پر نہ تھوکو۔ اور ایک دوسرے کے کفر کی شہادت نہ دو۔" میں نے عرض کیا کہ اس سلسلے میں خیر کیا ہے؟ فرمایا "تمام نیکیاں اسی میں ہیں۔" اسی موقع پر ہمارے قائم ظاہر ہوں گے اور ان تمام خرابیوں کو دور کریں گے۔"

۳۲
بتیسویں حدیث [۲]

مجالس السنیہ میں اکمال الدین سے محمد بن مسلم کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ اے فرزند رسول خدا! آپ کے

۱۔ المناقب و مصائب العشرۃ النبویہ ص ۶۱۲۔

۲۔ المجالس السنیہ ص ۶۱۲۔ بحار الانوار جلد ۱۳ ص ۱۷۱۔

قائمؑ کس وقت ظہور فرمائیں گے؟۔ فرمایا، "جس وقت مرد عورتوں کی اور عورتیں مردوں کی شبیہہ بنجائیں گی، مرد مردوں پر اور عورتیں عورتوں پر اکتفا کریں گی۔ صاحبان فرج (یعنی عورتیں) زین پر سوار ہوں گی، باطل گواہی قبول ہوگی اور سچی شہادت رد کردی جائے گی، لوگ خونریزی کو ہلکی اور معمولی بات سمجھیں گے، زنا کے مرتکب ہوں گے، سود خواری کریں گے، اور شریر لوگوں سے ان کی بدزبانی کی وجہ سے ڈریں گے" یہاں تک کہ فرمایا "آسمان سے ایک صدا آئے گی کہ حق قائم علیہ السلام اور ان کے شیعوں کے ساتھ ہے، اس وقت ہمارے قائمؑ ظہور فرمائیں گے"۔

۳۳
تینتیسویں حدیث۔

کتاب اخبار الغیبۃ میں کتاب کافی سے منقول ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا، "یقیناً لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی حد سے تجاوز کر جائے گا وہ شخص مقرب ہوگا جو اپنے ناپسندیدہ افعال کو زینت دے کے پیش کرے گا اور بیباک و لاابالی ہوگا۔ اور منصف و دیندار انسان کمزور و ضعیف ہوگا۔ لوگوں نے عرض کیا، یا امیر المومنینؑ! یہ زمانہ کب آئے گا؟۔ تو فرمایا، جس وقت عورتیں مردوں پر مسلط ہو جائیں، کنیزیں غلبہ حاصل کر کے اپنے امور میں خود مختار ہو جائیں، اور فرمانروائی بچوں کے ہاتھوں میں آجائے"۔

۳۴
چونتیسویں حدیث [1]

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ "جس وقت

[1] وسائل باب تحریم الغنا ص۵۶۶

میری امت پندرہ[۱۵] خصلتوں پر عمل کرے گی تو اس پر بلا نازل ہوگی۔ جب[۱] لوگ اپنے مال کی زیادتی کے لئے مال خدا کو ادا نہ کریں، لوگوں[۲] کی امانت کو مال غنیمت شمار کریں، صدقہ[۳] دینے کو نقصان تصور کریں۔ مرد[۴] اپنی زوجہ کی اطاعت اور اپنی[۵] ماں کی نافرمانی کرے، اپنے[۶] رفیق اور ساتھی کے ساتھ نیکی اور اپنے[۷] باپ پر ظلم کرے، مسجدوں[۸] میں آوازیں بلند ہوں، کسی[۹] شخص کا اکرام و احترام اس کے شر کے خوف سے کیا جائے، قوم[۱۰] کے رذیل افراد بزرگ قوم بن جائیں، مرد[۱۱] ریشمی لباس پہنیں، مغنیہ[۱۲] عورتوں اور ان[۱۳] کے گانے بجانے کے آلات کو پسند کریں، شراب[۱۴] نوشی کریں، اور زناکاری میں زیادتی[۱۵] ہو، تو اس وقت سرخ آندھی، زمین کے دھنسنے، مسخ ہونے، اور دشمنوں کے ظہور کا انتظار کرو۔ اس وقت تمہارا کوئی مددگار نہ ہوگا۔"

پینتیسویں[۳۵] حدیث[۱]

بحار الانوار میں روایت ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا، "لوگوں کے لئے ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ سوا حیلہ ساز اور ریاکار و مکار لوگوں کے اور کوئی شخص مقرب نہ ہوگا، سوا فاسق و فاجر آدمی کے کسی دوسرے کو ظریف و خوش مزاج نہ کہیں گے، انصاف پسند انسان کو ضعیف شمار کریں گے، صدقہ دینے کو نقصان تصور کریں گے، قرابت داری کی محبت یعنی صلۂ رحم پر احسان جتائیں گے، ظلمت و برکت کو حاکمیت اور بزرگانہ حیثیت کی علامت

[۱] بشارۃ الاسلام ص ۶۶

قرار دیں گے۔ اس زمانے کے بادشاہ کنیزوں سے مشورہ کریں گے۔ فرمانروائی بچوں کے ہاتھوں میں اور تدبیر امور اور رائے زنی خواجہ سراؤں کے قبضے میں ہو گی۔"

۳۶
چھتیسویں حدیث[1]

بحار الانوار میں حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا، "لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ پاکیزہ اور وسیع ذریعۂ معاش کے باوجود حرامکاری کے لئے فاحشہ عورتوں کی تربیت کی جائے گی، وہ زحمت و مشقت کے ساتھ اپنے کو آراستہ کریں گی۔ اس زمانے میں محرّمات کی ہتک حرمت کی جائے گی (مثلاً بیٹی، بہن، اور ماں وغیرہا کی جانب بد نگاہی)۔ اس زمانے میں علانیہ زناکاری ہو گی، مال یتیم کو حلال سمجھ لیا جائے گا، سود کھایا جائے گا ناپ تول میں کم فروشی کی جائے گی، نبیذ کے نام سے شراب نوشی کو حلال سمجھ لیں گے، ہدیے کے نام سے رشوت خوری کو جائز قرار دیں گے، امانت کے نام سے خیانت ہو گی، مرد عورتوں کی اور عورتیں مردوں کی شبیہہ بنیں گی حدود خداوندی کو سبک سمجھ لیں گے، حج غیر خدا کے لئے کریں گے۔ جب ایسا زمانہ آجائے گا تو ایک شب کا چاند دوسری شب کا چاند معلوم ہو گا، اور کبھی پوشیدہ ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ ماہ رمضان المبارک کی پہلی تاریخ میں خوردو نوش اور اس کے ختم ہونے پر روزہ رکھا جائے گا۔"

---

[1] ۔ بحار الانوار جلد ۶ باب ما یثبت بہ الہلال۔

پس ایسے عالم میں خدا سے خوف کرو خدا سے ڈرو، کہیں ایسا نہ ہو وہ تمہیں دردناک اور ناگہانی عذاب میں مبتلا کر دے، اس کے بعد سرعت کے ساتھ ناگہانی موتیں ہوں گی جن کی پہلے سے کوئی علامت نہ ہوگی، یہ موت لوگوں کو عجیب طریقے سے لے جائے گی، یہاں تک کہ انسان صبح کو صحیح و سالم ہوگا اور رات تک دفن ہو چکا ہوگا، اسی طرح رات کو تندرست ہوگا اور صبح کو مر چکا ہوگا، پس جب ایسا زمانہ آجائے تو نزول بلا سے پہلے وصیت کر دینا واجب ہے، اور نماز کو اس کے اول وقت میں مقدم کرنا لازم ہے اس لئے کہ آخر وقت میں اس کے فوت ہو جانے کا خوف ہے۔ پس تم میں سے جو شخص اس زمانے تک پہونچے تو اسے رات دن میں کسی وقت بغیر طہارت کے نہ سونا چاہئے، بلکہ اگر ممکن ہو تو تمام حالات میں پاک رہے، کیوں کہ وہ نہیں جانتا کہ ملک الموت کس وقت اس کی روح قبض کرنے کے لئے آجائیں گے۔ بتحقیق میں نے تمہیں خوف دلا دیا ہے اگر تم ڈرو، اور تمہیں نصیحت کر دی ہے اگر تم نصیحت پر عمل کرو۔ اپنے ظاہر و باطن میں خدا سے ڈرو، اور سوا مسلمان کے اور کسی صورت میں نہ مرو۔ جو شخص اسلام کے علاوہ کسی اور دین کو اختیار کرے گا تو وہ اس سے قبول نہ کیا جائے گا، اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔[۱]

---

[۱]۔ مذکورہ روایت کی مؤید وہ روایت ہے جو مصباح الغایۃ میں نقل ہوئی ہے کہ، ابو ب نے کہا، میں نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "عنقریب میری امت والے شراب پئیں گے اور اس کا نام بدل دیں گے اور شراب نوشی میں امراء ان کی مدد کریں گے۔" (بقیہ صفحہ ۱۶۴)

۳۷
سینتیسویں حدیث۔

سفینۃ النجاۃ میں مسامرات محی الدین اعرابی سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث منقول ہے کہ "جلد ہی میری امت پر وہ زمانہ آنے والا ہے کہ، اس میں رائیں اور عقیدے کثرت سے ہوں گے، لوگ اپنی ہوائے نفس کی پیروی کریں گے۔ قرآن کو آلۂ طرب وغنا میں نغمے اور مختلف دھنوں کے ساتھ اخذ (ریکارڈ) کریں گے، تلاوت بغیر خوف خدا کے ہوگی، خدا اس قرات پر کوئی اجر نہیں دے گا بلکہ ان پر لعنت فرمائے گا۔ اس وقت لوگ نغمہ اور طرح طرح کی دھنیں مہیا کرنے میں بشاشت اور خوش حالی کا مظاہرہ کریں گے، اس طرح قرآن مجید کی حلاوت اور شیرینی ختم ہو جائے گی، اس قوم کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہوگا، خلفشار اور باہمی فتنہ وفساد بڑھ جائے گا۔ عرب کے لوگ بے لگام ہو جائیں گے۔ مرد مردوں پر اور عورتیں عورتوں پر اکتفا کریں گی، ان کے درمیان آلات لہو ولعب کا استعمال روزمرہ کا معمول بن جائے گا۔ کوئی شخص ان بری حرکتوں سے منع نہیں کرے گا بلکہ لوگ ان بداعمالیوں پر راضی ہوں گے درحالیکہ وہ مخفی گناہان کبیرہ میں سے ہیں۔"

(بقیہ صفحہ ۱۷۶ کا) نیز اسی کتاب میں ہے کہ ابو مسلم اشعری کہتا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ "عنقریب ایک ایسی قوم آئے گی جو شراب کو حلال سمجھے گی اس طرح سے کہ اس کا نام بدل دے گی۔ ان لوگوں کے سروں پر آلات طرب کے ہمراہ گانا بجانا ہوگا۔ خداوند عالم ان کو زمین میں دھنسا دے گا، اور انھیں بندر اور سور بنا دے گا۔

وائے ہو ان لوگوں پر روز قیامت سزا اور جزا دینے والے کی طرف سے میری شفاعت انھیں نصیب نہ ہوگی۔ پس جو شخص ان کی بداعمالیوں پر راضی ہوگا اور انھیں منع نہ کرے گا وہ روز قیامت پشیمان ہوگا، اور میں بھی اس سے بیزار ہوں۔ اس دور میں عورتیں جلسے منعقد کریں گی اور ان میں لہو ولعب کے لئے جمع ہوں گی، یہ سب رضائے خداوندی کے برخلاف اور اس زمانے کے عجائبات میں سے ہوگا۔ چنانچہ جس وقت انھیں دیکھو تو ان سے دور رہو اور انھیں خوف دلاؤ۔ وہ خدا اور اس کے رسولؐ سے جنگ کر رہے ہوں گے اور خدا اور رسولؐ خدا ان سے بیزار ہیں۔" [1]

۳۸
اڑتیسویں حدیث

یہ حدیث امیر المومنین علیہ السلام کے ان کلمات میں سے ہے جن میں آپ نے غیب کی خبریں دی ہیں۔ ارشاد ہے کہ، "لوگ عمل کے لئے قیاس اور اپنی باطل رائیں اختیار کریں گے اور آثار و احکام قرآن کو پس پشت ڈال دیں گے اس دور میں شراب بیئیں گے اور اس کا نام بدل دیں گے۔ گانے بجانے والی عورتوں کے توسط سے تار و طنبور بجائیں گے۔ سونے اور چاندی کے برتن استعمال کریں گے۔ محل اور مکانات بلند بنائیں گے۔ حریر و دیبا کا لباس پہنیں گے۔ ان کے سامنے امرد اطفال جو دلہن کے مانند داہنی اور بائیں جانب

---

[1] اس کی مؤید مستدرک حاکم نیشاپوری کی روایت ہے صفحہ ۴۸۷ پر، نیز صفحہ ۴۵۷ پر۔ یہ دونوں روایتیں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہیں۔

گوشواروں سے مزین ہوں گے اپنا جلوہ دکھائیں گے، اور وہ لوگ تعجب اور لطف اندوزی کے طور پر ان کا نظارہ کریں گے، ان کی کمروں میں پٹکے بادھیں گے اور ایک غیرت دار مرد کی طرح جو اپنی عورت کو نامحرم سے چھپائے انھیں اجنبی انسان سے چھپائیں گے۔

۳۹ انتالیسویں حدیث [۱]

ارشاد القلوب دیلمی کے باب اشراط الساعۃ میں ہے کہ راوی کہتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا اس کے بعد فرمایا "حق یہ ہے کہ سب سے زیادہ سچی بات کہنے والی خدا کی کتاب ہے، اور بہترین ہدایت خدا کی ہدایت ہے، اور تمام امور میں بدترین وہ جدید اور تازہ چیزیں ہیں جو اس میں داخل ہو گئی ہیں، ہر بدعت ضلالت اور گمراہی ہے"۔ ایک شخص نے اٹھ کے عرض کیا کہ، اے پیغمبر خدا! قیامت کس وقت آئے گی؟۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، اس بارے میں، وہ شخص جس سے سوال کیا گیا ہے سوال کرنے والے سے زیادہ عالم نہیں ہے، قیامت ناگہانی طور پر آئے گی"۔ اس نے عرض کیا، پھر آپ اس کی علامتیں ہی بیان فرمائیں آنحضرتؐ نے فرمایا، "قیامت قائم نہ ہوگی (یہاں قیامت اور ساعت سے مراد حضرت قائم علیہ السلام کا ظہور ہے) یہاں تک کہ حقیقی علم پستی میں چلا جائے، زلزلے اور فتنے بکثرت ہوں، خلفشار، فساد و ہنگامہ اور ہوا

---

[۱] ارشاد القلوب دیلمی باب اشراط الساعۃ ص۸۵۔

ظہور میں ایسے ہی جرائم کا ارتکاب کرے گا۔

دوسری طرف جس طرح آپ کے جد حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے لشکر میں سے کچھ لوگوں نے خوارج کی حیثیت سے شورش برپا کی اور سوا چند افراد کے سبھی اپنی سزا کو پہونچے۔ اسی طرح حسینی کی فوج میں سے بھی ایک گروہ جس کی تعداد خوارج نہروان کی تعداد کے مطابق تقریباً چار ہزار ہوگی حضرت مہدیؑ علیہ السلام کے مقابل خروج کرے گا اور حضرتؑ کے ہاتھوں قتل ہوگا، اور اس طرح تاریخ کی تکرار ثابت ہوگی۔

وقت ظہور کا نا معلوم ہونا اور انتظار ظہور۔

اس کتاب میں منجملہ دیگر نکات کے ایک جاذب توجہ نکتہ یہ بھی ہے کہ حضرتؑ کے ظہور کا وقت ایک ایسا پوشیدہ راز ہے جس سے کوئی شخص آگاہ نہیں بعض روایات کے مطابق خود حضرتؑ کو بھی اس کے وقت کا علم نہیں ہے۔ اور اسے مخصوص الٰہی علوم میں شمار کیا گیا ہے۔ اس کتاب میں اس کے جس سبب کا احتمال پیش کیا گیا ہے وہ خاص توجہ کا مستحق ہے۔ ظہور اور کشادگی کا انتظار بہت بڑی عبادتوں میں سے ہے، کہ انسان ہمیشہ اور ہر حال میں لطف خداوندی سے دل لگائے رہے اور اس کی رحمت و فراخی کا امیدوار رہے۔ یہ عظیم عبادت بھی حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے وسیلے سے ہوگی جو خود بھی فرج الٰہی اور اپنے ظہور کے منتظر ہیں۔

ظہور سے قبل کے حالات و واقعات۔

اس کتاب کے بعض ابواب میں حضرت مہدی علیہ السلام کے

و ہوس کی زیادتی ہو، آبادیاں تباہ و برباد ہو جائے، اور ویرانے آباد ہوں، مشرق و مغرب اور جزیرۃ العرب میں زمین دھنس جائے، آفتاب مغرب کی طرف سے طلوع کرے، دابۃ الارض خروج کرے، دجّال ظاہر ہو، یاجوج و ماجوج ہر طرف پھیل جائیں، اور آسمان سے عیسٰی بن مریم علیہ السلام نازل ہوں۔ اس موقع پر ریشمی کپڑے سے زیادہ نرم و خوشگوار ہوا یمن کی طرف سے چلے گی، اور جس شخص کے اندر ایمان ہو گا اسے قبض کرلے گی۔"

راوی نے عرض کیا، یہ سب کس وقت ہو گا اے خدا کے رسولؐ! تو فرمایا "جب تمہارے قاری فرمانرواؤں کی چاپلوسی کریں گے، لوگ دولت مندوں کو باعزت اور حاجتمندوں کو حقیر خیال کریں گے، غنا اور گانا بجانا ظاہر ہو گا، زناکاری عام ہو گی، مکانات بلند بنائے جائیں گے، کلام خدا کو غنا کے ساتھ پڑھیں گے، اہل باطل اہل حق پر غالب ہوں گے، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کم ہو جائے گا، نماز ضایع ہو گی، شہوت رانیوں کی متابعت کی جائے گی، ہوائے نفس پر عمل ہو گا، اُمراء اور حکام جور پیشوائی کریں گے اور خیانت کار ہوں گے، وزرار فاسق ہوں گے، قاریوں میں دنیا کی حرص اور علماء میں نفاق کا ظہور ہو گا۔ جب یہ حالات پیدا ہوں گے تو ان پر ایسی بلا نازل ہو گی جو اس سے پہلے نہ ہوئی ہو گی۔۔ اغنیاء کی جانب سے ضعیفوں کی داد خواہی نہ کی جائے گی، مسجدوں کی زینت کی جائے گی، قرآنوں کی طلاکاری ہو گی منبر بلند بنائے جائیں گے، صفوں کی کثرت ہو گی، مسجدوں میں شور و غوغا بلند ہو گا، جسم ایک دوسرے سے قریب ہوں گے، لیکن زبانیں مختلف ہونگی ان کا دین صرف زبانی ہو گا اس کی کوئی حقیقت نہ ہو گی، اگر انھیں عطا

کیا جائے تو شکر کریں گے ورنہ کفران کریں گے، کمزوروں پر رحم نہ کریں گے اور بزرگوں کے احترام کے قائل نہ ہوں گے، ہر شخص اپنے کو دوسروں پر مقدم کرے گا، ان کے مقامات حرمت پامال ہوں گے، حکم اور فیصلے میں ایک دوسرے پر ظلم کریں گے، ان پر پست وحقیر غلام حکمراں ہوں گے، ان پر بچے با اختیار ہوں گے، ان کے معاملات کی تدبیر عورتوں کے ہاتھوں میں ہوگی، مرد سونے سے اپنی زینت کریں گے، حریر و دیبا کا لباس پہنیں گے، کنیزوں کو سخت وسست کہیں گے اور گالیاں دیں گے، صلۂ ارحام کو قطع کریں گے، چوری اور راہزنی کے لئے راستوں کا پہرہ دیں گے مالیات وصول کرنے والے معیّن کیے جائیں گے، مسلمانوں سے جنگ اور کفار سے صلح کریں گے، اس زمانے میں بارش زیادہ ہوگی لیکن نباتات کم اگیں گے اِدھر سے اُدھر فرار میں زیادتی ہوگی، (یعنی لوگ اپنی معاشی بدحالی اور بے کاری کی وجہ سے اپنے وطنوں اور مسکنوں کو چھوڑ کے اِدھر اُدھر پراگندہ ہوں گے) علماء کم اور اُمراء زیادہ ہو جائیں گے۔ اور امانت دار کم ہو جائیں گے۔"

چالیسویں حدیث۔[1]

امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے کوفے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا، "کوفہ عنقریب مومنین سے خالی ہو جائے گا، اور اس سے علم کے اوراق سمٹ جائیں گے جس طرح سانپ اپنے سوراخ میں سمٹ جاتا ہے۔"

---

[1] بحار الانوار جلد ۱۴ صد ۳۳۹۔

پھر اس کے بعد علم اس شہر میں ظاہر ہو گا جس کا نام قم ہے، اور وہ علم و فضل کا معدن و مرکز رہے گا۔ یہاں تک کہ روئے زمین پر دین میں کوئی مستضعف اور محروم انسان باقی نہ رہے گا، یہاں تک کہ وہ لڑکیاں بھی جو اپنے گھروں میں پردہ نشین ہیں۔ یہ پیش گوئی ہمارے قائمؑ کے ظہور کے قریب پوری ہوگی۔ پس خدائے تعالیٰ قم اور قم والوں کو حجتؑ کا قائم مقام قرار دے گا۔ اگر اس طرح سے واقع نہ ہو تو زمین اپنے اوپر بسنے والوں کو نگل لے گی اور اس وقت زمین پر کوئی حجت باقی نہ رہے گی۔

پس دنیا کے مشرق و مغرب میں تمام شہروں کی جانب قم سے علم کا فیض جاری ہو گا۔ اور خداوند عالم خلایق پر اپنی حجت تمام کرے گا، یہاں تک کہ زمین میں کوئی ایک شخص بھی ایسا باقی نہ رہے گا جسے علم اور دین نہ پہونچ جائے۔ اس کے بعد قائم علیہ السلام ظاہر ہوں گے اس موقع پر خلقت کے اوپر خدا کا قہر عذاب نازل ہوگا۔ اسلئے کہ خدا اپنے مخلوقات سے اس وقت تک انتقام نہیں لیتا جب تک وہ حجت خدا سے انکار نہ کریں۔" لے

لے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آباء کرام سے اور ان حضرات نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرمائی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا "یا علیؑ! یقیناً سب سے زیادہ بزرگ و محترم وہ اشخاص ہیں جو آخری دور میں پیدا ہوں گے۔ انھوں نے پیغمبرؐ کو نہ دیکھا ہو گا، اور ان کا امام بھی پردۂ غیب میں ہو گا لیکن وہ سیاہی اور سفیدی پر ایمان رکھتے ہوں گے (اس سے مراد قرآن مجید اور اس کے احکام ہیں جن پر وہ ایمان لائیں گے اور ان کا عمل بھی ان کے مطابق ہو گا)۔

آخر میں حضرت مہدی علیہ السلام کے ظہور، بعد ظہور حضرتؑ کی سیرت و اخلاق، اور حضرتؑ کے شیعوں کے حالات کے بارے میں چند حدیثیں پیش کی جاتی ہیں۔

پہلی حدیث [1]

مفضل ابن عمر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اپنے سوالات کے ضمن میں عرض کیا کہ اے میرے آقا! حضرت قائم علیہ السلام کہاں سے اور کس طرح ظہور فرمائیں گے؟ حضرتؑ نے فرمایا، "اے مفضل! وہ تنہا ظاہر ہوں گے، تنہا خانۂ خدا تک آئیں گے، تنہا خانۂ کعبہ میں داخل ہوں گے، اور اس روز رات تک تنہا ہی رہیں گے۔

جب رات کی تاریکی پھیل جائے گی اور سب لوگ سو جائیں گے تو جبرئیل و میکائیل اور ملائکہ کی صفیں آسمان سے ان کے پاس نازل ہوں گی اور جبرئیل ان سے کہیں گے کہ، اے میرے آقا آپ کی بات مقبول اور آپ کا حکم جاری ہے وہ حضرت دست مبارک اپنے چہرے پر کھینچیں گے اور کہیں گے "الحمد للہ الذی صدقنا وعدہ واورثنا الارض نتبوء من الجنۃ حیث نشاء فنعم اجر العاملین" یعنی حمد اس خدا کی جس نے اپنا وعدہ پورا کر دکھایا اور زمین کو ہمارے قبضے اور تصرف میں دیا، ہم جنت میں جہاں چاہیں منزل کریں، کس قدر بہتر ہے عمل کرنے

---

[1] بحار الانوار جلد ۱۳ ص ۱۰۲۔

والوں کا اجر اور جزا؟۔ وہ رکن اور مقام کے درمیان کھڑے ہوں گے اور بہ آواز بلند فرمائیں گے، اے جماعت نُقبا، اے میرے خاص افراد، اور وہ اشخاص جنھیں خدا نے میرے ظہور سے پہلے میری نصرت کے لئے ذخیرہ کیا ہے صمیم قلب اور اطاعت کامل کے ساتھ میرے قریب آجاؤ!۔ ان حضرتؑ کی صدائے مبارک عالم کے مشرق و مغرب میں ان مخصوص لوگوں کو پہونچ جائیگی۔ ان میں سے بعض محراب عبادت میں مشغول نماز ہوں گے اور بعض اپنے بستر خواب پر ہوں گے وہ اسی ایک آواز کو وہ سبھی افراد سن لیں گے اور آپ کی دعوت کو قبول کرتے ہوئے مکہ معظمہ کا رخ کر دیں گے اور پلک جھپکنے کے وقفے میں رکن و مقام کے درمیان آپ کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے۔ خداوند عالم حکم فرمائے گا اور ستون کے مانند ایک نور زمین سے آسمان تک قائم ہو جائیگا اور جتنے مومنین روئے زمین پر ہوں گے اس نور سے روشنی حاصل کریں گے اسی نور سے ایک روشنی تمام مومنین کے گھروں کے اندر جلوہ فگن ہوگی جسکی چمک سے ان کے دل شاد و مسرور ہوں گے، البتہ انھیں یہ معلوم نہ ہوگا کہ ہم اہلبیتؑ کے قائمؑ نے ظہور فرمایا ہے، لیکن جب صبح ہوگی تو وہ اپنے کو ان حضرتؑ کے سامنے استادہ پائیں گے۔ ان کا شمار تین سو تیرہ ۳۱۳ نفر ہوگا جو روز بدر اصحاب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی تعداد کے مطابق ہوگا۔[۱]

دوسری حدیث ۲

ابو حمزہ ثمالی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر علیہ السلام سے سنا ہے کہ

---

[۱] بحار الانوار جلد ۳ صفحہ ۱۹۰ ۔ الزام الناصب صفحہ ۲۲۹۔

"جس وقت قائم آل محمدؑ علیہ السلام خروج فرمائیں گے تو خدائے تعالیٰ یقیناً ملائکۂ مسوّمین و مردفین و منزلین وکروبیین کے ذریعے آپ کی نصرت فرمائے گا درحالیکہ جبرئیل آپ کے سامنے، میکائیل داہنی جانب، اور اسرافیل بائیں جانب ہوں گے۔ حضرت کا رعب ایک مہینے کی راہ کے برابر سامنے کی جانب، ایک مہینے کی راہ کے برابر پس پشت، ایک مہینے کی راہ کے برابر داہنی طرف اور ایک مہینے کی راہ کے برابر بائیں طرف رواں ہوگا۔ ملائکہ مقربین آپ کے روبرو ہوں گے، جو ہستی سب سے پہلے آپ کی حمایت کرے گی وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں گے، اور دوسرے علی علیہ السلام ہوں گے۔ آپ کے ہمراہ غلاف سے باہر کھنچی ہوئی تلوار ہوگی۔ خدا آپ کے لئے روم، چین ترک، دیلم، سندھ و ہند، کابل شاہ، اور خزر کو فتح فرمائے گا۔

اے ابوحمزہ! قائمؑ ایسے زمانے میں قیام کریں گے جب شدید خوف کا عالم ہوگا، لوگ زلزلوں، فتنوں اور بلاؤں میں مبتلا ہوں گے، اس سے قبل طاعون ہوگا، عرب کے درمیان قطع کرنے والی تلوار اور لوگوں کے درمیان شدید اختلافات ہوں گے، ان کے دین میں بھی اختلاف ہوگا، اور ان کا حال متغیّر ہوگا، تمنا کرنے والا صبح وشام اس مصیبت کی زیادتی سے جو لوگوں کی کشمکش سے پیدا ہوگی موت کی تمنّا کرے گا، لوگ ایک دوسرے کو پھاڑ کھائیں گے۔ ان حضرت کا خروج اس وقت ہوگا جب لوگ مایوس اور ناامید ہوجائیں گے۔"

پس خوشحال اس شخص کا جو آپ کو پاجائے اور آپ کے مددگاروں میں سے ہو، اور وائے ہو اس شخص پر جو آپ کی اور آپ کے امر کی مخالفت

کرے اور آپ کے دشمنوں میں سے ہو" پھر فرمایا کہ، آپ امر تازہ، سنّت تازہ، اور حکم تازہ کے ساتھ قیام کریں گے۔ اہل عرب کے ساتھ سخت گیری کریں گے اور ان سے صرف تلوار کے ذریعے جنگ کریں گے۔ کسی کی توبہ قبول نہ فرمائیں گے۔ اور خدا کی راہ میں ملامت کرنے والوں سے مجوب نہ ہوں گے۔"

تیسری حدیث [۳] [۱]

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ، "جس وقت ہم اہلبیتؑ کے قائم قیام فرمائیں گے تو کوفے کے ایک محلّے میں آکر استادہ ہوں گے اور دست مبارک سے ایک مقام کی طرف اشارہ فرمائیں گے کہ اسے کھودو، جب وہ جگہ کھودی جائے گی تو اس میں سے بارہ ہزار [۱۲۰۰۰] تلواریں، بارہ ہزار [۱۲۰۰۰] زرہیں اور بارہ ہزار [۱۲۰۰۰] دو رُخے خود برآمد ہوں گے۔ آپ انھیں موالی اور عجم کے بارہ ہزار [۱۲۰۰۰] افراد کو پہنائیں گے اس کے بعد فرمائیں گے کہ جو شخص تم سے مشابہت نہ رکھتا ہو اُسے قتل کردو۔"

چوتھی حدیث [۴] [۲]

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا، قائم

---

[۱] ۔ بحار الانوار جلد ۱۳ صـ ۱۷۹ ۔ اثبات الہداۃ صـ ۱۱۵

[۲] ۔ بحار الانوار جلد ۱۳ صـ ۱۹۵ ۔

علیہ السلام کے دورِ سلطنت میں ہمارے شیعہ اہلِ زمین کی بزرگ شخصیتوں میں سے اور ان کے حاکم ہوں گے۔ ان میں سے ہر مرد کو خداوندِ عالم کی جانب سے چالیس مردوں کی قوت عطا ہو گی۔" فرمایا حضرت ابوجعفر علیہ السلام نے کہ "ہمارے شیعہ ظہور سے قبل ہمارے دشمنوں سے مرعوب ہوں گے، لیکن جب ہمارا امر واقع ہو گا اور مہدیٔ آلِ محمدؐ ظاہر ہوں گے تو ہمارے شیعوں میں سے ہر شخص شیر سے زیادہ جرأت مند اور نوک نیزہ سے زیادہ تیز ہو گا۔ یہ لوگ ہمارے دشمنوں کو پامال کر دیں گے اور انھیں اپنے ہاتھوں سے قتل کریں گے۔"

پانچویں حدیث[1]

ابن مسکان سے روایت ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ جب قائم آلِ محمد علیہ السلام کی سلطنت قایم ہو گی تو اگر ایک مومن مشرق میں ہو گا تو وہ اپنے اس دینی بھائی کو دیکھ لے گا جو مغرب میں ہو گا۔ اسی طرح مغرب میں رہنے والا مومن اپنے مشرق میں رہنے والے بھائی کو دیکھے گا۔"

چھٹی حدیث

بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۸۷ پر کتاب کافی سے ابی الربیع شامی کا یہ قول

---

[1] بشارۃ الاسلام صفحہ ۲۵۴ منقول از بحار الانوار۔

منقول ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا ہے کہ "جس وقت ہمارے قائم قیام فرمائیں گے تو خدا ہمارے شیعوں کے کانوں اور آنکھوں میں اتنی قوت اور صلاحیت عطا فرمائے گا کہ ان کے اور حضرت قائم علیہ السلام کے درمیان کسی قاصد اور نامہ بر کا واسطہ نہ ہوگا۔ وہ ہمارے شیعوں سے گفتگو فرمائیں گے اور وہ لوگ بھی سن لیں گے اور ان حضرتؑ کو دیکھیں گے بھی درحالیکہ وہ حضرتؑ اپنے مکان میں ہوں گے۔

ساتویں حدیث[1]

جابر نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا گویا میں دیکھ رہا ہوں اصحاب قائم علیہ السلام کو جنھوں نے مشرق و مغرب کا احاطہ کر لیا ہے اور زمین و آسمان کو پُر کر دیا ہے، کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو آپ کی اطاعت گذار نہ ہو، یہاں تک کہ زمین کے درندے اور ہوا کے درندے ہر شئے آپ کی رضامندی کی طلب گار رہے، یہاں تک کہ ایک خطۂ زمین دوسرے خطۂ زمین پر فخر کرے گا اور کہے گا کہ آج مجھ پر اصحاب قائم علیہ السلام میں سے ایک فرد گذری ہے۔

آٹھویں حدیث[2]

ابو سعید خراسانی نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور آپ نے

---

[1] بحار الانوار جلد ۱۳ ص ۱۸۵ [2] بحار الانوار جلد ۱۳ ص ۱۸۲۔

اپنے پدر بزرگوار امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ اُن حضرتؑ نے فرمایا، "جس وقت قائم علیہ السلام مکۂ مکرمہ میں قیام فرمائیں گے اور کوفہ جانے کا ارادہ فرمائیں گے تو ان کا منادی ندا دے گا کہ تم میں سے کوئی شخص کھانے اور پینے کی کوئی چیز اپنے ہمراہ نہ لے، آپ سنگ موسیٰ کو جس سے بارہ[۱۲] چشمے جاری ہوئے تھے اپنے ساتھ رکھیں گے، جس منزل پر وارد ہوں گے اسے نصب فرما دیں گے، اس سے ایسے چشمے جوش ماریں گے جن سے ہر بھوکا سیر اور ہر پیاسا سیراب ہو جائے گا، اور یہی ان سب کا توشہ ہوگا۔ آپ ظاہر کوفہ سے نجف اشرف میں وارد ہوں گے، جب پشت کوفہ پر اتریں گے تو اس پتھر سے مستقل طور پر پانی اور دودھ جوش مارتا رہے گا جس سے ہر بھوکا شکم سیر اور ہر پیاسا سیراب ہوگا۔

۹
نویں حدیث۔

بشارۃ الاسلام میں بحوالۂ غیبۃ النعمانی منقول ہے کہ عبداللہ ابن حماد انصاری نے محمد ابن جعفرؑ ابن محمدؑ سے اور انھوں نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے کہ جب قائم آلِ محمد علیہم السلام قیام فرمائیں گے تو ہر ملک اور ہر علاقے میں ایک شخص کو بھیجیں گے اور اس سے فرمائیں گے کہ تمہارے عہد کا فرمان تمہاری ہتھیلی میں ہے۔ جب تمہارے سامنے کوئی ایسا مسئلہ آکھڑا ہو جسے تم حل نہ کر سکو اور اس کا حکم سمجھ میں نہ آئے تو اپنی ہتھیلی کی طرف دیکھنا اور جو کچھ اس میں نظر آئے اس پر عمل کرنا۔ اور ایک لشکر قسطنطنیہ کی طرف روانہ فرمائیں گے، جب وہ لوگ خلیج پر پہونچیں گے تو اپنے پاؤں

قیام سے قبل چند مصائب اور حادثات کی خبر بھی دیتے ہیں جیسے سفیانی کا خروج اور اس کے وہ جرائم اور مظالم جن کا وہ شامات اور عراق وحجاز میں مرتکب ہوگا، شیعوں کا وحشت ناک قتل وغارت اور وہ فساد جو اس علاقے پر مسلّط ہوگا۔

دجّال جیسے نحس وشوم ساحر کا خروج جس کے دام سحر میں سوا ثابت قدم مومنین کے دوسرے سبھی لوگ اسیر ہوں گے، نیز اس کے شیطانی نغموں کا ذکر، خسف بیدا یعنی مکّے اور مدینے کے درمیان سرزمین بیداء میں لشکر سفیانی کے دھنس جانے اور اس کے خصوصیات کی تشریح۔

قزوین سے سید حسنی کا قیام، اصلاح کی راہ میں ان کی عملی پیش رفت، بہت سے شہروں پر ان کا تسلّط، اور حضرت مہدی علیہ السلام کے سامنے ان کی تسلیم واطاعت کا بیان۔

گنج طالقان اور ان زندہ افراد کا تذکرہ جو سید حسنی اور ان کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام کے ہمراہ ہوں گے، نیز ان تین سو تیرہ ۳۱۳ افراد کا ذکر جو سب سے پہلے اپنے کو اس وجود اقدس تک پہونچائیں گے، اور ان کی تعداد ان اصحاب پیغمبرؐ کی تعداد کے مطابق ہوگی جو جنگ بدر میں آنحضرتؐ کے ہمراہ تھے۔ فساد عظیم اور اس غیر معمولی قتل عام کا حال جسے موت احمر سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور جس میں کل افراد بشر کی دو ثُلث تعداد کی تباہی اور ہلاکت واقع ہوگی۔ اور غالباً یہ تیسری عالمی جنگ عظیم ہوگی جو موجودہ تباہ کن اسلحوں سے لڑی جائے گی۔

معجزات اور حضرت حجت عج کی خدمت میں باریابی۔

ابو راجح حمامی اور اسی طرح اسمٰعیل ہرقلی کی ان دلکش داستانوں

پر ایک چیز لکھ لیں گے اور پانی پر چلتے ہوئے اسے عبور کر جائیں گے۔ اہل روم انھیں دیکھ کر کہیں گے کہ یہ تو ان کے اصحاب ہیں جو پانی پر راستہ طے کر رہے ہیں پھر وہ خود کیسے ہوں گے، اور شہر کے دروازے ان کے لئے کھول دیں گے۔ یہ لوگ وہاں داخل ہوں گے اور جو چاہیں گے حکم صادر کریں گے۔"

دسویں حدیث [۱]

ابو سلیمان احمد ابن ہوذہ ابراہیم ابن اسحٰق نہاوندی سے، وہ عبد اللہ ابن حماد سے اور وہ ابی حمزہ سے روایت کرتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، "جب قائم آل محمد علیہم السلام قیام فرمائیں گے تو جدال و قتال کے لئے تلواریں نازل ہوں گی اور ہر تلوار پر خود اس کے مستحق کا اور اس کے باپ کا نام تحریر ہوگا۔"

گیارہویں حدیث

احمد ابن ہوذہ ابو سلیمان ابراہیم ابن اسحٰق نہاوندی سے، وہ عبد اللہ ابن حماد انصاری سے اور وہ ابی الجارود سے روایت کرتے ہیں کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا، "قائم علیہ السلام کے اصحاب تین سو تیرہ نفر فرزندان عجم میں سے ہوں گے۔ ان میں سے بعض کو دن کے وقت خود ان کے اور ان

---

[۱] بشارۃ الاسلام ص ۲۲۵۔

کے باپ کے نام، نسب، اور شکل و شمائل کی شناخت اور تعارف کے ساتھ ابر میں سوار کر کے مکۂ معظمہ لے جائیں گے۔ اور بعض اپنے بستر خواب میں ہوں گے کہ ناگہانی طور پر بغیر کسی میعاد اور سابقہ قرارداد کے مکۂ معظمہ میں دیکھے جائیں گے۔"

بارہویں حدیث [۱]

امیر المومنین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ "خدا ہمارے ہی وجود سے افتتاح کرتا ہے اور ہمارے ہی اوپر ختم کرتا ہے۔ خدا ہمارے ہی ذریعے جو کچھ چاہتا ہے محو و اثبات فرماتا ہے، اور ہمارے ہی ذریعے ناسازگار اور کاٹ کھانے والی دنیا کے شکنجے اور ضرر کو دفع فرماتا ہے۔ خدا ہمارے ہی واسطے سے بادلوں کو برساتا ہے، پس تم خدا کی ذات پر مغرور نہ ہو جاؤ۔ بارش کا وہ پانی جو خدا نے ابر کے شکم میں روک رکھا ہے اور ابھی اسے آسمان سے نازل نہیں کیا ہے نہ برسے گا۔ یہاں تک کہ ہمارے قائم علیہ السلام قیام کریں، اس وقت آسمان اپنے قطرے نازل کرے گا اور زمین اپنے نباتات کو اگائے گی۔ بندوں کے دلوں سے کینہ زائل ہو جائے گا، درندے اور چوپائے آپس میں صلح کر لیں گے، ایک عورت عراق سے شام تک چل جائے گی اور اپنے قدم گھانس اور سبزے کے علاوہ زمین پر نہ رکھے گی، اپنے سر پر ٹوکری اٹھائے ہوئے ہوگی لیکن کوئی درندہ اسے خوف زدہ نہ کرے گا نہ

---

[۱] بشارة الاسلام ص ۲۴۷۔

اسے کوئی آدمی ہراساں کرے گا۔

تیرہویں حدیث[۱]

حضرت ابی جعفر علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا "جب قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے اور کوفے میں وارد ہوں گے تو خداوند عالم پشت کوفہ سے ستر ہزار صدیقین کو مبعوث فرمائے گا، اور وہ حضرتؑ کے اصحاب و انصار میں شامل ہوں گے، آپ عراق کو اس کے اہل کے سپرد کریں گے اور وہ اس کے مالک ہوں گے، لوگوں کو سال میں دو بار عطیئے اور مہینے میں دو بار دو ہرا رزق عنایت کریں گے۔ لوگوں کے درمیان مساویانہ سلوک فرمائیں گے، چنانچہ کوئی زکوٰۃ کا حاجتمند نظر نہ آئے گا۔ زکوٰۃ ادا کرنے والے اپنی زکوٰۃ محتاجوں کے پاس لے جائیں گے لیکن وہ قبول نہ کریں گے یہ اصرار کریں گے اور ان کے گھروں کے گرد چکر لگائیں گے تو وہ گھروں سے باہر آکر کہیں گے کہ ہم کو تمہارے درہموں کی ضرورت نہیں ہے۔" حضرتؑ نے اپنے بیان کو آگے بڑھایا، یہاں تک کہ فرمایا "دنیا کے تمام ظاہری اور باطنی اموال اس کے پاس جمع ہو جائیں گے۔ آپ لوگوں سے فرمائیں گے آؤ اس مال کے لیے جسے حاصل کرنے کے لئے تم لوگوں نے باہمی قرابت کے رشتے قطع کر دیے تھے، ایک دوسرے کا خون بہایا تھا، اور حرام کے مرتکب ہوئے تھے۔ آپ اس قدر کثرت سے داد و دہش فرمائیں گے

---

[۱] - بشارۃ الاسلام ص ۲۵۲۔

کہ اس سے قبل کسی نے نہ کی ہو گی۔

چودہویں[14] حدیث[1]

حضرت ابو جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا "جس وقت ہمارے قائم عج قیام فرمائیں گے تو خداوند عالم اپنے بندوں کے سروں پر اپنا دست قدرت رکھے گا جس سے ان کی عقلیں جمع ہو جائیں گی اور ان کا حلم کامل ہو جائے گا۔"

پندرہویں[15] حدیث

کتاب منتخب الاثر میں روایت ہے کہ وہ حضرت طاق سال میں ظاہر ہوں گے۔ اسی سلسلے میں فرمایا کہ، ان بزرگوار کی سلطنت مشرق سے مغرب تک پہونچ جائے گی، آپ کے لیے زمین کے خزانے ظاہر ہو جائیں گے اور روئے زمین پر کوئی ایسا ویرانہ باقی نہ رہے گا جسے آپ آباد نہ فرما دیں۔

سولہویں[16] حدیث[2]

منتخب الاثر میں ابو بصیر سے منقول ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام

[1] - منتخب الاثر ص ۴۸۳ [2] - منتخب الاثر ص ۴۸۶ -

نے فرمایا، "حضرت لوطؑ کا اپنی قوم سے یہ کہنا کہ لو ان لی بکم قوۃ او اوی الیٰ رکن شدید" صرف اس مقصد سے تھا کہ وہ حضرت قائم علیہ السلام کی قوت اور آپ کے اصحاب کی شدت و استواری کی تمنا کرتے تھے۔ وہی افراد رکن شدید ہیں۔ درحقیقت ان میں سے ہر ایک کو چالیس مردوں کی قوت حاصل ہوگی، اور ہر ایک مرد کا قلب لوہے کے ٹکڑے سے زیادہ سخت ہوگا۔ اگر لوہے کے پہاڑوں کی طرف پیش قدمی کریں تو وہ پہاڑ بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ وہ اپنی تلواروں کو نہ روکیں گے جب تک خدا راضی نہ ہو جائے"

۱۷

سترہویں حدیث

بحار الانوار کی تیرہویں جلد میں حضرت ابی عبد اللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ "علم کے ستائیس حرف ہیں، پس وہ تمام علوم جو پیغمبران سلف لے کے آئے ہیں وہ صرف دو حرفوں سے متعلق ہیں، اور لوگوں نے آج تک ان دو حرفوں سے زیادہ نہیں سمجھا ہے۔ جس وقت ہمارے قائمؑ خروج فرمائیں گے تو دیگر پچیس حروف بھی خارج فرمائیں گے اور انھیں سابق "حرفوں کے ساتھ شامل کر کے لوگوں کے درمیان علم کے ستائیس حروف نشر فرمائیں گے"

اٹھارہویں حدیث [۱]

ابو بصیر سے منقول ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جس وقت

---

[۱] بحار الانوار جلد ۱۳ ص ۱۸۴

ہمارے قائم علیہ السلام خروج فرمائیں گے تو کوئی خدائے تعالیٰ کے بارے میں کافر اور امامؑ کے بارے میں مشرک ایسا نہ ہوگا جو حضرتؑ کے خروج سے کراہت نہ کرے یہاں تک کہ اگر کوئی کافر یا مشرک پتھر کے اندر بھی پوشیدہ ہوگا تو وہ پتھر کہے گا کہ اے مومن! میرے شکم کے اندر ایک کافر چھپا ہوا ہے، مجھے توڑ کے اسے قتل کرو۔"

۱۹
انیسویں حدیث [۱]

حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ، "جس طرح اصحاب کہف تین سو نو (۳۰۹) سال تک اپنے کہف (غار) میں باقی رہے اسی طرح حضرت قائم علیہ السلام بھی تین سو نو (۳۰۹) سال تک سلطنت کریں گے، زمین کو عدل و داد سے بھر دیں گے جب کہ وہ ظلم اور بیداد سے بھر چکی ہوگی، خداوند عالم ساری زمین کو ایک سرے سے دوسرے سرے تک ان کے لیے فتح فرما دے گا وہ کثرت سے لوگوں کو قتل کریں گے تا کہ سوا دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی دوسرا دین باقی نہ رہے، سلیمان ابن داؤد علیہما السلام کی سیرت، در وش پر عمل کریں گے، آفتاب و ماہتاب کو طلب فرمائیں گے تو وہ اطاعت کریں گے۔ زمین ان کے لئے پیچیدہ ہو گی ان پر وحی نازل ہو گی اور وہ بامر خدا اس پر عمل کریں گے۔

۲۰
بیسویں حدیث [۲]

محمد ابن عبد الحمید ابن جمیعہ سے، وہ ابو بکر حضرمی سے اور وہ حضرت

---

[۱] بشارۃ الاسلام صفحہ ۲۵۳ اثبات الہداۃ صفحہ ۲۶ [۲] بشارۃ الاسلام صفحہ ۲۴۳

ابو جعفر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا "جو بیمار قائم علیہ السلام تک پہنچے گا وہ صحت یاب ہو جائے گا، اور ہر ضعیف، طاقتور ہو جائے گا۔"

۲۱
اکیسویں حدیث

بشارۃ الاسلام میں ابان ابن تغلب سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، "جب ہمارے قائم علیہ السلام قیام کریں گے تو جو شخص ان کے سامنے آئے گا اُسے پہچان لیں گے کہ نیکوکار ہے یا بدکار۔"

۲۲
بائیسویں حدیث[۱]

عبد اللہ ابن سنان روایت کرتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، "جب قائم علیہ السلام قیام کریں گے تو ان کے اور فرس کے درمیان سوا تلوار کے اور کوئی چیز نہ ہو گی، آپ سوا شمشیر کے اور کسی ذریعے سے فتح نہ کریں گے، اور انھیں شمشیر کے علاوہ اور کوئی شے نہ دیں گے" (کنایہ ہے خونریزی سے)۔"

[۱] بشارۃ الاسلام ص۲۵۲۔

۲۳
تیئسویں حدیث ۱؎

بشارۃ الاسلام میں ابوبصیر نے حضرت ابوجعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں، "قائم علیہ السلام بعض معاملات میں ایسے فیصلے کریں گے کہ چند اصحاب جو آپ کے سامنے شمشیر زنی کر چکے ہوں گے ان احکام سے کراہت کریں گے، باوجودیکہ وہ حضرت آدم علیہ السلام کے احکام ہوں گے، آپ انھیں رو برو بلوا کر گردنیں ماردیں گے۔ آپ پھر کچھ احکام صادر فرمائیں گے اور ایک جماعت ان لوگوں کی جنھوں نے آپ کے رو برو تلواریں چلائی ہوں گی، ان کو ناپسند کرے گی باوجودے کہ وہ حضرت داؤد علیہ السلام کے فیصلے ہوں گے آپ ان لوگوں کو بھی اپنے سامنے حاضر کرکے ان کی گردنیں ماردیں گے۔ تیسری مرتبہ کچھ ایسے احکام نافذ فرمائیں گے کہ ایک اور جماعت جو آپ کے جلو میں تیغ زنی کر چکی ہوگی ان سے انکار کرے گی درحالیکہ وہ فیصلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے احکام کے مطابق ہوں گے، آپ ان لوگوں کو بھی اپنے روبرو قتل فرمائیں گے۔ پھر چوتھی مرتبہ ایسے احکام صادر فرمائیں گے جن سے کوئی شخص اختلاف نہیں کرے گا، اور وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام ہوں گے۔"

۲۴
چوبیسویں حدیث ۲؎

سہل نے سراد سے اور انھوں نے اپنے بعض رجال سے روایت کی

۱؎ ۔ بشارۃ الاسلام ص ۲۵۱ ۔ ۲؎ ۔ بشارۃ الاسلام ص ۲۳۲ ۔

ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا" گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ قائم علیہ السلام منبر کوفہ پر ایک قبا پہنے ہوئے اپنے گریبان سے ایک مکتوب نکالتے ہیں جس پر طلائی مُہر لگی ہوئی ہے۔ آپ اسے ہاتھ میں لیتے ہیں اور اُسے مجمع کے سامنے پڑھتے ہیں۔ وہ سب لوگ بھیڑوں کی مانند فرار کر جاتے ہیں اور سوا نُقباء اور مخصوصین کے کوئی باقی نہیں رہتا۔ پھر آپ کچھ کلام فرماتے ہیں، وہ لوگ کسی ملجاء اور پناہ گاہ تک نہیں پہونچیں گے سوا اس کے کہ پھر آپ کی طرف پلٹ آئیں۔ اور آپ تحریر میں سے جو کچھ پڑھیں گے میں اس آگاہ ہوں"

25
پچیسویں حدیث [1]

"حضرت اپنی قبا کے گریبان سے ایک تحریر نکالیں گے جس پر سونے کی مُہر لگی ہوگی۔ یہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے ایک پختہ عہد ہے، پس لوگ گوسفندوں کی طرح تیزی سے فرار کریں گے اور سوا وزیر اور گیارہ نفر نقیبوں کے کوئی شخص باقی نہ رہے گا، جس طرح موسیٰ ابن عمران کے ساتھ چند افراد باقی رہ گئے تھے۔ یہ لوگ روئے زمین پر گردش کریں گے اور ایک طرف سے دوسری طرف جائیں گے لیکن انھیں کوئی راستہ نہ ملے گا لہذا واپس آئیں گے۔ قسم خدا کی میں اس کلام کو جانتا ہوں جو آپ فرمائیں گے، اور وہ لوگ اُس سے کفر اختیار کریں گے"

[1] ۔ بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۸۰۔

۲۶ چھبیسویں حدیث[1]

اصبغ ابن نباتہ سے روایت ہے کہ علی علیہ السلام نے فرمایا، "گویا میں اہل عجم کو دیکھ رہا ہوں کہ مسجد کوفہ میں اپنے خیمے نصب کئے ہوئے ہیں اور لوگوں کو اسی طرح سے قرآن کی تعلیم دے رہے ہیں جس طرح وہ نازل ہوا تھا۔"

---

۲۷ ستائیسویں حدیث[2]

جابر ابن عبد اللہ انصاری امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا، "سب سے پہلا مقام جہاں سے قائم علیہ السلام استخراج فرمائیں گے انطاکیہ ہے۔ آپ اس جگہ کے ایک غار سے توریت عصائے موسیٰؑ اور خاتم سلیمانؑ کو برآمد کریں گے۔ آپ کے وجود سے اہل کوفہ سب سے زیادہ خوش نصیب ہوں گے"، نیز فرمایا کہ، انھیں مہدیؑ کہیں گے کیونکہ وہ پوشیدہ اور مخفی چیزوں کی طرف رہبری فرمائیں گے یہاں تک کہ ایک ایسے شخص کو تلاش کرنے کا حکم دیں گے جسے لوگ مجرم نہ سمجھتے ہوں گے لیکن آپ اسے قتل کریں گے، حتیٰ کہ ایک شخص اپنے گھر میں کوئی بات کہے گا لیکن خائف ہوگا کہ دیوار اس کے خلاف شہادت دے گی۔

---

[1] - بشارۃ الاسلام ص ۲۲۴ [2] - بشارۃ الاسلام ص ۲۰۳۔

کے ضمن میں جو معتبر کتابوں میں نقل ہوئی ہیں حضرت مہدی علیہ السلام کے معجزات سے بحث کرتے ہیں اور اس نوعیت کے واقعات کو عنوان بنا کے داستان کی حلاوت و شیرینی کے لئے حضرتؑ کے معجزوں کو ایسے دلچسپ انداز میں پیش کرتے ہیں کہ سننے والا اور پڑھنے والا نہ صرف یہ کہ اکتاہٹ محسوس نہیں کرتا بلکہ مزید ذوق و شوق کے ساتھ ان کو سنتا اور پڑھتا ہے۔ اور اس کے دل میں حضرتؑ کی محبت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ ابن مہزیار اہوازی کے شوق زیارت کے بارے میں شیریں گفتگو کرتے ہیں جنھوں نے اسی اشتیاق میں حج کے بیس سفر کیے اور بالآخر اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے حضرتؑ کی ولادت باسعادت اور آپ کی مادر گرامی جناب نرجس خاتون کے حالات کے سلسلے میں روایت کو مرغوب انداز میں نقل کرتے اور بچپن ہی میں اپنے پدر بزرگوار کے زمانے میں سنگین مسائل کے جوابات دینے کی خبر دیتے ہیں۔

مخصوص زمانہ اور خاص برکتیں۔

حضرتؑ کے ظہور کا زمانہ چند خاص برکتوں کا حامل ہے، اور جیسا کہ ہمارے شہید بزرگوار نے فرمایا ہے، خدا نے زمانے کے اس حصے کو ان خصوصیات کے ساتھ ممتاز فرمایا ہے جن میں سے بعض کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔

حضرتؑ کے ظہور پر نور کی برکتوں میں سے ایک یہ ہے کہ انسانوں سے اخلاقی برائیاں اٹھالی جائیں گی کیوں کہ اس دور میں عقلیں ترقی یافتہ ہوں گی۔ اور امام محمد باقر علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق، جب ہمارے قائم ظاہر ہوں گے تو خدا اپنے بندوں کے سروں پر لطف و کرم کا

اٹھائیسویں حدیث۔ [۲۸] [۱]

علی ابن ابی حمزہ نے اپنے باپ سے اور انھوں نے امام جعفر صادق اور امام موسیٰ کاظم علیہما السلام سے روایت کی ہے کہ، آپ نے فرمایا "جب قائم علیہ السلام قیام فرمائیں گے تو ایسی تین چیزوں کا حکم دیں گے جن کا آپ سے قبل کسی نے حکم نہ دیا ہوگا۔ بوڑھے زناکار اور زکوٰۃ نہ دینے والے کو قتل کریں گے۔ اور اس بھائی کو جو عالم ذر میں بھائی تھا وراثت عطا کریں گے"۔

انتیسویں حدیث۔ [۲۹] [۲]

حمّاد نے ابی عبداللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا "اگر تم میں سے کوئی شخص قائم علیہ السلام کے قیام کی آرزو کرتا ہے تو اُسے تمنّا کرنا چاہیئے کہ عافیت کے ساتھ آپ کے ظہور کو دیکھے، کیونکہ خدا نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمت کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اور قائم علیہ السلام کو عذاب و عقوبت کے لئے معیّن فرمائے گا"۔

تیسویں حدیث [۳۰] [۳]

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ، "جب مہدی

---

[۱] اثبات الہداۃ ص۵۵۳ [۲] اثبات الہداۃ ص۲۳۹ [۳] بشارۃ الاسلام ص۲۸۳

علیہ السلام خروج کریں گے تو آپ کے سر پر ایک ابر کا ٹکڑا سایہ فگن ہوگا جس میں سے ایک منادی ندا دے گا کہ، یہ مہدیؑ خلیفۂ خدا ہیں ان کی پیروی کرو۔"

۳۱
اکتیسویں حدیث۔

بحار الانوار اور بشارۃ الاسلام میں عبداللہ ابن عطا سے منقول ہے کہ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ، جب مہدی علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو کس سیرت اور روش پر عمل فرمائیں گے؟۔ تو فرمایا، جس طرح پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمل فرمایا ہے۔ آپ سے قبل جو کچھ ہوگا اسے منہدم فرمائیں گے اور اسلام کو از سر نو زندہ فرمائیں گے۔"

۳۲
بتیسویں حدیث۔

اثبات الھداۃ میں سالم سے منقول ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے قرآن مجید کے چند کلمات کی معمول کے خلاف قرأت کی تو حضرتؑ نے فرمایا کہ اس قرأت کو چھوڑ دو اور تمام لوگوں کی طرح پڑھو، یہاں تک کہ حضرت قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں، جس وقت حضرت قیام فرمائیں گے تو قرآن کو اس کے حدود کے مطابق پڑھیں گے، اور اس قرآن کو سامنے لائیں گے جسے حضرت علی علیہ السلام نے جمع فرمایا تھا۔ پھر فرمایا کہ "حضرت علی علیہ السلام نے اسے لکھنے اور مکمل کرنے کے بعد پیش کیا اور فرمایا کہ، "یہ کتاب خدا ہے جس طریقے سے پیغمبرؐ پر نازل ہوئی ہے میں نے

اسے دو لوحوں کے درمیان سے جمع کیا ہے۔" اس کے بعد حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ، اب وہ یہی ہے جو ہمارے پاس ہے اور قرآن جامع ہے۔" الی آخرہ

۳۳
تینتیسویں حدیث

اثبات الہداۃ میں عبدالرحیم قصیر سے منقول ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا، "جس وقت ہمارے قائم قیام کریں گے تو ... زندہ ہوں گی تاکہ حضرت ان پر حد جاری کریں، اور ان سے حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا کا انتقام لیں" میں نے عرض کیا، میں آپ پر فدا ہو جاؤں، کس وجہ سے ان پر حد جاری فرمائیں گے؟۔ فرمایا، اس تہمت کی وجہ سے جو انھوں نے مادر جناب ابراہیم پر لگائی تھی" میں نے عرض کیا، کس مقصد سے اسے زمانۂ قائم علیہ السلام کے لئے ملتوی کیا گیا؟۔ فرمایا، "اس بنا پر کہ خدا نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اہل عالم کے لئے رحمت بنا کر بھیجا تھا، اور حضرت قائم علیہ السلام کو اہل دنیا کے لئے عقاب و انتقام کی حیثیت سے مبعوث فرمائے گا۔"

۳۴
چونتیسویں حدیث [1]

ابوبصیر سے منقول ہے کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ حضرت قائم علیہ السلام کے ساتھ کتنے افراد خروج کریں گے؟، لوگ

[1] اثبات الہداۃ ص۲۴۵۔

کہتے ہیں کہ ان کی تعداد اہل بدر کے مطابق تین سو تیرہ ۳۱۳ ہو گی۔ امامؑ نے فرمایا کہ "وہ بغیر طاقتور جماعت کے خروج نہیں کریں گے، اور وہ طاقتور افراد دس ہزار ۱۰۰۰۰ سے کم نہ ہوں گے۔"

پینتیسویں ۳۵ حدیث[۱]

ابن عمیر سے منقول ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ، امیر المومنین علیہ السلام نے کس وجہ سے ان لوگوں کو قتل نہیں کر دیا جو پہلی مرتبہ آپ سے جنگ کرنے آئے تھے؟۔ آپ نے فرمایا "قرآن کریم کی ایک آیت کی وجہ سے (یعنی اگر ایک دوسرے سے جدا ہوتے تو ہم ان میں سے کافروں کو دردناک عذاب میں مبتلا کرتے۔ سورۂ فتح آیت ۲۵ ع ۱)"۔ میں نے عرض کیا کہ اس آیت سے مراد کیا ہے؟۔ فرمایا، کچھ مومن افراد ہیں جو کافروں کے صُلبوں میں ہیں"۔ پس اسی طرح حضرت قائم علیہ السلام اس وقت تک ظاہر نہ ہوں گے جب تک خدا کی امانتیں باہر نہ آجائیں۔ جب یہ امانتیں باہر آجائیں گی تو آپ دشمنان خدا پر ظاہر ہو کے انھیں قتل کریں گے۔"

چھتیسویں ۳۶ حدیث[۲]

ابو بصیر سے منقول ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیۂ "یَوْمَ یَأْتِی

---

[۱] ۔ اثبات الہداۃ ص ۱۴۴ ۔ [۲] ۔ اثبات الہداۃ ص ۲۱۵ ۔

بَعْضُ اٰیاتِ رَبِّکَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُہَا لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ کَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِہَا خَیْرًا۔" (یعنی جس روز تمہارے پروردگار کی بعض آیتیں اور نشانیاں آجائیں گی تو کسی ایسے شخص کا ایمان اسے نفع نہ پہنچائے گا جو پہلے سے ایمان نہ لاچکا ہو یا اپنے ایمان کی حالت میں کوئی عمل خیر نہ بجالایا ہو۔ سورۂ انعام آیت ۱۵۹) کے بارے میں فرمایا، "اس سے مراد حضرت قائم علیہ السلام کے خروج کا دن ہے۔" پھر فرمایا "اے ابوبصیر! خوشحال قائم کے شیعوں اور آپ کی غیبت کے عالم میں آپ کے ظہور کا انتظار کرنے والوں، اور ظہور کے وقت آپ کی فرمانبرداری کرنے والوں کا، وہ لوگ خدا کے دوست ہیں جنھیں کوئی خوف ہے نہ حزن۔"

۳۷
سینتیسویں حدیث[۱]

ابوبصیر نقل کرتے ہیں کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا، "صاحب الامرؑ کے اندر ایک سنت حضرت موسیٰؑ کی، ایک سنت حضرت عیسیٰؑ کی، ایک سنت حضرت یوسفؑ کی، اور ایک سنت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے۔ حضرت موسیٰؑ کی سنت خوف اور انتظار، حضرت عیسیٰؑ کی سنت موت اور ولادت میں اختلاف، حضرت یوسفؑ کی سنت قید اور غیبت اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت آنحضرتؐ کی روش اور سیرت پر قیام، اور آنحضرتؐ کے آثار کا بیان ہے۔ اس کے بعد آپ آٹھ ماہ تک

۱۔ اثبات الہداۃ ص ۲۰۳۔

اپنی تلوار اپنے دوش مبارک پر رکھیں گے اور دشمنان خدا کو قتل کرینگے یہاں تک کہ خدا راضی ہو جائے"۔ میں نے عرض کیا، آپ کو کیوں کر معلوم ہوگا کہ خدا راضی ہو گیا؟۔ آپ نے فرمایا، کہ" آپ کے دل میں رحم کا جذبہ پیدا ہو جائے گا"۔

۳۸
اڑتیسویں حدیث[1]

ابو حمزہ امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا، "خوشحال اس کا جو ہمارے اہلبیتؑ کے قائمؑ کا زمانہ دیکھے، ان کے قیام سے قبل ان کی غیبت میں انھیں امام جانے، ان کے دوستوں سے دوستی اور ان کے دشمنوں سے دشمنی اختیار کرے۔ وہ میرے رفیقوں اور دوستداروں میں سے ہے؛ اور قیامت کے روز میرے نزدیک ساری امت میں سب سے زیادہ عزیز ہو گا"۔

۳۹
اُنتالیسویں حدیث[2]

ابو خالد سے منقول ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے آیۂ مبارکہ "فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَمَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللهُ جَمِيعًا" (یعنی خیرات میں سبقت کرو، تم جہاں بھی ہو گے خدا تم سب کو حاضر کرے گا)

۱۔ اثبات الہداۃ ص ۳۸۹۔ ۲۔ اثبات الہداۃ ص ۳۷۲۔

کی تفسیر میں فرمایا کہ "خیرات سے مراد ولایت ہے، اور مراد ان لوگوں سے کہ جہاں بھی ہوں حاضر ہوں گے وہ تین سو تیرہ اصحاب قائم علیہ السلام ہیں اور وہی امت معدود ہیں۔ قسم خدا کی وہ نصل خریف کے ابر کے ٹکڑوں کی طرح ایک ساعت میں یکجا ہو جائیں گے۔"

۴۰ چالیسویں حدیث [۱]

ایک حدیث میں صالح بن سہل سے منقول ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا، "امام حسین علیہ السلام حضرت قائم علیہ السلام کی آخری عمر میں زندہ ہوں گے،

اس کے بعد حضرت قائم علیہ السلام دنیا سے رحلت فرمائیں گے، اور امام حسین علیہ السلام انھیں غسل دیں گے۔"

تمام شد۔

[۱] ۔ بحار الانوار جلد، بحوالۂ اثبات الھداۃ ص۱۰۲

آگاہی

کتاب الملاحم والفتن میں سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ نے کتاب الفتن سے ابن مسعود کی یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جس وقت ماہ رمضان میں صیحہ پیدا ہو تو ماہِ شوال میں ایک آواز پیدا ہوگی ماہ ذیقعدہ میں قبیلے ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں گے، اور حرکت میں آئیں گے، ماہ ذالحجہ میں خونریزی ہوگی، اور ماہ محرم الحرام میں تو افسوس ہے افسوس ہے کہ شدید قتل و خونریزی ہوگی۔ لوگوں نے عرض کیا، اے خدا کے رسولؐ! صیحہ کیا چیز ہے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا، ایک بہت سخت آواز ہے جو نصف ماہ رمضان میں جمعے کے روز ظہر کے وقت پیدا ہوگی، یہ وہ ماہ رمضان ہوگا جس کی پہلی تاریخ بھی جمعہ ہوگا۔ آواز اتنی شدید ہوگی کہ سوتے ہوئے لوگوں کو جگا دے گی، جو شخص کھڑا ہوگا وہ بیٹھ جائے گا، جو باعفّت عورتیں گھروں میں پردہ نشین ہوں گی وہ ہول اور دہشت کی وجہ سے باہر نکل پڑیں گی۔ شب جمعہ میں جس سال زلزلوں کی کثرت اور سردی کی شدّت ہوگی، جب ماہ رمضان ایسے ہی ایک سال میں واقع ہو تو نماز صبح ادا کرنے کے بعد نصف ماہ رمضان کو بروز جمعہ اپنے اپنے گھروں میں داخل ہو جانا، دروازوں کو بھیڑ لینا، کھڑکیوں کو مضبوطی سے بند کر لینا، اپنے جسموں کو سمیٹ لینا، اور اپنے کانوں کو بند کر لینا۔ جس وقت اس شدید آواز کو محسوس کرو تو سجدے میں گر جانا اور اسی حالت سجدہ میں پڑھنا، سُبحَانَ القُدّوسِ سُبحَانَ القُدّوسِ رَبّنَا۔ پس جو شخص اس ہدایت پر

عمل کرے گا وہ نجات حاصل کرے گا۔ اور جو شخص گھر میں داخل نہ ہوگا۔ اور مذکورہ عملیات کو بجا نہ لائے گا وہ ہلاک ہو جائے گا۔"

توضیح

یہ گمان نہ ہو کہ یہ حادثہ اسی ماہ رمضان میں ہوگا، کیوں کہ ایسا ماہ رمضان جس کی پہلی اور درمیانی تاریخ میں روز جمعہ ہو بارہا آسکتا ہے یہ امر کسی ایک ماہ رمضان پر منحصر نہیں ہے کیوں کہ ایسے ماہ رمضان جن کی پہلی اور درمیانی تاریخ جمعہ ہو مکرر آچکے ہیں اور آتے رہیں گے۔ اب اس کا علم تو خدا ہی کو ہے کہ وہ کون سا ماہ رمضان ہوگا۔

نام کتاب :- امام قائم - العلائم۔
ترجمہ :- الحاج مولانا سید محمد باقر صاحب قبلہ جوراسی۔
ناشر :- ادارۂ اصلاح، مرتضیٰ حسین روڈ۔ لکھنؤ ۳۔
مطبوعہ :- نظامی پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ ۳۔
کاتب :- مقیم احمد ندوی
صفحات :- ۲۰۸
قیمت :- ۳۰ روپئے

بار اول :- جنوری ۱۹۹۵ء

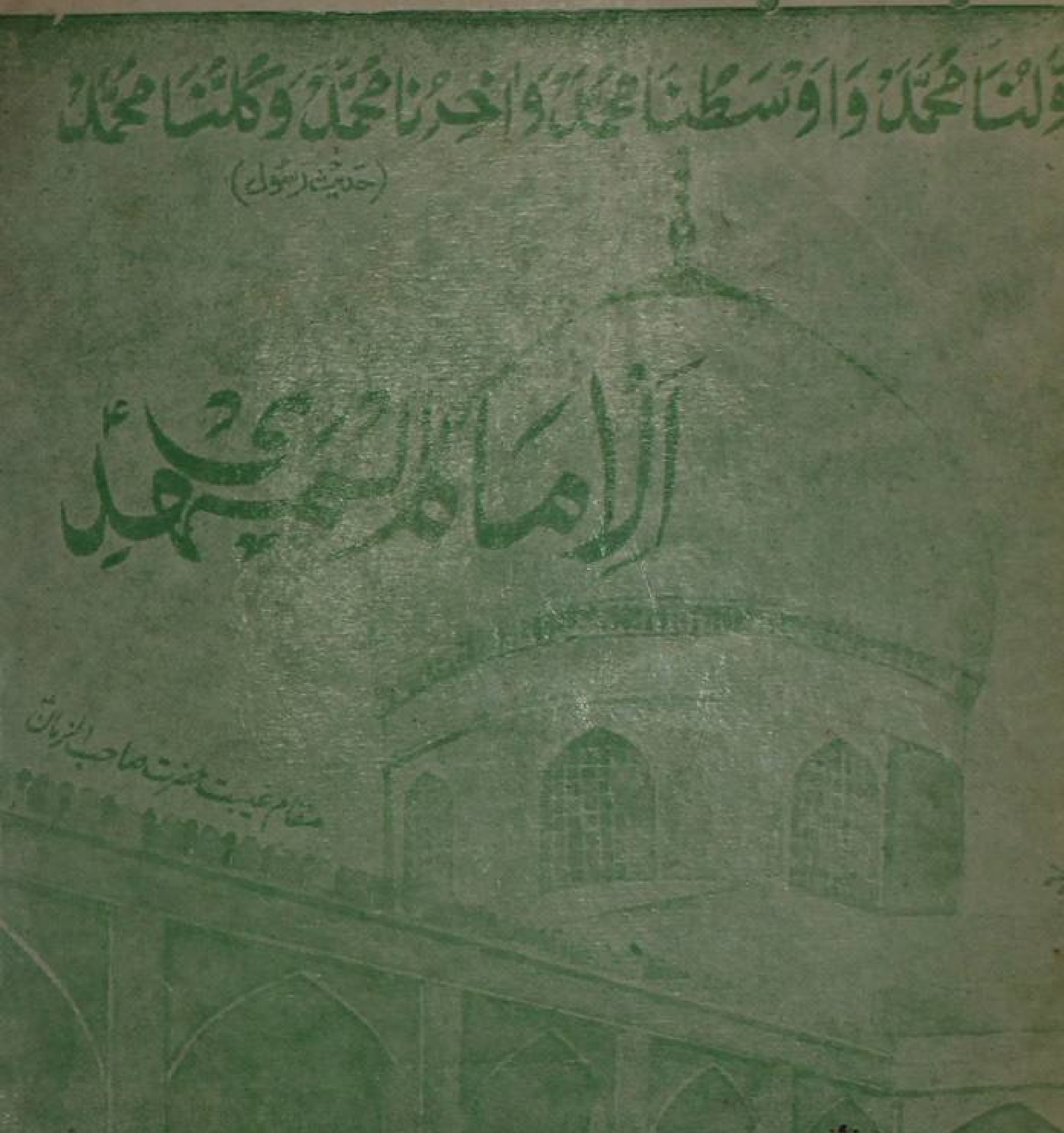
اولنا محمد و اوسطنا محمد و آخرنا محمد و کلنا محمد
(حدیث رسول)
الامام المہدی
مقام غیبت حضرت صاحب الزمان

Rs. 30-00

ہاتھ رکھے گا (یعنی اپنے بندوں پر ایک خاص رحمت کی نظر فرمائے گا) اور ان کی عقلیں کامل ہو جائیں گی۔[1] مطلب یہ کہ بندہ جب دنیا کی فنا کو پیش نظر رکھے گا۔ آخرت کی بقا کی جانب متوجہ ہوگا، دنیاوی زیب و زینت، شان و شوکت اور خواہش نفس کے موہوم اور اعتباری ہونے کو سمجھ لے گا۔ اور آخرت کی حقیقت پر یقین کر لے گا تو اس مادی زرق و برق زندگی سے کیوں کر دل لگائے گا چنانچہ حضرت حجتؑ کے ظہور کی برکت سے جب خدا عقلوں کو کامل کر دے گا تو اخلاقی مفاسد اور پستیاں خود ہی جڑوں سے اکھڑ جائیں گی، اور پھر حقد و حسد، کینوں، اور عداوتوں کی کوئی گنجائش نہ ہوگی۔ بے جا عداوتوں کی جگہ اسلامی اخوت اور ایمانی برادری لے لیگی، اور بے بنیاد و بیہودہ دار و گیر اور محاذ آرائی کے مواقع اور مقامات پر باہمی اتحاد و ہمدردی، اخلاص و فداکاری، اور انس و محبت کا دور دورہ ہوگا۔

پرہیزگاروں پر الٰہی برکتوں کی بارش۔

اس میں کچھ شرطیں بھی ہیں چنانچہ آیۂ مبارکہ "اور اہل قریہ اشخاص ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان اور زمین سے برکتوں کے دروازے کھول دیتے"۔[2]

---

[1] اصل حدیث اور اس کی تشریح شہید آیۃ اللہ دستغیبؒ کی کتاب ۸۲۔ پرسش طبع چہارم کے آخر میں موجود ہے۔

[2] ولو انّ اھل القریٰ اٰمنوا واتقوا لفتحنا علیھم برکات من السّمآء والارض۔ سورۂ اعراف ع۷ آیت ۹۶۔

کے مطابق ان لوگوں کے لئے ایسی غیر معمولی وسعت اور فراخی فراہم فرمائے گا جیسی اس روز تک کبھی کرۂ زمین پر پیدا نہ ہوئی ہوگی۔

اسی جگہ سے ہم بہت سی روایتوں کے مفہوم تک پہونچتے ہیں جنہیں ارشاد ہے کہ زمین اپنے تمام خزانے اگل دے گی اور زمین کا کوئی گوشہ سر سبزی اور کاشت وزراعت سے خالی نہ رہے گا۔ لوگ اس زمانے میں زیادہ سے زیادہ قوتوں اور خداداد طاقت سے بہرہ مند ہونگے آنکھیں اور کان بہت حساس ہو جائیں گے، لوگ ہاتھوں سے پہاڑوں کی چٹانیں اکھاڑ لیں گے، اور اسی طرح کے دیگر امور۔ چوں کہ یہ لوگ انفرادی اور اجتماعی تقویٰ کی بخوبی رعایت کریں گے لہٰذا خدا بھی ان پر انفرادی اور اجتماعی برکتیں نازل فرمائے گا۔ خصوصیت کے ساتھ قناعت کی برکت سے پھر کبھی حرص وہوس میں مبتلا نہ ہوں گے، اور جو کچھ خدا نے ان کے لئے چاہا ہوگا اسی پر راضی اور مطمئن ہوں گے لہٰذا ان کی زندگیاں خوشی اور مسرت کے ساتھ گزریں گی۔

زمانۂ ظہور تک پہونچنے کی آرزو۔

اب ہم ایسے دور تک پہونچنے کے لئے بزرگوں اور خدا کے نیک بندوں کی آرزو پر توجہ کرتے ہیں۔ ایسا دور سعادت جس میں ہر طرف امام علیہ السلام کا نور چمک رہا ہوگا، اور آپ کی ذات اقدس اور آپکی ولایت کے آثار نے سارے عالم کا احاطہ کرلیا ہوگا۔ "اللّٰھم انّا نرغب الیک فی دولۃ کریمۃ تعزّ بھا الاسلام واھلہ وتذلّ بھا النفاق واھلہ"، یعنی خداوندا! ہم تیری بارگاہ میں اس دولت وحکومت

کے لئے رغبت کا اظہار کرتے ہیں جس کی برکت سے تو اسلام اور مسلمین کو باعزت قرار دے گا اور نفاق اور منافقین کو ذلیل کرے گا۔ خداوندا! ہم موعود آسمانی اور منتقم حقیقی حضرت مہدی علیہ السلام کے زمانۂ ظہور تک پہونچنے کی تمنا رکھتے ہیں۔

درحقیقت کیا خوب فرمایا ہے شہید محراب ؒ نے کہ "ان حضرت عج کا انتظار کرنے والوں کے لئے کس قدر خوش آیند اور لذت بخش ہوگا وہ وقت جب خدا کی طرف سے ایک منادی اور صیحۂ آسمانی اعلان کرے گا کہ یہ امام حسن عسکری علیہ السلام کے فرزند حضرت مہدی علیہ السلام ہیں۔ اور کس قدر سرور و نشاط حاصل ہوگا ان لوگوں کو جو ایسی مسرت بخش آواز سننے کی تمنا رکھتے ہیں۔ بے سبب نہیں ہے یہ بات کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نالۂ شوق بلند فرماتے ہیں، آپ کے ظہور میں تعجیل کے لئے دعا کرتے ہیں، اور ہمیں سبق دیتے ہیں کہ حضرت عج کے جلد قیام اور ظہور کے لئے دعا کرنا ضروری سمجھو اور یہ نہ کہو کہ "المقدر کائن"، جو کچھ خدا نے مقرر فرما دیا ہے وہی ہوگا کیوں کہ زیادہ امکان اسی بات کا ہے کہ خدائے تعالیٰ مومنین کی دعا اور مشتاق لوگوں کے نالۂ و فریاد کی برکت سے آپ کے ظہور و فرج کو زیادہ نزدیک کردے گا۔

ایک مختصر لیکن عظیم کتاب۔

محترم ناظرین! یہاں تک میرا ساتھ دینے کے بعد آپ خود ہی انصاف کریں کہ اس کتاب کی جو مختصر تحلیل و وضاحت آپ نے ملاحظہ فرمائی ہے، اس کے مطابق اس کے چھوٹے سے حجم کے اندر کس قدر جاذب نظر اور

بلیغ مطالب پوشیدہ ہیں۔ حق یہ ہے کہ یہ ایک ایسی عظیم کتاب ہے جو دلوں میں امام مہدی علیہ السلام کے نورولایت کی شمع روشن کرتی ہے۔

مؤلف مرحوم کی روح شاد ہوگی کہ خدا نے ان کی عمر میں کیسی برکت عطا فرمائی تھی کہ جو باتیں انھوں نے تقریباً تینتیس ۳۳ سال قبل کہی تھیں آج ان سے لوگ اس طرح فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اور ان کے عمل میں کس قدر اخلاص پوشیدہ تھا کہ خدا نے ان کی تقریروں اور تحریروں میں اس قدر تاثیر ودیعت فرمائی ہے؟۔

آپ جو کچھ ملاحظہ فرما رہے ہیں یہ ان بزرگوار کی چند تقریریں ہیں جو آٹھ عنوانوں کے تحت جمع کی گئی ہیں، درحالیکہ انھوں نے حضرت مہدی علیہ السلامؑ کے بارے میں جس قدر فرمایا ہے یہ اس کا دسواں حصہ بھی نہیں ہے۔ کاش کہ ان کے رفقاء اس طرف متوجہ رہے ہوتے کہ ان کے دہان مبارک سے جو موتی برس رہے تھے انھیں جمع کر لیتے اور محفوظ رکھتے تاکہ آنے والی نسلیں اس قیمتی خزانے سے فیضیاب ہوتیں۔

جمہوری اسلامی انقلاب مہدیؑ کا راستہ بناتا ہے۔

گفتگو کافی طول کھینچ گئی لیکن ایک ضروری بات اور کہنا ہے کہ، چند روز قبل ایک شخص نے مجھ سے پوچھا کہ آیا ہمارے یہاں متعدد روایتوں میں یہ نہیں بتایا گیا ہے کہ حضرت حجت عجل اللہ فرجہ اس وقت ظہور فرمائیں گے جب زمین ظلم وجور سے بھر جائے گی؟۔ میں نے کہا، کیوں نہیں لیکن میں نے اسے اس کی مہلت نہیں دی کہ اپنے سوال کا آخری حصہ بھی پیش کرے، کیوں کہ یہ سوال انقلاب اسلامی کی کامیابی سے پہلے بھی ان

زبانوں پر آتا رہا ہے جن کے متعلق معلوم تھا کہ انھیں کہاں سے تقویت مل رہی ہے۔ جو لوگ اندھے پن کے شکار ہیں اور اس چیز کے لئے تیار نہیں ہیں کہ اپنا ہاتھ کسی صاحب نظر کے ہاتھ میں دے دیں تاکہ وہ انھیں صحیح راستے پر لے چلے وہ خود اپنے کو دوسروں سے زیادہ بینائی کا مالک سمجھتے ہیں۔

جیسا کہا جاتا ہے کہ امام زمانہؑ اسی وقت ظہور فرمائیں گے جب زمین ظلم و جور سے بھر جائے گی تاکہ آپ عدل و انصاف کو قائم فرمائیں۔ تو کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم ہاتھ پر ہاتھ رکھ کے بیٹھ جائیں اور ظالموں اور مجرموں کے مظالم و جرائم کا تماشا دیکھتے رہیں؟ درحالیکہ آیت اللہ دستغیب شہیدؒ کے ارشاد کے مطابق جمہوری اسلامی حکومت مہدی علیہ السلامؑ کے لئے زمین ہموار کرتا ہے۔

کیا ہم ظلم کو عالمگیر ہونے کے لئے چھوڑ دیں۔

یا اس جاہل کے قول کے مطابق حالات کو مزید ابتر بنا دینا چاہیئے تاکہ حضرتؑ جلد سے جلد تشریف لے آئیں؟ پھر تم مذہب کی حمایت کے نام پر گمراہوں اور مخالفین کی جماعت سے کیوں مناظرہ اور مقابلہ کرتے رہے ہو؟ چھوڑ دو کہ گمراہ فرقہ اور گروہ خود بھی گمراہ رہے اور دوسروں کو بھی گمراہی کی طرف کھینچ کے لے جائے اور کام کو خراب سے خراب تر کر دے تاکہ شاید حضرتؑ جلد سے جلد آجائیں۔

کیا ہماری ذمہ داری یہی ہے کہ ہم ظلم کو عالمگیر ہونے دیں تاکہ امام زمانہؑ جلد ظہور فرمائیں؟

ہر شخص کا فریضہ محفوظ ہے۔

آیا زمانۂ غیبت میں حضرتؑ کے ظہور کی آمادگی کے لئے امر بالمعروف اور

نہی عن المنکر کو ترک کر دینا چاہیئے؟ اور ہمارا فریضہ یہ ہے کہ اس دور میں حالت کو اور بدتر بنا دیں؟۔

یا الٰہی فرائض و تکالیف اپنی جگہ پر قائم اور محفوظ ہیں اور آج بھی ہر شخص پابند ہے کہ اپنی شرعی ذمہ داری پر عمل کرے اور انتظار ظہور کے بہانے سے اپنے کو اکثر تکلیفوں سے سبکدوش قرار نہ دے؟۔ بلکہ انفرادی فرائض انجام دینے کے علاوہ یہ فرض بھی عاید ہوتا ہے کہ دوسروں کے تعاون سے اسلامی حکومت قائم کر کے اسلامی عدل کا نمونہ قایم کیا جائے، اور اس عمل سے دوسروں کے سامنے ایک مثالی کردار پیش کیا جائے۔ تم آخر ایک مثبت انداز فکر سے اپنے وظیفے اور فریضے کی تعیین کیوں نہیں کرتے؟۔

ہم عالمی عدل کا ایک چھوٹا نمونہ بنائیں۔

کسی شخص نے یہ دعویٰ نہیں کیا ہے کہ جمہوری اسلامی حکومت نے صد فی صد عدل الٰہی کو نافذ کر دیا ہے یا کر سکتی ہے، لیکن اس کا دعویٰ کیا جا سکتا ہے کہ ظاہری طور پر جہاں تک ممکن ہے صحیح طریقے سے اسلامی احکام کو آگے بڑھا کے دیگر ممالک کے لیے ایک نمونہ اور مثال ضرور قائم کی ہے اور انھیں زمانے کے موجودہ حالات و کیفیات میں ان کی حقانیت اور ان کے لایق اجرا ہونے سے آشنا کر دیا ہے، تاکہ دنیا کے لوگ خود ہی شوق کے ساتھ عالمی مصلح کی جانب رخ کریں اور جان و دل سے اس کی اطاعت و پیروی کے لیے اپنی گردنیں جھکا دیں۔

طاقت کی منطق طاغوتیوں کیلئے ہے۔

ان لوگوں کا اشتباہ یہ ہے کہ ان کے خیال میں حضرت مہدی علیہ السلام عج طاقت

کے ذریعے دنیا والوں پر مسلط ہوں گے۔ حالاں کہ ایسا نہیں ہے بلکہ دنیا والے عقلمند ہو جائیں گے اور وہ خود ہی سمجھ لیں گے کہ ان پر امام مہدی علیہ السلامؑ کی عادلانہ حکومت ہر حکومت سے بہتر ہے لہذا بہ رضا و رغبت حضرتؑ کے پرچم کے نیچے جمع ہو جائیں گے، اور آپ صرف سرکشوں، طاغوتوں اور ان کے مددگاروں کو جو اسلام اور مسلمانوں کی راہ کے کانٹے بنے ہوئے ہیں اور کسی پند و نصیحت سے انسانی جماعت کی رفاقت و ہم کاری کے لئے تیار نہیں ہیں راستے سے ہٹا دیں گے۔

بغیر ظہور حضرت مہدیؑ کے عالمی عدل قائم نہ ہوگا۔

ہم جانتے ہیں کہ عالمی عدل بغیر حضرت حجتؑ کے ظہور کے قائم نہ ہوگا، اور کسی شخص نے ایسا دعویٰ بھی نہیں کیا ہے کہ وہ دنیا میں عدل اسلامی کی حکومت قائم کر سکتا ہے۔ جو کچھ ہمارے بس میں ہے وہ یہ ہے کہ ہم قرآنی احکام کو آگے بڑھانے کی کوشش کریں اور آریامہر اور اس کے حکام کے اس قدر نمک خوار نہ بنیں۔ لیکن سوا اس کے ہم کو دلوں پر کوئی تسلط حاصل نہیں ہے کہ انھیں حتمی طور سے نور ایمان سے روشن کر دیں، یا ہر گوشے اور کنارے اور خلوت و جلوت میں ظالموں کے ظلم و ستم کی روک تھام کر سکیں۔

ظہور حضرت میں حایل نہیں۔

اس قسم کے افراد خاطر جمع رکھیں کہ جمہوری اسلامی ظہور حضرت مہدی علیہ السلامؑ کی مزاحمت نہیں کرتا بلکہ اس کا پیش خیمہ اور اس کے لئے زمین ہموار کرنے والا ہے۔ کیا ہم اس پر قادر ہو سکتے ہیں کہ اس مدت میں اپنے ملک کے

اندر عدل قائم کردیں جس کے باعث تاخیرِ ظہور پر ان حضرات کے دل جل رہے ہیں؟ ان چند برسوں کے اندر کتنے ناحق خون بہائے گئے جن میں اس کتاب اور دیگر تقریباً چالیس کتابوں کے مؤلف شہید محترمؒ کا خون بھی شامل ہے۔ منافقین یا بعض کفار کے ہاتھوں مختلف مقامات اور محاذوں پر ہزاروں لاکھوں مومنین شہید ہوئے۔ جنگ کے علاقوں میں ہزاروں مکانات زمین دوز ہو گئے اور لاکھوں اشخاص اطراف و جوانب میں آوارہ وطن ہوئے۔

آیا اب بھی ہم ظالموں کے ظلم میں گرفتار نہیں ہیں جس سے یہ حضرات خائف ہیں کہ یہ جمہوریہ حضرتؑ کے ظہور میں حارج ہے؟۔ ہم پر امریکا کا ظلم بڑھ گیا اور روس کا ظلم افغانستان پر، اور دونوں کا ظلم عراق پر، اور ساری دنیا پر چھائے ہوئے ظالموں کا ظلم تمام اہل عالم پر۔

ہمارے ملک کے اندر بھی بعض قاضیوں اور عاملوں کے ہاتھوں عمداً یا سہواً، جانتے ہوئے یا ناواقفیت کی وجہ سے کیسے کیسے مظالم کا اجراء ہوا اور آج بھی ہوتا ہے۔

محمد سید ہاشم دستغیب۔

(۱)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت مہدی عجل اللہ فرجہ کے بارے میں ہزاروں روایتیں۔

دینی موضوعات میں کمتر ہی کوئی ایسا موضوع ہو گا جو حضرت حجۃ بن الحسن عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے وجود اور ظہور کے اثبات کی طرح پر زور انداز میں پیش کیا گیا ہو گا اور اس کے بارے میں اتنی روایتیں نقل کی گئی ہوں گی۔ شیعہ طریقہ کے مطابق مختلف ذریعوں سے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ایک ہزار سے زیادہ حدیثیں منقول ہیں، اور ان سے زیادہ تعداد میں سنّی طریقے سے مروی ہیں، یہاں تک کہ بعض علمائے عامّہ نے اس بارے میں متعدد کتابیں بھی لکھی ہیں۔ منجملہ ان کے محمد ابن طلحہ شافعی نے آخر الزماں اور امام عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کے اخبار میں کتاب "البیان" اسی طرح ابن صبّاغ مالکی نے کتاب "فصول المہمّہ" اور دیگر علماء نے "تذکرۃ الائمہ" وغیرہ لکھی ہیں اور کافی روایتیں نقل کی ہیں جن میں سے بعض کی طرف اشارہ کیا جا رہا ہے۔

امام مہدیؑ کی آمد یقینی ہے۔

ایک خاص روایت جسے اکثر مؤلفین عامّہ نے نقل کیا ہے یہ ہے کہ پیغمبر

اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اگر دنیا کی عمر میں صرف اک دن باقی رہ گیا ہو تو حتمی طور سے خداوند عالم اسے طولانی فرما دے گا تاکہ میری اولاد میں سے ایک فرزند ظاہر ہو جس کا نام میرا نام ہے اور وہ زمین کو عدل و داد سے بھر دے گا جب کہ وہ ظلم و جور سے بھر چکی ہوگی۔[1]

حضرت عیسیٰؑ کا حضرت مہدیؑ کے پیچھے نماز پڑھنا۔

دوسری حدیث میں جو عامہ کے نزدیک بھی معتبر ہے فرمایا، اے مسلمانو! تمہارا کیا عالم ہوگا اس وقت جب عیسیٰ ابن مریم تمہارے درمیان ہوں گے در حالیکہ تمہارا امام تمہارے درمیان موجود ہے؟[2]

ظہور حضرت مہدی علیہ السلام کے دور میں منجملہ ان مطالب کے جو قطعی حیثیت رکھتے ہیں آسمانوں سے حضرت مسیحؑ کا نزول ہے جو حضرتؑ کی رکاب میں حاضر ہوں گے اور آپ کے پیچھے نماز ادا کریں گے۔

مروی ہے کہ اس صورت حال کے بعد بہت سے نصاریٰ مسلمان ہو جائینگے کیوں کہ وہ اپنے پیغمبر کو مسلمانوں کے امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھیں گے۔

امام حسین علیہ السلام کے نویں فرزند مہدیؑ ہیں۔

منجملہ ان روایات کے جو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

---

[1] لو لم یبق من الدھر الا یوم واحد لطول اللہ ذالک الیوم حتی یخرج رجل من ولدی اسمہ اسمی یملاء الارض قسطاً و عدلا بعد ما ملئت ظلماً و جوراً۔ (یہی مضمون بحار جلد ۱۳ اور کشف الغمہ وغیرہ میں ہے۔)

[2] کیف انتم و عیسی بن مریم فیکم و امامکم بینکم، (متعلقہ کتابوں میں متعدد مدارک)۔

حضرتؑ کے بارے میں منقول ہیں ایک روایت یہ بھی کہ مہدیؑ اولاد حسینؑ میں سے ہیں۔ اور دوسری روایت میں تصریح فرماتے ہیں کہ حسینؑ کی نسل میں نویں فرزند ہیں۔ ان کے لئے دو غیبتیں ہیں۔ غیبت صغریٰ اور غیبت کبریٰ غیبت کبریٰ کے زمانے میں زمین ظلم و جور سے بھر جائیگی۔ جب ان کا ظہور ہوگا تو ایک ابران کے سر پر سایہ افگن ہوگا اور ندا کرے گا کہ "یہ ہیں مہدی موعود" اور اب روئے زمین پر سوا مومن اور صاحب تقویٰ کے دوسرا کوئی شخص نہیں رہے گا۔

انتہائی ظلم و جور کے بعد قیام عدل۔

حضرتؑ سے متعلق روایتوں میں جس نکتے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے وہ حضرتؑ کے توسط سے عالمگیر عدالت کا قیام ہے جب کہ سارے عالم پر جور و ستم کا تسلّط ہو چکا ہوگا۔

ارشاد ہے کہ ان حضرتؑ کے زمانے میں ایک حسین و جمیل عورت اپنے جواہرات کا صندوقچہ لے کر تنہا شام سے بغداد تک سفر کرے گی اور کوئی شخص اس کی یا اس کے جواہرات کی طرف نظر بھی نہیں اٹھائے گا۔ عدل کو اس طرح سے عام کیا جائے گا کہ چوری یا غیر عورت کو بُری نگاہ سے دیکھنا لوگوں کے درمیان سے ناپید ہو جائے گا اور سارے انسان عادل ہو جائیں گے۔ اس بارے میں ایک عمدہ تعبیر یہ ہے کہ جیسا کہتے ہیں بھیڑیے اور بھیڑیں ایک ساتھ زندگی بسر کریں گے۔

گمراہ فرقہ اور عالمی عدل۔

وہ جھوٹے لوگ جنھوں نے امام زمانہ ہونے کا دعویٰ کیا اور وہ سادہ لوح

افراد جو ان کے غلط دعووں کے فریب میں آگئے آج ذلیل ورسوا ہو چکے ہیں۔ جن اشخاص کے اس بیہودہ دعوے کے بعد دو بین الاقوامی اور عظیم جنگیں واقع ہوئیں جن میں لاکھوں افراد بے بسی کی موت مارے گئے، لاکھوں اشخاص اپنے جسمانی اعضاء سے محروم ہو گئے، کتنے ہی لوگ آوارہ وطن ہوئے، کتنا ہی مال و متاع ضایع اور برباد ہوا، کتنی ہی عزتوں اور عفتوں کی ہتک حرمت ہوئی، اور خلاصہ یہ کہ مظالم اور جرائم میں روز بروز اضافہ ہی ہوتا رہا، کیا یہ حقایق ان دروغ گو دعویداروں کی رسوائی کے لئے کافی نہیں ہیں؟

امام زمانہؑ نے جن کے بارے میں اکثر و بیشتر روایات کے اندر ایک عدل قائم کرنے اور ظلم کو دفع کرنے والی ہستی کی حیثیت سے ذکر ہوا ہے ابھی ظہور نہیں فرمایا ہے۔

وجود مہدی کے شواہد بے شمار ہیں۔

اصل غرض امام عصر علیہ السلام کا وجود ثابت کرنے کا مسئلہ ہے۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا، علمائے اہلسنت نے جو کتابیں اس موضوع پر لکھی ہیں وہی بہت ہیں، جیسے "فصول المہمہ" اور "تذکرۃ الائمہ" وغیرہ۔ ان کتابوں میں حضرتؑ کے وجود، حضرتؑ کے معجزات، اور جو لوگ حضرتؑ کی خدمت میں مشرف ہوئے ہیں ان کے بارے میں تحریر کیا گیا ہے۔ علاوہ اس کے حضرتؑ کے روز ولادت سے اب تک کثیر تعداد میں لوگ آپ کی خدمت میں مشرف ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں، اور وہ بھی مقدس اردبیلیؒ، اور سید بحر العلومؒ وغیرہ جیسی اہم شخصیتیں جو اپنے زمانے کے انتہائی زاہد و عادل اور متقی و پرہیز گار بزرگوں میں سے تھیں۔ اس سلسلے میں جتنا کتابوں کے اندر موجود ہے وہ

دریا کے مقابلے میں ایک قطرے اور مشتے نمونہ از خروارے سے بھی کم ہے۔

یہ خدا ہی جانتا ہے کہ دنیا کے گوشوں اور کناروں میں کتنے لوگ ایسے ہیں جو آپ کی خدمت میں مشرف اور آپ کی زیارت سے فائز ہوتے ہیں۔

حضرت مہدیؑ کے ہاتھوں اسماعیل ہرقلی کی شفا۔

گفتگو میں دلچسپی قائم رکھنے کے لئے اسماعیل ہرقلی کی داستان پیش کر رہا ہوں۔ صاحب کتاب "کشف الغمہ" اور دیگر حضرات نے بھی اس واقعے کو نقل کیا ہے جو سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ کے زمانے میں پیش آیا تھا۔

اسماعیل ابن حسن ہرقلی سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ کی خدمت میں اس حالت میں پہونچے کہ ان کی ران میں ناسور کا مرض پیدا ہو گیا تھا۔ زخم بہت سخت تھا، موسم بہار میں پھٹ جاتا تھا، اس سے خون اور پیپ جاری رہتا تھا اور وہ درد اور بے چینی کے عالم میں موت کی تمنا کرتے تھے۔ سید ابن طاؤسؒ نے حِلّے کے اطبّاء کو جمع کیا، لیکن سب نے کہا کہ یہ بیماری لاعلاج ہے، اور چوں کہ رگ اکحل کے اوپر ہے لہٰذا اگر اس کا علاج کیا جائے تو پانوں کو کاٹنا پڑے گا، اور اگر پانوں کاٹا گیا تو بیمار مر جائے گا۔

سید ابن طاؤس نے ان سے فرمایا کہ میں بغداد جانے کا قصد رکھتا ہوں اور چاہتا ہوں کہ تمہیں بھی ساتھ لیتا جاؤں، وہاں حاذق اطباء موجود ہیں، شاید خدا تمہارے علاج کی کوئی سبیل پیدا کر دے چنانچہ بغداد میں بھی اطباء کو جمع کیا، لیکن انھوں نے بھی یہی کہا کہ اس پھوڑے کا علاج ممکن نہیں ہے۔ اس جواب سے سید بہت افسردہ خاطر ہوئے۔ اسماعیل نے کہا کہ سید صاحب! اب مجھے اجازت دیجئے کہ سامرے

کا سفر اختیار کروں اور وہاں (حضرت امام علی نقی علیہ السلام، حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام، حلیمہ خاتون اور نرجس خاتون علیہم السلام کے) قبور مطہرہ کی زیارت سے مشرّف ہوں۔

اسماعیل سامرہ پہونچے اور حرم اقدس کی زیارت سے مشرف ہونے کے بعد امام زمانہ علیہ السلام کے ذاتی مکان سرداب مقدس میں جا کے نماز اور زیارت بجالائے۔

وہ خود ہی بیان کرتے ہیں کہ دوسرے روز صبح کو میں نے اپنے دل میں کہا کہ پہلے نہر کے کنارے جا کے اپنا جسم صاف کر دوں، خون اور پیپ کو دھو کے طہارت کروں، اور غسل زیارت کر کے حرم مطہّر میں حاضری دوں، شاید خدا مجھ پر رحم فرمائے، چنانچہ میں نے یہی کیا، اپنے لباس اور جسم کو دھو کر پاک کیا، اور غسل کیا، اتنے میں دفعتہً چار[۴] سوار نمودار ہوئے، ان میں سے ایک سب سے جدا تھے اور باقی تین[۳] ایک ساتھ تھے جن میں دو کے درمیان ایک بوڑھے بزرگ تھے۔ یہ سب حضرات میری طرف آئے۔ اور جو حضرت سب سے جدا تھے وہ میرے قریب تشریف لائے اور مجھے اسماعیل کہہ کے آواز دی۔ جب انھوں نے میرا نام لیا تو مجھ پر ایک وحشت سی طاری ہو گئی۔ انھوں نے مجھ سے فرمایا کہ تمہارے جس پانوں میں زخم ہے اسے سامنے لاؤ۔ میرے دل میں خیال گزرا کہ شاید ان صاحب کے ہاتھ سے احتیاط کی ضرورت ہو اور میں نے ابھی ابھی غسل کیا ہے چنانچہ میں نے تھوڑا سا پس و پیش کیا لیکن وہ خود ہی میرے سامنے تشریف لے آئے اور اپنے دست مرحمت کو (جو اسم شافی کا مظہر ہے) زخم کے اوپر رکھ کے ہلکا سا دبا دیا۔ ان

بوڑھے بزرگ نے کہا، اسماعیل تم نے نجات پائی، میں نے بھی جواب میں کہا آپ بھی رستگار ہوئے۔ پیر مرد نے کہا، اسماعیل! یہ آقا تمہارے امام ہیں میں فوراً آقا کی طرف دوڑا اور چاہا کہ آپ کی رکاب تھام کے کچھ عرض کردں، لیکن آپ نے فرمایا کہ، لوٹ جاؤ! میں چند قدم چلا لیکن پھر اپنے کو نہ روک سکا اور فوراً پلٹ آیا۔ آپ نے پھر فرمایا کہ، لوٹ جاؤ! تیسری بار میں نے آقا کو قسم دی کہ تھوڑی دیر ٹھہر جائیے! حضرت ٹھہر گئے۔ ان پیر مرد نے (جو غالباً حضرت خضرؑ تھے) فرمایا، اسماعیل! شرم کرو! جب تمہارے امام فرما رہے ہیں کہ لوٹ جاؤ، تو واپس جاؤ! میں کھڑا ہو گیا۔ حضرت نے میری طرف رخ کر کے فرمایا کہ، اسماعیل! اب تم بغداد واپس جاؤگے تو عباسی خلیفہ المستنصر تمہارے پاس کچھ رقم بھیجے گا، لیکن تم اسے قبول نہ کرنا، اور ہمارے فرزند سید ابن طاؤس سے کہنا کہ علی ابن عوض کے پاس تمہاری سفارش کر دیں، اور میں خود بھی ان سے تمہاری سفارش کروں گا۔ اس کے بعد وہ سب حضرات یکایک میری نگاہوں سے پوشیدہ ہو گئے۔ میں نے اپنے پانوں پر نظر ڈالی تو زخم کا کوئی اثر نہ پایا۔ میں نے سوچا، شاید دوسرا پانوں ہو گا، لیکن ایسا نہیں تھا۔

لوگ میرے گرد جمع ہو گئے اور جب صورت حال سنی تو میرے اوپر جھپٹ پڑے اور میرے لباس کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے تبرک کے طور پر لے گئے۔

میں نے زیارت کی اور بلا تاخیر سامرہ سے بغداد کی طرف روانہ ہو گیا۔ جس وقت میں شہر کے اندر داخل ہونے کا قصد کر رہا تھا تو کچھ لوگ میرے استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے

اور پوچھ رہے تھے کہ اسماعیل ہرقلی کون ہے؟ ان کے درمیان سید ابن طاؤسؒ بھی تھے، انھوں نے پوچھا، اسماعیل! یہ شور و غوغا تمہارے بارے میں ہے؟۔ میں نے کہا، ہاں۔ انھوں نے کہا، اپنا پانوں مجھے دکھاؤ! میں نے وہ جگہ دکھائی جہاں حضرتؑ نے ہاتھ رکھا تھا، سید غش کر گئے، اور لوگ انھیں ہوش میں لائے۔

سید ابن طاؤسؒ اسماعیل کو خلیفۂ عباسی کے وزیر کے پاس لے گئے جو قمی تھا۔ اس نے کہا کہ اطباء بلائے جائیں تاکہ وہ تصدیق کریں۔ سید نے ان طبیبوں کو بلوایا جو پہلے اسماعیل کا پانوں دیکھ چکے تھے اور وزیر کے سامنے ان سے پوچھا کہ تم نے کتنے دنوں قبل اسماعیل کا پانوں دیکھا تھا؟ انھوں نے کہا، دس روز قبل۔ پوچھا کہ ان کا زخم کیسا تھا؟ انھوں نے کہا، اس کا کوئی علاج نہیں تھا۔ پوچھا کہ، اگر علاج ممکن ہوتا تو زخم بھرنے میں کتنی مدت صرف ہوتی؟۔ انھوں نے جواب دیا، بفرض محال اگر ٹھیک بھی ہو سکتا تو اس میں دو مہینے صرف ہوتے اور اس کے بعد بھی زخم کے مقام پر جلد سمٹ جاتی اور وہاں بال نہ اُگتے۔ جب اطباء سے یہ اعتراف کرا لیے تو اسماعیل سے فرمایا کہ اب اپنے زخم کی جگہ دکھاؤ! سب نے مشاہدہ کیا کہ وہ جگہ درست ہو چکی ہے اور وہاں کوئی گلتھی یا شکن بھی نہیں ہے۔ اور زخم کے مقام پر تازہ بال بھی اگ چکے ہیں۔ ایک طبیب نے کہا کہ شاید دوسرا پانوں رہا ہو۔ انھوں نے دوسرا پانوں بھی دکھایا

تو ان میں سے ایک عیسائی طبیب نے کہا کہ خدا کی قسم انھیں حضرت عیسیٰؑ نے نجات دی ہے۔ اس پر سید ابن طاؤسؒ نے فرمایا، نہیں بلکہ انھیں عیسیٰؑ کے مولا نے نجات دی ہے جن کے پیچھے عیسیٰ ابن مریم نماز پڑھیں گے۔ جب عباسی خلیفہ تک اس کی خبر پہونچی تو المستنصر نے ان کے لیے ایک ہزار اشرفیاں بھیجیں، لیکن اسماعیل نے کہا کہ، میں اس رقم کو اپنے تصرف میں نہیں لاسکتا، لوگوں نے پوچھا، کیوں؟ انھوں نے کہا، جن آقا نے مجھے شفا دی ہے انھیں نے فرمایا ہے کہ خلیفہ کی رقم نہ لینا۔ خلیفہ بہت رنجیدہ ہوا اور کہا کہ، معلوم ہوتا ہے میری دولت اس درگاہ کے قابل نہیں ہے۔ اس کے بعد اسماعیل بھی دولتمند اور مستغنی ہو گئے۔

معجزات حضرت مہدیؑ میں متعدد کتابیں۔

اس قسم کے معجزات اور نیک لوگوں کے حضرتؑ کی خدمت میں مشرف ہونے کے واقعات بہت ہیں۔

مرحوم حاجی نوری نے کتاب "النجم الثاقب" میں (جو فارسی زبان میں ہے) ایسے کافی موارد کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح بحار الانوار جلد ۱۳۔ اور کتاب دار السلام میں بھی منقول ہیں۔

مرحوم نہاوندی نے بھی حضرت کی خدمت میں مشرف ہونے والے بعض خوش نصیبوں کے نام اور حالات لکھے ہیں۔

اور ہم بھی انشاء اللہ متعلقہ بحثوں کے ضمن میں مطالب اور شواہد میں تنوع کے لئے ان میں سے بعض کا حوالہ دیں گے۔

(۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولادت حضرت مہدیؑ کے بارے میں

ایک لطیف روایت

بارہویں امام حضرت حجتؑ ابن امام حسن عسکری علیہما السلام کی ولادت باسعادت کے بارے میں شیخ طوسیؒ اور شیخ صدوقؒ نے اپنی کتابوں میں اور مسعودی نے کتاب اثبات الوصیۃ میں نیز دوسرے علماء نے جو روایت درج کی ہے اسے خلاصے کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔

بشر ابن سلیمان جو ابو ایوب انصاری کی نسل سے تھے۔ (ابو ایوب پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محترم اصحاب میں سے تھے، اور جب آنحضرتؐ نے مدینے کی طرف ہجرت فرمائی تو پہلے انھیں کے گھر پر قیام فرمایا تھا، اور اہلبیت طاہرین علیہم السلام بھی ان کا احترام فرماتے تھے) اور ہمارے دسویں امام حضرت علی نقی ہادی علیہ السلام کے ہمسایہ تھے۔ ایک روز حضرتؑ نے انھیں اپنے خادم کافور کے ذریعے طلب فرمایا۔ جب یہ امامؑ کی خدمت میں مشرف ہوئے تو خود ہی نقل کرتے ہیں کہ، جس وقت میں حضرت

ہادی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ تمہارے جد نے ہمارے جد کی بہت خدمتیں کی ہیں، اور میں چاہتا ہوں کہ ایک خدمت تمہارے سپرد کروں جو تمہارے لیے سعادت و نیک بختی کا سبب ہو۔

اسکے بعد ایک خط رومی زبان میں تحریر فرمایا اور اس کے نیچے اپنی مہر لگائی، پھر ایک کیسہ لائے جس میں دو سو بیس اشرفیاں تھیں، اور فرمایا کہ بغداد جاؤ، وہاں دریا کے کنارے ایک مقام پر بردہ فروش (غلام اور کنیزیں فروخت کرنے والے) جمع ہوتے ہیں وہاں ٹھہر کے عمرو بن یزید کا انتظار کرو، جب دیکھو کہ وہ کچھ کنیزیں فروخت کے لئے لا رہا ہے اور ان کے درمیان ایک کنیز ان اوصاف کی حامل ہے اور رومی زبان میں فریاد کر رہی ہے، اگر کوئی شخص اسے خریدنا چاہتا ہے تو وہ راضی نہیں ہوتی اور خریدار سے کہتی ہے کہ اپنے مال کو بے جا ضایع نہ کرو، اسی اثنا میں ایک شخص آئے گا جو تین سو اشرفیاں دیکر اسے خریدنا چاہے گا لیکن وہ تیار نہ ہو گی اور کہے گی کہ اگر تم سلیمان جیسے بھی ہو جاؤ تب بھی میں تم سے راضی نہ ہوں گی۔ بردہ فروش کہے گا کہ اے کنیز! آخر مجھ کو کیا کرنا چاہیئے؟ اس لیے کہ میں تجھے بیچنا چاہتا ہوں؟۔ کنیز کہے گی کہ جلدی نہ کرو! جس شخص کو میں چاہتی ہوں خود ہی بتا دوں گی۔ اس وقت میرا یہ خط اس کنیز کے پاس لے جانا اور اس کے سپرد کر دینا۔

بشر کہتے ہیں کہ میں نے اسی ہدایت کے مطابق عمل کیا۔ کنیز نے خط کو لیا، پڑھا اور اسے بوسہ دے کر اپنی آنکھوں سے لگایا، پھر

اپنے مالک سے کہا کہ مجھے اسی شخص کے ہاتھوں فروخت کردو۔

خلاصہ یہ کہ جو رقم حضرت ہادی علیہ السلام نے میرے سپرد فرمائی تھی اسی پر معاملہ طے ہوا اور میں اسے اپنے گھر لے آیا۔ وہ بار بار خط کو بوسے دے رہی تھی۔ میں نے پوچھا کہ تم یہ خط لکھنے والے کو کہاں سے پہچانتی ہو؟۔ اس نے کہا، اے کم معرفت! کیا تم یہ خط لکھنے والے کو نہیں پہچانتے؟۔ میں نے کہا، کیوں نہیں؟ وہ تو میرے امام ہیں۔

اس نے کہا، میں قیصر روم کی نواسی ہوں، جب میں تیرہ ۱۳ سال کی ہوئی تو میرے جد نے اپنے بھتیجے کے ساتھ میرا عقد کرنے کا ارادہ کیا، عقد کے سلسلے میں ایک بہت بڑا جلسہ منعقد کیا جس میں تین ۳۰۰ سو عیسائی علماء (پادری) سات ۷۰۰ سو امراء، اور اعیان واشراف میں سے چار ۴۰۰۰ ہزار افراد مدعو کیے گئے تھے، اور داماد کے بیٹھنے کے لئے ایک بڑا سا تخت بچھایا گیا تھا۔ پادری انجیل پڑھنے میں مشغول ہوئے تو یکایک زمین کانپنے لگی، تخت کے پائے لرزنے لگے اور ٹوٹ گئے، اور صلیبیں نیچے گر گئیں۔ پادریوں نے اس کیفیت کو فال بد سے تعبیر کیا اور میرے جد سے کہا کہ اس داماد کو چھوڑیئے، کیوں کہ جو صورت حال پیش آئی ہے یہ دین مسیح کے خاتمے کی علامت ہے۔

قیصر نے اسے منظور کیا اور دوسرا جلسہ طلب کیا تا کہ مجھے اپنے دوسرے بھتیجے کے عقد میں لائے لیکن پھر یہی ماجرا پیش آیا اور دوسرے کو بھی چھوڑنا پڑا۔ رات کو میں نے خواب میں حضرت مسیحؑ اور ان کے وصی شمعون الصفا کو دیکھا جو ان کے حواریین سے تھے اور میرے جد شمار کیے جاتے ہیں۔ حضرت مسیحؑ کے ساتھ حضرت خاتم

الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تشریف لائے تھے، آنحضرتؐ نے حضرت مسیحؑ کی طرف رخ کرکے فرمایا کہ میں تمہارے وصی شمعون کی دختر کا اپنے فرزند حسنؑ کے ساتھ رشتہ کرنا چاہتا ہوں۔ مسیحؑ نے کہا، یہ تو ہمارے لئے بڑے شرف کا باعث ہوگا۔ اس وقت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک تخت پر تشریف فرما ہوئے اور خطبۂ عقد پڑھا۔ میں خواب سے بیدار ہوئی لیکن خواب کو کسی سے بیان کرنے کی جرأت نہیں کی، البتہ حسن عسکری علیہ السلام کا شوق زیارت جنہیں خواب میں پیغمبرؐ کے ہمراہ دیکھا تھا میرے دل میں روز بروز بڑھتا رہا، یہاں تک کہ میں فرط اشتیاق سے بیمار ہوگئی میرے باپ نے صلیبیں منگوائیں اور طرح طرح کی دوائیں تجویز کی گئیں لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ ایک روز قیصر میرے پاس آیا اور کہا، میری بیٹی! تمہاری کوئی خواہش ہے؟۔ میں نے کہا، مجھے کسی چیز کی طرف رغبت نہیں۔ اس نے کہا، تمہاری آرزو کیا ہے؟۔ میں نے کہا، اگر آپ مسلمان قیدیوں کو رہا کردیجئے تو ممکن ہے میری حالت سنبھل جائے۔ میرے جد نے حکم دیا کہ مسلمان قیدیوں کے ایک گروہ کو چھوڑ دیا جائے اور بقیہ کی حالت میں بھی بہتری لائی جائے۔

اس کے بعد میں نے بھی یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ اب میرا حال بہتر ہے کچھ غذا استعمال کی۔ رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا اور جناب مریمؑ میری مزاج پرسی کے لئے تشریف لائی ہیں۔ میں نے حضرت مریمؑ سے اپنے حال کی شکایت کی تو انھوں نے کہا کہ اپنے شوہر کی ماں سے کہو۔ اس طرح جب میں نے حضرت فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا کو پہچانا تو ان کے فرزند حضرت حسن عسکری علیہ السلام

کا گلہ کیا کہ جس شب میں ان کے جد حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے ساتھ میری تزویج فرمائی تھی اس کے بعد وہ میری خبر گیری کے لئے نہیں آئے۔ انھوں نے فرمایا کہ وہ کیوں کر تمہاری خبر گیری کے لئے آئیں جب کہ تم مسلمان نہیں ہو۔ لہٰذا کہو! "اشھدان لاالٰہ الا اللہ واشھدان محمداً رسول اللہ"، میں اسی عالم رؤیا میں جناب فاطمہ زہرا صلوات اللہ علیہا کے ہاتھوں پر مسلمان ہوئی، اس وقت آپ نے فرمایا کہ اب تم آیندہ ہر شب میرے فرزند کو دیکھوگی۔ اور میں بھی اس کے بعد ہر شب ان حضرت کو خواب میں دیکھتی رہی، یہاں تک کہ چند روز قبل مجھ سے فرمایا کہ اب ہم لوگوں کے ملنے کا زمانہ قریب ہے۔ عنقریب مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان جنگ شروع ہوگی۔ تم فلاں راستے سے اپنے کو اس طرح قیدیوں میں شامل کر دینا کہ تمہیں کوئی پہچان نہ سکے۔ چنانچہ میں نے امام کی ہدایت کے مطابق اپنے کو قیدیوں میں داخل کر دیا اور مجھے یہاں لایا گیا۔ میں ہر رات امام کو خواب میں دیکھتی رہی یہاں تک کہ اس جگہ پہونچ گئی۔

بشر کہتے ہیں کہ میں انھیں لے کر سامرہ امام ہادی علیہ السلام کی خدمت میں پہونچا۔ حضرتؑ نے ان سے فرمایا کہ میں تمہیں دس ہزار (۱۰۰۰۰) اشرفیاں دے دوں یا ایک ایسی خوشخبری دوں جس میں تمہاری سعادت اور نیک بختی پوشیدہ ہے؟۔ انھوں نے کہا، آقا! آپ مجھے بشارت دیجئے!

امامؑ نے فرمایا، تمہارے لئے بشارت یہ ہے کہ خداوند عالم تمہارے بطن سے ایسے پیشوا کو پیدا کرے گا جو زمین کو عدل وداد سے بھر دے گا۔

اس کے بعد حضرت ہادی علیہ السلام نے انھیں اپنی جلیل القدر اور عالمہ بہن دختر حضرت جواد علیہ السلام اور حضرت عسکری علیہ السلام کی پھوپھی جناب حکیمہ خاتون کے سپرد فرمایا تاکہ انھیں دین کے مطالب و معارف سکھائیں اور واجبات و محرمات اور احکام و عبادات وغیرہ کی تعلیم دیں۔ امام حسن عسکری علیہ السلام نے بائیس ۲۲ سال کی عمر میں مخدرہ جناب نرجس خاتون سے ازدواج فرمایا۔

ماہ شعبان ۲۵۵ھ یا ۲۵۶ھ ہجری قمری کی چودھویں ۱۴ تاریخ حکیمہ خاتون حضرت عسکری علیہ السلام کے یہاں تشریف لائیں، اور جب اپنے گھر واپس جانے کا قصد کیا تو حضرتؑ نے فرمایا، پھوپھی! آپ کہاں جارہی ہیں؟ آج کی شب مہدی موعودؑ دنیا میں آنے والے ہیں۔ انھوں نے پوچھا کس کے بطن سے؟ تو فرمایا کہ نرجس کے بطن سے۔

حکیمہ خاتون نے کہا کہ انھیں تو حمل کا کوئی اثر ظاہر نہیں ہوتا، تو فرمایا کہ ان کی مثال موسیٰؑ ابن عمران کی طرح ہے۔[۱] (جب حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی شکم مادر میں تھے تو حمل کا کوئی اثر ظاہر نہیں تھا کیوں کہ فرعون اسی کوشش میں تھا کہ ہر بچے کو اس کی ماں کے شکم ہی میں ضایع کردے، اور خدا نے اس طرح حضرت موسیٰؑ کی حفاظت فرمائی۔ اور حضرت مہدی

---

۱ ایک روایت کے مطابق جو اس کتاب میں آیندہ زیر بحث آئے گی حضرت مہدی علیہ السلام میں، ہر پیغمبر کی ایک خصوصیت موجود ہے۔ منجملہ یہ مطلب بھی ہے کہ پوشیدہ رہنے کی غرض سے رحم مادر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مانند رہے۔

علیہ السلام کے دشمن بھی بہت تھے، منجملہ ان کے خلافت کی طاقت بھی گھات میں تھی، لہٰذا خدا نے انھیں بھی اسی طریقے سے محفوظ رکھا۔)

حکیمہ خاتون اس رات ٹھہر گئیں، اور پوچھا کس وقت ولادت ہوگی؟ تو حضرتؑ نے فرمایا کہ، اذان صبح کے قریب۔

خود جناب حکیمہ خاتون سے روایت ہے کہ صبح صادق کے قریب میں نے دیکھا کہ نرجس دفعتہً کچھ وحشت زدہ سی نیند سے بیدار ہو کر اٹھ گئیں۔ میں نے پوچھا، کیا تم کچھ محسوس کر رہی ہو؟ انھوں نے کہا، ہاں۔ میں نے قرآن مجید پڑھنا شروع کیا اور سورۂ حٰمٓ سجدہ اور یٰسٓ کی تلاوت کی۔ حضرتؑ نے دوسرے کمرے سے آواز دی کہ سورۂ قدر پڑھیے۔ حکیمہ خاتون فرماتی ہیں کہ اسی وقت مجھ پر سستی طاری ہوئی اور میں بے حس ہو گئی۔ اور دوسری روایت میں آپ سے منقول ہے کہ میرے اور نرجس کے درمیان ایک پردہ حائل ہو گیا اور میں پردے کے اس پار نہ دیکھ سکی۔ ابھی کچھ دیر نہیں ہوئی تھی کہ پردہ برطرف ہو گیا۔ نرجس کا چہرہ چمک رہا تھا اور ایک ایسی خاص قسم کی نورانیت کا حامل تھا جس نے میری آنکھوں کو خیرہ کر دیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ ایک باعظمت نومولود بچہ سر کو سجدے میں رکھے ہوئے کہہ رہا ہے، "اشهد ان لا الٰه الا اللّٰه واشهد انّ جدی محمّد رسول اللّٰه واشهد انّ ابی امیر المؤمنین وصیّ رسول اللّٰه والحسن والحسین.... حجج اللّٰه"۔ اس کے بعد اس آیۂ مبارکہ کی تلاوت فرمائی، "ونرید ان نمنّ علی الذین

استضعفوا فی الارض ونجعلھم ائمۃ ونجعلھم الوارثین“[1]۔

اس کے بعد عرض کیا، ”خداوندا! جو کچھ تو نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے اسے پورا فرما اور زمین کو میرے ذریعے عدل و داد سے بھر دے“[2]

اس کا جسم مبارک چاندی اور بلور کے مانند صاف وشفاف تھا، اور اس کے بازو پر لکھا ہوا تھا، ”حق آیا اور باطل گیا، درحقیقت باطل جانے والا ہی ہے“[3]۔ امام حسن عسکری علیہ السلام کی آواز آئی کہ میرے فرزند کو لاؤ، جب میں انھیں لے گئی تو انھوں نے اپنے باپ پر سلام کیا۔

شیر خوارگی کے زمانے میں چند اشخاص آپ کی خدمت میں پہونچے ہیں اور آپ کی ولادت پر تہنیت اور مبارکباد پیش کی ہے ان کے نام شیخ صدوق علیہ الرحمہ کی کتاب ”اکمال الدین واتمام النعمہ“ میں مذکور ہیں۔

حضرت مہدئ شکّر مسائل کے جوابات دیتے ہیں۔

آپ کے بچپن کے زمانے میں اسعد ابن عبد اللہ اشعری شکّر

---

[1] سورۂ قصص ۲۸ آیت ۵۔

[2] اللّھم انجزلی ما وعدتنی واملأ بی الارض عدلاً و قسطاً۔

[3] جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا سورہ اسراء آیت ۸۱

مسائل لے کر امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں پہونچے حضرتؑ نے فرمایا، میرے فرزند سے پوچھ لو۔ چنانچہ آپ نے سب کے جوابات دیے۔ اس بیان کی تشریح بحار الانوار جلد ۱۳ میں موجود ہے۔ اور ساتھ ہی اس نکتے کا اضافہ بھی ہے کہ اس زمانے میں کچھ اموال سہم امام کے طور پر لائے گئے اور آپ نے سب کو جدا جدا کر کے ہر ایک کے مالک کا نام بتا دیا۔

دربار خلافت کا دباؤ اور غیبت صغریٰ۔

جب ۲۶۰ھ ہجری قمری میں امام حسن عسکری علیہ السلام نے رحلت فرمائی اور منصب امامت ان بزرگوار تک پہونچا، اور آپ نے اپنے باپ کے جنازے پر نماز پڑھی تو عباسی خلیفہ کی طرف سے پوری امکانی کوشش کی گئی کہ آپ کو گرفتار کر لیا جائے کیوں کہ وہ لوگ (کثیر روایتوں کی روشنی میں) جانتے تھے کہ حضرت حجتؑ امام حسن عسکری علیہ السلام کے فرزند ہیں۔ لہٰذا بہ اذن خدا آپ غائب ہو گئے اور وہ آپ کو نہیں پا سکے۔ امام حسن عسکری علیہ السلام کی بعض کنیزوں کو ایک دو سال تک قید میں بھی رکھا گیا تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ ان میں سے کوئی حاملہ ہے یا نہیں؟۔

حضرتؑ کی غیبت سے مراد یہ ہے کہ لوگ آپ کو دیکھتے تو ہیں لیکن پہچانتے نہیں، جس طرح حضرت یوسفؑ کے بھائی ان کے ساتھ بیٹھتے اٹھتے تھے، ان کے ساتھ کھانا کھاتے تھے، اور ان سے گفتگو کرتے تھے لیکن انھیں پہچانتے نہیں تھے۔

چوہتر سال کی مدت میں چار نائب۔

چوہتر سال کی مدت میں جب غیبت صغریٰ کا دور تھا تو حضرتؑ نے یکے بعد دیگرے اپنے چار نائب معین فرمائے جن میں سے پہلے عثمان بن سعید ہیں، یہ ملت شیعہ کی بہت نمایاں شخصیت تھے۔ ان کے بعد ان کے فرزند محمد بن عثمان معین ہوئے جو خلانی کے نام سے مشہور تھے۔

ان بزرگوار کے حالات میں منقول ہے کہ ایک مرد مومن ان کی ملاقات کے لئے گئے تو ان کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا، ان کے سامنے ایک تختہ رکھا ہوا ہے جس پر وہ اہلبیت طاہرینؑ کے اسمائے گرامی اور آیات قرآنی نقش کر رہے ہیں۔

میں نے پوچھا کہ آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟، تو فرمایا کہ، میری موت قریب ہے لہذا اپنی قبر کا تدارک کر رہا ہوں۔ میں نے یہ تختہ اس لئے مہیا کیا ہے کہ اہلبیتؑ کے اسمائے گرامی اپنی قبر کے لئے نقش کروں شاید خدا ان بزرگواروں کی برکت سے مجھے فشار قبر سے محفوظ رکھے انھوں نے اپنی قبر بھی دکھائی جسے پہلے ہی سے تیار کر رکھا تھا۔

حضرتؑ کے تیسرے نائب جناب ابو القاسم حسین ابن روح ہیں، اور ان بزرگوار کے بعد علی ابن محمد سمری۔

علی ابن محمد سمری کی موت کے قریب انھیں حضرتؑ کا ایک خط ملا جس میں تحریر تھا کہ اب غیبت کبریٰ شروع ہو رہی ہے لہذا اب کوئی اور شخص سفارت اور نیابت خاص کے منصب پر مامور نہ کیا جائے گا۔

نیابت کے طور پر رویت کا دعویٰ۔

اگر کوئی شخص رویت کا دعویٰ کرے تو وہ جھوٹا ہے۔ یعنی اگر کوئی شخص یہ کہے میں نے امام زمانہؑ کو اس حیثیت سے دیکھا ہے کہ میں ان کی جانب سے ایک واسطہ ہوں، نیابت خاص کے عہدے پر فائز ہوں، اور ان سے احکام و ہدایات لے کر لوگوں تک پہونچاتا ہوں، تو وہ جھوٹ کہتا ہے۔ البتہ اس امر میں کوئی منافات اور اختلاف نہیں ہے کہ کچھ لوگ حضرتؑ کی زیارت کریں لیکن اس سلسلے میں کوئی دعویٰ نہ رکھتے ہوں۔

جو چیز اہمیت رکھتی ہے وہ اس مطلب کو جان لینا ہے کہ نیابت خاص، اور اس عنوان سے دیدار امام کا دعویٰ غلط اور جھوٹ ہے کہ آپ نے مجھے اپنے احکام و ہدایات پہونچانے پر مامور فرمایا ہے۔ جو شخص یہ کہے کہ میں امام زمانہؑ کا نایب خاص ہوں وہ خود امام زمانہؑ کے ارشاد کے مطابق جھوٹ کہتا ہے۔

حضرتؑ کے نامۂ مبارک کا متن شیخ صدوقؒ کی کتاب "اکمال الدین"، "اثبات الوصیہ" اور بحار الانوار جلد ۱۳ میں موجود ہے۔

ظہور کا وقت سب پر پوشیدہ ہے۔

اس طریقے سے فریب کار اشخاص کی مکاری کا راستہ روکا جا سکتا ہے، تا کہ کوئی حیلہ ساز امام زمانہؑ کو دیکھنے اور آپ کا پیغام پہونچانے کا دعویٰ کر کے مکر و فریب کی دوکان نہ کھولے اور عوام الناس کو

دھوکا نہ دے۔ غیبت کبریٰ کی مدت کو بھی خدا ہی جانتا ہے اور بس۔ لہذا جو شخص وقت معین کرے اور کہے کہ امام زمانہ فلاں سال ظاہر ہوں گے۔ تو اس کا یہ دعوی کرنا غلط ہے، بلکہ لعنت کا موجب بھی ہے۔

یہاں تک کہ بعض روایات کی بنا پر وقت ظہور امام زمانہ کے اوپر بھی پوشیدہ ہے۔

خواب نامے اور جھوٹی باتوں کا نشر

ان فریب کاروں میں سے بعض لوگ کچھ خواب نامے نشر کرتے ہیں اور چند سادہ لوح اشخاص کو متأثر بھی کر دیتے ہیں، مثلاً چند روز قبل یہ لکھ دیا تھا کہ مسجد مدینۂ منوّرہ کے متولی شیخ احمد نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایسا اور ایسا ہوگا لہذا اے لوگو توبہ کرو تاکہ آئندہ چھ سال میں امام زمانہؑ ظاہر ہو جائیں۔ درحالیکہ مدینے میں کوئی ایسا شخص تھا ہی نہیں، اور نہ اب ہے، پھر اس نے کہاں سے ایسا خواب دیکھ لیا ہوگا؟ اور کیا ہر خواب لایق اعتماد بھی ہوتا ہے؟ عجیب بات یہ ہے کہ ایک ہی زمانے میں، ملک کے مختلف مقامات میں اس کی تشہیر بھی کی جاتی ہے۔ اسے حرم ہائے مطہرہ میں قرآنوں اور مفاتیح کی جلدوں کے اندر رکھ دیا جاتا ہے اور قسم بھی دی جاتی ہے کہ اس خواب نامے کو کئی بار لکھ کے شہرت دیں کیوں کہ اس میں بہت ثواب ہے۔

کتنے ہی خیانت کار ہیں جو اس میں مصروف ہوتے ہیں کہ ان جھوٹی باتوں کو مشہور کر کے لوگوں کو ان میں مشغول کر دیں تاکہ وہ معارف اور حقایق سے بے بہرہ رہیں، اور پھر اس طرح کی نمائش کریں کہ یہ قوم و ملت کس قدر

خواب غفلت میں ہے کہ صرف ایک خواب نامے کے ذریعے اسے دھوکا دیا جاسکتا ہے یا کاغذ کے ایک پُرزے کے زور پر اسے میدان سے باہر کیا جاسکتا ہے۔ اس سلسلے میں عورتیں سب سے زیادہ معرض خطر میں ہیں کچھ لوگ ایسے ظاہر ہوتے ہیں جو اولاد کے لئے دعا یا کسی عمل اور تعویذ وغیرہ کے بہانے سے انھیں فریب دیتے ہیں۔ دراصل محبت کی دوا کیا ہے؟ شوہر کی محبت حاصل کرنے کا بہترین نسخہ اس کی اطاعت ہے، نیز یہ کہ بغیر اس کی مرضی کے گھر سے باہر نہ جائے۔

آفتاب کے مغرب سے طلوع کرنے کا مطلب

ایک روایت میں ہے کہ "حضرت حجت ابن الحسن علیہما السلام کے ظہور کے وقت آفتاب مغرب سے طلوع کرے گا" بعض بزرگوں نے اس روایت کو لے کر کہا ہے کہ گردش آفتاب (در حقیقت اپنے مدار پر زمین کی گردش) بدلتی رہتی ہے۔ لیکن کتاب کفایۃ الموحدین میں روایت کو اس طرح نقل کیا گیا ہے کہ، حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے ارشادات کے ضمن میں جس وقت حضرت مہدی علیہ السلام کے علامات ظہور کا ذکر فرمایا تو یہ جملہ بھی ارشاد فرمایا کہ "آفتاب مغرب سے طلوع کرے گا" یعنی مہدیؑ مکہ معظمہ سے ظاہر ہوں گے۔ مکہ معظمہ عراق کے جنوب مغرب میں ہے اور مکانی موقعیت کی مناسبت سے حضرتؑ نے اس طرح تعبیر فرمائی کہ آفتاب حقیقی یعنی مہدی علیہ السلام مغرب یعنی مکۂ معظمہ سے طلوع یعنی ظہور فرمائیں گے۔

حضرتؑ کا ظہور خواب سے معین نہیں ہوتا۔

حضرت ولی عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ کا ظہور اس قدر اہمیت کا حامل ہے کہ تمام انبیائے سلف نے اس زمانے کی بشارت دی ہے۔ (مزید اطلاع کے لئے کتاب انیس الاعلام کی طرف رجوع کیا جائے) یہ ضروری ہے کہ ہزاروں سال کے ظلم وستم کے بعد زمین عدل وداد سے پُر ہو، ظالموں اور بیدادگروں کی جگہ پر خدا کے صالح اور نیک بندے جاگزیں ہوں۔ اور سوا مؤمن بندوں کے اور کوئی شخص روئے زمین پر باقی نہ رہے۔ آیا ایک ایسے اہم اور غیر معمولی مطلب کا موقع خواب کے ذریعے معلوم ہو سکتا ہے؟۔

مہدی علیہ السلام کے لئے امام جعفر صادق علیہ السلام کا نالۂ شوق۔

وقت ظہور ایسا زمانہ ہوگا کہ ہمارے دیگر ائمہ علیہم السلام بھی اس کے مشتاق تھے۔ ماہ رمضان المبارک کی ایک شب میں امام جعفر صادق علیہ السلام نے نماز صبح کے بعد سر بسجدہ ہو کر حضرت مہدی علیہ السلام کے لئے دعائے فرج پڑھی کہ، "خداوندا اس امام اور بزرگ ہستی کے ظہور میں تعجیل فرمادے جس کا ظہور تیرے اولیاء کی نجات کا سبب اور مومنین کی عزت کا باعث ہے"۔ جب آپ نے سجدے سے سر اٹھایا تو لوگوں نے پوچھا کہ یہ آقا کون ہیں؟۔ آپ نے فرمایا کہ یہ میری نسل میں حسن عسکری علیہ السلام کے فرزند ہیں۔

امام مہدی علیہ السلام کے پیچھے پیغمبروں کی نماز۔

آپ دعائے ندبہ میں پڑھتے ہیں کہ، آیا ہو سکتا ہے کہ ہماری عمر اس مبارک زمانے کو پالے (ھل یتّصل یومنا منک بعدۃ.........)۔ اے میرے آقا! کب ایسا ہو گا کہ آپ آگے کھڑے ہوں اور ہم آپ کے پیچھے نماز پڑھیں؟۔

ہاں، ایسی جماعت میں جس کی پہلی صف میں عیسیٰؑ ابن مریم خضرؑ، اور الیاسؑ، جیسے پیغمبران خدا ہوں گے۔ خدا نے انھیں زندہ اور محفوظ رکھا ہے، اور یہ حضرت مہدی علیہ السلام کی رکاب میں حاضر ہوں گے۔

اَللّٰھُمَّ عَجِّل فرجہ وسھِّل مخرجہ۔

(۳۱)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لوگوں کو سرگرداں نہیں چھوڑا

جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے غیبت صغریٰ کے زمانے میں حضرت نے اپنے نائب خاص کی حیثیت سے یکے بعد دیگرے چار افراد کو معین فرمایا تاکہ لوگ ان کے توسط سے اپنے مقاصد و مطالب کو امامؑ تک پہونچا سکیں اور امامؑ کے احکام و ہدایات بھی انھیں کے ذریعے لوگوں تک پہونچیں۔

ان میں سے چوتھے علی بن محمد سمری تھے۔ جب ان کی وفات کو چند روز باقی رہ گئے تو حضرتؑ کی طرف سے انھیں ایک خط ملا جس میں ان کی موت کے قریب ہونے کی خبر دی گئی تھی اور ساتھ ہی اس امر کی تصریح بھی فرمائی گئی تھی کہ اب ان کے بعد نیابت کے عنوان سے کسی کا تعین نہ ہوگا۔

لیکن ایسی صورت میں بندوں کی تکلیف کیا ہے؟ آپؑ نے لوگوں کو حیران و سرگرداں نہیں چھوڑا ہے۔ غیبت کبریٰ کے دور کو ۱۰۲۸ [1] سال پورے ہو رہے ہیں۔

---

[1] ملحوظ خاطر رہے کہ آیۃ اللہ شہید دستغیب کا یہ بیان ۱۳۵۴ ہجری شمسی اور ۱۳۹۶ ہجری قمری سے متعلق ہے لہذا اس کے بعد جتنے سال گذرے ہیں اس میں ان کا اضافہ ہو جائیگا۔ اس طرح ۱۴۳۵ ہجری قمری میں ۱۰۶۸ سال ہوتے ہیں۔ مترجم

اور خدا ہی جانتا ہے کہ ابھی کتنی مدت باقی ہے، لیکن حضرتؑ نے اپنی ذمہ داری پر عمل فرماتے ہوئے اپنے شیعوں کو سرگرداں نہیں چھوڑا۔

زمانۂ غیبت میں علماء کی طرف رجوع۔

"واما الحوادث الواقعة فارجعوا الیٰ رواة احادیثنا فانهم حجّتی علیکم" (یعنی رونما ہونے والے حادثات میں ہماری حدیثوں کے راویوں کی طرف رجوع کرو، کیوں کہ وہ میری جانب سے تمہارے اوپر حجّت ہیں۔ ۱۲۔ محمد باقر)

ہر چند امام زمانہؑ ہماری نگاہوں سے غائب ہیں لیکن خدا کا شکر ہے کہ آپ کے اور آپ کے اجداد کے ارشادات احادیث و روایات کی صورت میں ہمارے درمیان موجود ہیں۔

ایک طویل مدّت گذر چکی ہے لیکن اخبار و احادیث آل محمدؐ کی کتابیں ہر دور میں لوگوں کے درمیان موجود رہی ہیں اور حجّتِ خدا تمام ہوتی رہی ہے۔ ہر زمانے میں سربرآوردہ اور لائق اعتماد افراد میں سے روایات کے راوی ابھر کے سامنے آتے رہے ہیں۔ یہ اپنے عہد کے سب سے زیادہ عادل اور سب سے زیادہ موثق و معتبر افراد تھے، مثال کے طور پر زرارہ ابن اعین، صفوان ابن یحییٰ، محمد ابن مسلم، اور ابوبصیر وغیرہ کی ایسی شخصیتیں۔ میں نمونے کے طور پر ان میں سے ایک بزرگوار کا ذکر کرتا ہوں۔

صفوان اور ان کے رفقاء کی عبادتیں۔

صفوان ابن یحییٰ کے حالات میں لکھا ہے کہ وہ روزانہ ایک سو ترپن ۱۵۳

رکعت نمازیں پڑھتے تھے، سال میں تین[۳] مہینے روزے رکھتے تھے، اور تین[۳] مرتبہ اپنے مال کی زکوٰۃ دیتے تھے۔

یہ اپنے دو رفیقوں کے ہمراہ ریشمی کپڑوں کی سوداگری کرتے تھے۔ یہ تینوں افراد مکۂ معظمہ آئے اور مسجد الحرام کے اندر آپس میں معاہدہ کیا کہ ہم میں سے جو شخص دنیا میں زیادہ دنوں تک زندہ رہے وہ دوسرے کے لئے اس کی نیابت میں اعمال خیر بجالائے۔

اتفاق سے ان کے دونوں رفیقوں کا انتقال پہلے ہو گیا، چنانچہ صفوان ایک شب، و روز میں اپنی اکیاون[۵۱] رکعت واجب اور نافلہ نمازیں پڑھتے تھے، اور اسی طرح اپنے دونوں رفیقوں کے لیے بھی پڑھتے تھے۔ اکیاون[۵۱] رکعت ابن نعمان کے لیئے اور اکیاون[۵۱] رکعت ابن جندق کے لئے۔ ان دونوں کے لئے ماہ رجب و شعبان میں روزے رکھتے تھے، اور اپنے لئے ماہ رمضان میں۔ اور تین[۳] مرتبہ اپنے مال کی زکوٰۃ نکالتے تھے۔ دو مرتبہ اپنے دونوں رفیقوں کی نیابت میں اور ایک بار خود اپنی طرف سے۔

زمانۂ غیبت میں اخبار و احادیث کی کتابیں۔

یہ ایسے اشخاص تھے جو ایمان و عمل کے لحاظ سے اپنے زمانے میں مشہور و معروف تھے اور خدا نے انھیں اخبار و احادیث اہلبیت کو جمع کرنے کی توفیق عطا فرمائی تھی۔ اصحاب ائمہ علیہم السلام میں سے چار سو[۴۰۰] افراد روایات و اخبار کو خود اہلبیت علیہم السلام کے اشارے پر جمع کرنے میں سرگرم ہوئے اور انھیں محفوظ کیا تاکہ آج کے ایسے زمانے میں لوگوں کی رہنمائی ہو سکے۔

مرحوم کلینی بیس[۲۰] سال تک خانہ نشیں رہے اور روایات اہلبیتؑ

کو جمع کرتے رہے۔ جناب صدوقؒ اور طوسیؒ نے بھی روایات کو یکجا کرنے میں بہت زحمتیں برداشت کیں۔

مہذب راویوں کی طرف رجوع کرو۔

خلاصہ یہ کہ حضرت مہدی علیہ السلام اپنے آخری خط میں اپنے چوتھے نائب کو لکھتے ہیں کہ غیبت کبریٰ کے زمانے میں ان روایات کے راویوں کی طرف رجوع کرو۔ یعنی ایسے اشخاص کی طرف جو صحیح روایتوں کو جھوٹی اور ضعیف روایتوں سے جدا اور تمیز کر سکیں۔

یہ جائز نہیں ہے کہ ہر مجتہد کی تقلید کی جائے بلکہ یہ ضروری ہے کہ وہ "حافظاً لدینہ" (یعنی اپنے دین کی حفاظت کرنے والا) "مخالفاً لھواہ" (یعنی اپنی خواہش نفس کا مخالف) تقویٰ کے لحاظ سے مکمل طور پر دین کا پابند، تہذیب نفس کی حیثیت سے ہوا و ہوس کا مخالف ہو اور اس کے اندر خود غرضی، تعصب، اور خود بینی موجود نہ ہو۔

ہوا پرست عالم کا ضرر یزید کے لشکر سے زیادہ ہے۔

مروی ہے کہ لوگوں کے دین کے لیے ہوا پرست عالم کا ضرر یزید کے لشکر والوں سے زیادہ ہے۔ جو علماء ہوا پرست اور جاہ و شہرت کے طالب ہوں وہ لعنت کے مستحق ہوتے ہیں، کیوں کہ ہر ریاست پرست ملعون ہے۔ ہاں اگر "صائناً لنفسہ" یعنی اپنے نفس کو ہوا پرستی سے بچانے والا ہو تو یقیناً ایک جاہل آدمی کا فرض ہے کہ ایسے عالم کی طرف رجوع کرے اور اس سے علم و فضیلت حاصل کرے۔

جو شخص کسی فن اور کسی کام میں دخل نہیں رکھتا وہ اس سے آگاہی رکھنے والے کی طرف رجوع کرتا ہے، اسی طرح حلال و حرام کا علم حاصل کرنے کے لئے بھی اس کے اہل کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔

فتویٰ دینے کے لئے انتہائی تقویٰ۔

مفتی یعنی فتویٰ دینے والے کے لئے بنیادی شرط یہ ہے کہ وہ تقویٰ کے بلند ترین درجے پر فائز ہو تاکہ ہوائے نفس کے زیر اثر کسی حلال کو حرام اور کسی حرام کو حلال قرار نہ دیدے، یا کسی مظلوم کا خون جائز نہ کردے، یا کسی مال پر ناحق تصرف نہ کرے، یا اسے کسی نااہل اور غیر مستحق کے سپرد نہ کردے مرجع تقلید بھی اسی امام اولی الامر کی ولایت[۱] کا حامل ہے جو اولیٰ بہ تصرف ہے، لہذا ضروری ہے کہ حبِ دنیا کا ایک ذرہ بھی اس کے دل میں موجود نہ ہو ورنہ اس کی تقلید جائز نہیں ہے، کیوں کہ وہ اکثر اوقات دنیا کی محبت کے باعث کسی حلال کو حرام اور کسی حرام کو حلال کردیتا ہے۔

صفوان ریاست کے طلبگار نہیں ہیں۔

میں نے صفوان ابن یحیٰی کے بارے میں تذکرہ کیا، ان کی شخصیت ایسی

---

[۱] اس بات پر غور کیجئے کہ ولایت فقیہ اور اس کے اولیٰ بہ تصرف ہونے کا مسئلہ جس پر جمہوری اسلامی کی بنیاد قائم ہے کس طرح تیئس[۲۳] چوالیس[۴۴] سال قبل شہید بزرگوار کی زبان پر جاری ہوتا ہے، اس طرح کہ خواب نامے اور ان دیگر خرافات کی رد ہو جائے جن سے آریا مہر کے خواب اور دینداری کی نمائش کے طور پر سادہ لوح افراد کو فریب دیا جاتا تھا۔

ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام ان کی تعریف میں فرماتے ہیں "انہ لا یحب الرّیاسۃ" یعنی صفوان ریاست کو دوست نہیں رکھتے انھیں یہ پسند نہیں ہے کہ وہ بالانشین اور محترم بنیں اور لوگ ان کی تعریف کریں۔ جب امامؑ نے غیبت اختیار فرمائی تو ہماری تکلیف اور ذمہ داری کو معین فرما دیا اور ہمیں حیران و سرگرداں نہیں چھوڑا۔ نائب امامؑ اور مجتہد عادل کی تشخیص کے لئے اہل خبرہ اور صاحبان اطلاع کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔

انتظار فرج خود امام زمانہؑ کے لئے۔

بعض روایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ظہور کا وقت خود حضرت مہدی علیہ السلام پر بھی پوشیدہ ہے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ امام زمانہؑ کے ظہور کے موقع پر خود ان کے لیے دو علامتیں ہوں گی۔ ایک یہ کہ ان کی تلوار غلاف سے باہر آجائے گی اور کہے گی کہ اے مہدیؑ! خروج کیجئے اور میرے ذریعے زمین کو عدل و داد سے بھر دیجیے۔ اور دوسری علامت ایک بیرق یا علم ہے جو حضرتؑ کے پاس ہے اور وہ بھی گویا ہوگا۔

شاید اس کا راز یہ ہو کہ خود امام زمانہؑ بھی ظہور و فرج کے انتظار میں رہیں کیوں کہ یہ ایک بہترین عبادت ہے۔

کسی شخص کی کوئی عزیز اور محبوب ذات سفر میں ہو تو وہ کس طرح بیچینی کے ساتھ اس کی واپسی کا انتظار کرتا ہے۔ اگر کسی کی یہی کیفیت امام زمانہؑ کے بارے میں پیدا ہو جائے تو یہ خود عبادت بلکہ افضل ترین

عبادت ہے۔ امام زمانہؑ کے توسط سے فرَجِ الٰہی کا انتظار خود ان کے لئے بھی افضل عبادت ہے۔

مہدویّت کا بلند مقام۔

چوں کہ مہدویت خصوصی طور پر ایک بہت ہی بلند مقام ہے اور اس کا لازمی حق عالم کے شرق و غرب پر حکمران کرنا ہے، انبیاء و ائمہ علیہم السلام نے اس کی خوشخبری دی ہے اور وہ اس کے ذریعے مومنین کے مضطرب دلوں کو تسکین دیتے تھے لہٰذا فریب کار اور حیلہ ساز اشخاص خاص طور سے غیبت کبریٰ کے دور میں ایسے منصب پر فائز ہونے اور ایسی ریاست حاصل کرنے کی طمع میں موقع کے منتظر رہتے ہیں، چنانچہ اب تک ڈیڑھ سو (۱۵۰) سے زیادہ افراد مہدویت کا دعویٰ کر چکے ہیں اور خدا نے سبھی کو رسوا کیا ہے۔ اسی بنا پر ہمارے تمام اماموں نے حضرت مہدی علیہ السلام کے صفات اور آپ کے خروج اور زمانۂ ظہور کی قربت کے علامات کے بارے میں کافی روایتیں منقول ہیں تاکہ کوئی شخص اشتباہ اور دھوکے میں مبتلا نہ ہو۔ ان میں سے بعض نشانیاں حتمی علامتوں کے عنوان سے مذکور ہیں۔ یعنی جب تک یہ علامتیں ظاہر نہ ہوں گی حضرتؑ بھی ظہور نہ فرمائیں گے

ظہور سے پہلے حکومت بنی عباس کا خاتمہ۔

حضرتؑ کے ظہور سے قبل حتمی علامتوں میں سے ایک بنی عباس کی با اقتدار اور مستحکم حکومت کا ختم ہو جانا بتایا گیا ہے، اور یہ علامت سات سو (۷۰۰) سال قبل ہلاکو خاں اور خواجہ نصیر الدین طوسیؒ کے ذریعے

پوری ہو چکی ہے۔[1]

دیگر تقریباً نو حتمی علامتیں ابھی ظاہر نہیں ہوئی ہیں، اگرچہ غیر حتمی نشانیاں کافی تعداد میں سامنے آ چکی ہیں۔

حتمی علامتوں میں سے سفیانی اور دجّال کا خروج۔

ان حتمی نشانیوں میں سے جو حضرتؑ کے ظہور سے قریب واقع ہوں گی۔ (بنی عباس کے سقوط خلافت کے مانند نہیں جو صدیوں پہلے گذر چکی ہے) دجّال اور سفیانی کا خروج بھی ہے۔

جس روایت میں اس فتنے کا ذکر کیا گیا ہے راوی امامؑ سے عرض کرتا ہے کہ آقا! آپ خدا سے دعا فرمائیں کہ یہ بلا پیش نہ آئے۔ تو آپ اس کے جواب میں فرماتے ہیں کہ یہ حتمی ہے اور اس کا واقع ہونا ضروری ہے۔

ظہور حضرت مہدیؑ سے قبل سفیانی کے جرائم۔

سفیانی یزید ابن معاویہ کی اولاد میں سے ہے، یہ شام اور مکے کے خشک صحرا سے برآمد ہوگا اور وہیں سے ایک لشکر تیار کر کے پانچ ملکوں پر متصرف ہوگا۔ دمشق، حمص، فلسطین، اُردن، اور قنسرین کی تسخیر کرے گا۔

---

[1] قیام قائم علیہ السلام سے پہلے خلافت بنی عباس کے سقوط کا تذکرہ غالباً شیعوں کی تسکین خاطر کے لئے کیا گیا ہے جو اس غاصب حکومت کے مظالم سے سخت پریشان تھے۔ ورنہ اتنی طویل مدت کا فاصلہ پیش نظر رکھتے ہوئے اسے ظہور مہدی علیہ السلام کی نشانی قرار دینے کی کوئی دوسری وجہ نظر نہیں آتی۔

اور ایک بڑا لشکر ترتیب دے کر ہر طرف قتل و غارت گری کے لئے روانہ کرے گا اور اعلان کرے گا کہ اگر کوئی شخص علیؑ کے دوستوں میں سے کسی ایک کا سر لائے گا تو اسے ایک ہزار درہم دوں گا چنانچہ مال کی محبت میں محبان علیؑ کثرت سے قتل کئے جائیں گے۔

حتمی نشانیوں میں سے خسف بیداء

وہ ایک دوسرا لشکر مدینے کی طرف بھیجے گا جو وہاں قتل عام برپا کرے گا۔ اس کے بعد یہی لشکر مکے کو تباہ و برباد کرنے کے لئے روانہ کرے گا لیکن مکے اور مدینے کے درمیان ایک سخت آواز بلند ہو گی اور زمین ان لوگوں کو نگل لے گی، زمین اس لشکر کو جو تقریباً تیس ہزار کی تعداد میں ہو گا نگل جائے گی سوا دو شخصوں کے جن کے چہروں کو ایک فرشتہ پیچھے کی طرف موڑ دے گا اور ایک کو حکم دے گا کہ مکے جا کر صاحب الامرؑ کو بشارت دے کہ بیداء کی سرزمین (وہی مکے اور مدینے کے درمیان ایک وادی) میں سفیانی کے فوجی زمین میں دھنس گئے۔ اور دوسرے کو حکم دے گا کہ شام جا کر سفیانی کو اس واقعے کی خبر دے اور اسے خوف زدہ کرے۔

یہ ماجرا جو خسف بیداء یعنی مذکورہ سرزمین میں دھنسنے کے نام سے معروف ہے اور جہاں سفیانی کے لشکری اس بلا میں گرفتار ہوں گے ظہور حضرتؑ کے قریب حتمی نشانیوں میں شمار کیا گیا ہے۔

سید حسنی اور گنج طالقان

دیگر حتمی علامتوں میں سے سید حسنی کا خروج ہے۔ یہ حسنی سادات میں

ہے ایک سید ہیں جن کا سلسلۂ نسب امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام تک پہونچتا ہے۔ یہ قزوین سے ظہور کریں گے درحالیکہ نبوت، امامت، مہدویت یا حضرت مہدی علیہ السلام کی نیابت کے دعویٰ دار نہ ہوں گے بلکہ صرف حدود الٰہی کو قائم کرنے مسلمانوں کے امور کی اصلاح، اور رفع ظلم کے لئے قیام کریں گے۔ سید حسنی کی تحریک پر قزوین کے مومنین کی ایک تعداد ان کے گرد جمع ہو جائے گی اور گنج طالقان ان سے مل جائے گا۔ روایت میں گنج طالقان کی اس طرح تعبیر کی گئی ہے کہ یہ کنایہ ہے نیک، عالی مرتبت، اور ثابت قدم افراد سے جو طالقان سے روانہ ہو کر سید حسنی سے آملیں گے۔

سید حسنی کی پیش قدمی اور کامیابی۔

آہستہ آہستہ ان کے ہمراہی بڑھتے جائیں گے اور بہت پیش رفت کریں گے، یہاں تک کہ یہ قزوین سے حدود عراق تک ایک علاقے کی تسخیر کر کے وہاں عادلانہ حکومت قائم کریں گے۔ یہ پیش قدمی مکۂ معظمہ سے خروج حضرت مہدی علیہ السلام کے بالکل قریب ہوگی۔ جب کہ حضرتؑ کوفے میں تشریف لائیں گے۔ سید حسنی کو خبر دی جائے گی کہ حضرت مہدی علیہ السلام کوفہ تشریف لا رہے ہیں، تو یہ اپنے لشکر کو حکم دیں گے کہ ہم سب ان کے استقبال کو چلیں اور دیکھیں کہ یہ اطلاع درست ہے یا نہیں۔ جب یہ لوگ حضرتؑ کی خدمت میں پہونچیں گے تو سید حسنی آپ کو پہچان لیں گے۔ لیکن اپنے لشکر کے مزید اطمینان کے لئے حضرتؑ سے پیغمبروں کی میراثوں کا مطالبہ کریں گے۔

مواریث انبیاء حضرت مہدیؑ کے پاس۔

حضرتؑ عصائے موسیٰؑ لانے کا حکم دیں گے اور اسے پتھر پر ماریں گے

تو اس سے پانی جاری ہو جائے گا۔

یقیناً حضرت مہدی علیہ السلام کی منزلت غیر معمولی طور پر عظیم ہے، تمام انبیاءؑ کی میراثیں آپ کے پاس ہیں۔ حضرت سلیمانؑ ابن داؤد کی انگوٹھی خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عمامہ، حضرت علی علیہ السلام کی ذوالفقار اور آپ کے دیگر آباء و اجداد کرام کی میراثیں آپ تک پہونچی ہیں۔

مواریث انبیاءؑ کے مشاہدے کے بعد سید حسنی ان حضرتؑ کے دست مبارک کو بوسہ دیں گے اور کہیں گے کہ میں نے آپ کو پہچان لیا تھا لیکن اس غرض سے کہ لشکر والے بھی آپ کے معتقد ہو جائیں مواریث انبیاء کا مطالبہ کیا تھا۔

تاریخ خوارج کی تکرار ہوگی۔

ان کا سارا لشکر جو ایک لاکھ افراد پر مشتمل ہوگا حضرتؑ کی بیعت کرے گا، لیکن ان میں سے چار ہزار اشخاص ان خوارج کے مانند جنھوں نے حضرت علی علیہ السلام سے بغاوت کی تھی، حضرت مہدی علیہ السلام کے مقابلے پر خروج کریں گے۔ اور جس طرح حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے خوارج کو قتل کیا تھا یہ چار ہزار باغی بھی حضرت مہدی علیہ السلام کے ہاتھ سے قتل ہوں گے۔

درحقیقت یہ بھی ایک عجیب اتفاق ہے کہ جس طرح حرّہ کے تاریخی واقعے میں اہالی مدینہ کے قتل عام اور اس کے بعد خانۂ خدا کو خراب کرنے کا اقدام کیا گیا تھا۔ اسی نسل کا سفیانی بھی یہی کام کرے گا۔ اور جس

طرح خوارج حضرت علی علیہ السلام کے مقابلے پر آئے تھے اسی طرح سید حسنی کے لشکر کے خوارج بھی حضرت مہدی علیہ السلام سے مقابلہ کریں گے اور وہی تاریخ دُہرائی جائے گی۔

رکن و مقام کے درمیان نفس زکیہ کا قتل۔

ظہور حضرتؑ کے قریب حتمی نشانیوں میں سے مکۂ معظمہ میں محترم ترین مکان یعنی مسجد الحرام کے اندر رکن اور مقام ابراہیمؑ کے درمیان نفس زکیہ کا قتل بھی ہے۔ ایک سید کو جو امامؑ کی طرف سے مامور ہوں گے کہ حاجیوں کو حضرت مہدی علیہ السلام کی طرف دعوت دیں، گرفتار کر کے ایسی مقدس جگہ پر قتل کر دیں گے۔

صیحۂ آسمانی کو سبھی لوگ سنیں گے۔

حتمی نشانیوں میں سے ایک صیحۂ آسمانی ہے جو ضرور واقع ہوگا مشرق و مغرب کے تمام افراد ایک ہی وقت میں اس آواز کو اپنی اپنی زبانوں میں سنیں گے اور سمجھیں گے "ازفت الآزفة" خدا کا وعدہ قریب ہوا "الا لعنة الله علی القوم الظالمین" آگاہ رہو کہ ظالم قوم کے لئے رحمت خدا سے دوری ہے۔

اور حضرت جبرئیل آواز دیں گے کہ مہدیؑ فرزند حسنؑ کا ظہور قریب ہے۔ اور حضرت علی علیہ السلام تک حضرتؑ کے تمام اجداد کے ناموں کا اعلان کریں گے۔ جبرئیل امین کی دوسری آواز یہ ہو گی کہ "الحق مع علیؑ و ذریته" یعنی حق علیؑ اور ان کے فرزندوں کے ساتھ ہے۔

اس قسم کی ندائیں عربی میں ہوں گی لیکن ہر شخص اسی زبان میں سنے گا جس زبان میں وہ گفتگو کرتا ہوگا۔ یہ ہر کان میں خود اسی لغت کے مطابق پہونچیگی۔

آفتاب میں سر اور سینے کا ظاہر ہونا۔

جو علامتیں حتمی طور پر ظاہر ہوں گی یہاں تک کہ حضرت مہدی علیہ السلام ظہور فرمائیں گے ان میں سے۔ آفتاب میں سر اور سینے کا نمایاں ہونا ہے۔ قرص خورشید میں سر و سینہ اور ایک ہتھیلی ظاہر ہوگی اور اس صورت سے آواز بلند ہوگی کہ حق علیؑ اور ان کے فرزندوں کے ساتھ ہے۔ ایک اور علامت ماہ رمضان کی پندرہویں تاریخ آفتاب میں اور مہینے کے آخر میں چاند میں گہن لگنا ہے۔ یہ سورج گہن اور چاند گہن علم نجوم کے قواعد کے برخلاف واقع ہوگا۔

دیگر علامات کا واقع ہونا بھی ممکن ہے۔

دیگر متعدد علامات بھی مذکور ہیں جو یکے بعد دیگرے واقع ہوں گی، اور ان میں سے اکثر ظاہر بھی ہو چکی ہیں۔ لیکن یہ حتمی علامتیں نہیں ہیں۔ بحار الانوار جلد ۱۳، نجم الثاقب حاجی نوری اور دارالسلام میں بھی جو فارسی زبان میں ہے غیر حتمی علامتوں کے بارے میں تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔ شائقین ان کتابوں کی طرف رجوع فرمائیں۔

(۴)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثہا عبادی الصالحون"

زمین حجتِ خدا سے خالی نہیں ہے

ان مسلّمہ مطالب میں سے جو مذہب شیعہ میں ضروری ہیں اور عقلی دلائل و براہین کے علاوہ جو ان پر قائم ہو چکے ہیں نقلی دلیلیں اور روایتیں بھی موجود ہیں۔ ایک یہ ہے کہ ابتدائے آفرینش سے قیام قیامت تک کسی وقت زمین حجتِ خدا سے خالی نہیں ہے، خواہ وہ پیغمبر ہو یا اس کا وصی یعنی امام۔ اگر زمین حجتِ خدا سے خالی ہو جائے تو سارا کارخانۂ آفرینش درہم برہم ہو جائے۔

بندوں کو خدا کی طرف لے جانا۔

چوں کہ غرض آفرینش بندوں کو خدا کی طرف لے جانا ہے اور اس کے لئے حجت الٰہی کا وجود لازمی ہے لہٰذا اگر پیغمبر یا امام موجود نہ ہو جو خدا کی طرف

رہنمائی کرے تو اصل غرض ہی ختم ہو جائے گی۔ یعنی ممکن ہے اس میں "بدا" واقع ہو جائے۔ [1] یعنی جس وقت مخلوقات کے درمیان الٰہی رہنما موجود نہ ہو تو لوگ گمراہی اور شہوات نفسانی کی طرف مائل ہو جائیں گے اور معنویت و روحانیت سے دور رہیں گے۔ ان پر حجت خدا بھی تمام نہ ہوگی اور دنیا ایک بارکس قدر شہوات اور مادیات کے چنگل میں پھنس کے رہ جائے گی۔

پہلے امام پھر ماموم

چنانچہ ارشاد ہے کہ اگر روئے زمین پر دو آدمیوں سے زیادہ باقی نہ رہیں تو ان میں سے ایک امام ہوگا اور دوسرا ماموم۔

جس وقت خدا چاہتا ہے کہ خلائق کو پیدا کرے، تو پہلے اپنے نمایندے اور خلیفہ حضرت آدمؑ کو خلق فرماتا ہے، اس کے بعد ان کی نسل سے دو آدمیوں کو۔ یہ ضروری ہے کہ پہلے راہبر اور راہنما کا تعین ہو اس کے بعد وہ

---

[1] "بدا" کے معنی ہیں آشکار ہونا، اور اصطلاح میں مقدرات کے اندر تغیر کو کہتے ہیں یعنی جس چیز کو واقع ہونا تھا وہ نہ ہو اور جسے نہیں ہونا تھا وہ واقع ہو۔ مسئلہ بدا مذہب شیعہ کے ضروریات میں سے ہے جو آیۂ مبارکہ "یَمْحُوا اللّٰہُ مَا یَشَاءُ وَ یُثْبِتُ" سے ثابت ہوتا ہے، (یعنی خدا مقدرات میں سے جس چیز کو چاہتا ہے محو فرما دیتا ہے اور جس چیز کو چاہتا ہے برقرار رکھتا ہے۔) البتہ اس مسئلے میں کچھ اشکالات اور شبہات پیش آتے ہیں جن کے کافی و شافی جوابات آیۃ اللہ دستغیبؒ کی کتاب، "۸۲ پرسش" کے سوالات کے ضمن میں دیئے گئے ہیں، اس کی طرف رجوع کیا جا سکتا ہے۔ یہ کتاب، مکرر چھپ چکی ہے۔ "ناشر"

لوگ آئیں جو خدا کی طرف رخ کرنے اور خدائی راستے پر چلائے جانے کے لئے پیدا کیے جاتے ہیں۔ پہلے ایک مدبّر اور منتظم کا انتخاب کیا جاتا ہے اس کے بعد کوئی کارخانہ قائم ہوتا ہے۔ انسانی نسل کی ابتدا سے حضرت خاتم الانبیاءؐ کے زمانے تک نبوت اور امامت کا سلسلہ برابر قائم رہا ہے۔ جو شخص اس کی مفصّل تشریح معلوم کرنا چاہتا ہو اسے مسعودی علیہ الرحمہ کی کتاب "اثبات الوصیۃ" کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔

امامت کا اتّصال روز قیامت سے۔

یہ منصب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت حجت عج ابن امام حسن عسکری علیہ السلام تک نیز مقدس دین اسلام کے اندر ثابت اور مشخّص ہے اور یہ امامت قیام قیامت تک قائم رہے گی۔

کوئی امام اس وقت تک دنیا سے نہیں گیا جب تک اپنے بعد کے لئے امام کو معیّن نہیں کر دیا۔ اور احادیث، روایات کی کتابوں میں یہ مطلب مسلّمات میں سے ہے۔ ہمارے اماموں میں سے ہر ایک نے اپنے جانشین کے بارے میں نصّ صریح قائم فرمائی ہے۔ خصوصیت کے ساتھ حضرت مہدی علیہ السلام کی امامت اور آپ کے خاتم الاوصیاء ہونے کے بارے میں گذشتہ انبیاء، حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اور آپ کے آبائے عظام سے کافی روایتیں منقول ہیں اور سبھی نے ایسے پیشوا کی آمد کا مژدہ دیا ہے جس کے ہاتھوں وعدۂ الٰہی اس طرح انجام پائے گا کہ سوا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنے والے کے اور کوئی شخص باقی نہ رہے گا۔ یہ وعدہ ایسا ہے جو خدا نے تمام انبیاء سے فرمایا ہے کہ میں ایک

روئے زمین کو شرک کی آلودگی سے پاک کردوں گا اور اسے اپنے صالح بندوں کے سپرد کردوں گا۔[1]

اس وعدے کی تعمیل حضرت حجت ابن الحسن العسکری علیہ السلام کے ہاتھوں سے ہوگی۔ اس دور میں زمین سے فسق و فجور کی بیخ و بنیاد ہی ختم ہوجائے گی اور سوا خیر و خوبی اور عدل و احسان کے اور کوئی چیز نظر نہ آئیگی شہوت رانی، حرص و حسد، اور کینہ و بخل ہر طرف ہوجائے گا اور اس کی جگہ پر معنویت اور روحانیت کا دور دورہ ہوگا۔

نور ولایت کی برکت سے بے نیازی۔

یہ ایسا عجیب اور بے نظیر زمانہ ہوگا کہ تمام انبیاء اور اولیاء اس کے آنے کا انتظار کرتے رہے ہیں اور اسے پانے کے آرزو مند تھے۔

منجملہ ان امور کے جو حضرتؑ کے زمانے میں واقع ہوں گے یہ بھی ہے کہ نور ولایت کی برکت سے مومنین کو بے نیازی نصیب ہوگی، یعنی ان کے دل اس طرح سے روشن ہوں گے کہ حرص و ہوس کی ظلمت ان سے خارج ہوجائے گی۔ جس شخص کے پاس اس کی معمولی خوراک موجود ہوگی اسے اس سے زیادہ کی حرص نہ ہوگی اور وہ اپنے کو نیازمند نہ پائے گا۔

قناعت کی برکت سے خوشی۔

مروی ہے کہ جو شخص اپنی واجب زکوٰۃ ادا کرنا چاہے گا وہ مستحق کو

---

[1] ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثھا عبادی الصالحون۔ سورہ انبیاء پ۱۷ آیت ۱۰۵۔

ڈھونڈھتا پھرے گا، بلند آواز سے پکارے گا، اور اعلان کرے گا، یہاں تک کہ ایک ہفتہ تلاش کرنے کے بعد بھی کوئی زکوٰۃ لینے والا نظر نہ آئے گا۔

چوں کہ نور علم و ولایت کی برکت سے سبھی اپنے کو مستغنی اور بے نیاز پائیں گے۔ لہٰذا قناعت اختیار کریں گے۔ درحقیقت جس چیز پر خدا قناعت عطا فرمادے وہ خوش دلی اور خوش حالی کی موجب ہوتی ہے اور ایسے لوگ اپنا وقت سکون و اطمینان سے گزارتے ہیں۔ کیسا مبارک زمانہ ہوگا یہ۔

امام زمانہ کی خدمت میں سریع السّیر وسائل۔

خدا نے حضرت حجت عجّل اللہ فرجہ کو اسی خاص زمانے کے لئے محفوظ رکھا ہے جب حضرتؑ کے ظہور کے اسباب فراہم ہو جائیں اور لوگ آپ کے وجود مقدس کو پانے کی استعداد اور صلاحیت رکھتے ہیں۔

روایات و اخبار مبارکہ سے یہ مفہوم واضح ہوتا ہے کہ خدا حضرتؑ کی ظاہری پیش رفت کے لئے سریع السیر اور تیز رفتار ذرائع آپ کے اختیار میں دے گا جن کے مقدمات کے طور پر موٹریں اور ہوائی جہاز وغیرہ فراہم ہو چکے ہیں۔

آپ سرعت کے ساتھ عدل کی نورانیت کو اس طرح ساری دنیا میں پھیلا دیں گے کہ ہر قسم کی جنگ اور نزاع ناپید ہو جائے گی، یہاں تک کہ ایک دوسرے کے دشمن جانور بھی آپس میں نہ لڑیں گے۔

حضرت مہدیؑ باتفاق مورخین حضرت حجت ابن الحسنؑ ہیں۔

وہ بزرگوار جن کی آمد کی خوشخبری پیغمبروں اور اماموں نے دی ہے

اور جن کے بابرکت زمانے کے خصوصیات کو نقل فرمایا ہے وہ کثیر تعداد میں مورخین اور راویوں کے اتفاق سے حضرت حجتؑ ابن امام حسن عسکری علیہ السلام کی ذات گرامی ہے۔

ابن صباغ مالکی نے اپنی کتاب فصول المہمہ میں، گنجی شافعی نے کتاب البیان فی اخبار صاحب الزمان میں، حافظ ابونعیم نے کتاب اربعین میں، اور محی الدین اعرابی نے اپنی کتاب فتوحات مکیہ میں خاص طور سے تصریح کی ہے کہ وہ حضرت محمد ابن حسن ابن علی ابن محمد ابن علی ابن موسیٰ ابن جعفر ابن محمد ابن علی ابن حسین ابن علی ابن ابی طالب علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

حاجی نوری نے اپنی کتاب النجم الثاقب میں ان علماء کے نام درج کئے ہیں جنھوں نے حضرتؑ کے بارے میں کتابیں تالیف کی ہیں۔

ولادت مہدی کلمۂ نور کے مطابق۔

یہ بزرگوار بنابر مشہور ۲۵۶ھ ہجری قمری میں پیدا ہوئے۔ چنانچہ بحساب ابجد آپ کی تاریخ ولادت کلمۂ "نور" کے اعداد کے مطابق ہے۔

آپ کے پدر بزرگوار حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے آپ کو سوا اپنے خاص اصحاب کے دیگر لوگوں سے پوشیدہ رکھا۔ آپ کی وفات کے بعد معتضد خلیفۂ عباسی نے بہت سے جاسوس آپ کے گھر پر بھیجے تاکہ اگر آپ کا کوئی فرزند ہو تو اسے گرفتار کر لیا جائے۔ چنانچہ حضرتؑ اسی روز نگاہوں سے غائب ہو گئے اور جاسوسوں نے پوری کوشش کے باوجود آپ کو نہیں پایا۔

غیبت صغریٰ کی چوہتر سال کی مدت میں چار اشخاص حضرتؑ کے

نائب خاص کی حیثیت سے معین ہوئے جن کا ذکر اس سے قبل کیا جا چکا ہے۔

زمانۂ غیبت میں حضرت مہدیؑ سے ملاقات

غیبت کبریٰ کے زمانے میں جب تک حضرتؑ خود نہ چاہیں آپ کا دیدار ناممکن ہے۔ اگر حضرتؑ خود ہی مصلحت جانیں تو کسی کو اپنی زیارت سے مشرف فرما سکتے ہیں اور اپنے کو پہچنوا سکتے ہیں ورنہ یہ امر محال ہے۔ البتہ کچھ بزرگ اور صالح افراد ایسے ضرور رہتے اور ہیں جو اس فضیلت اور شرف سے مشرف ہو چکے ہیں اور ہوتے ہیں۔

جو امر مسلّم ہے وہ یہ ہے کہ کوئی شخص سفارت اور نیابت خاص کے عنوان سے آپ سے ملاقات نہیں کرے گا۔ اور جو شخص اس کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔ البتہ متعدد مصلحتوں کی بنا پر اور منجملہ ان کے بزرگان دین پر اہل تقویٰ اور حضرتؑ کے شیعوں کے مزید اعتقاد کے لئے ہر زمانے میں یہ سعادت پیش آتی ہے۔[1]

---

[1] - شہید محراب آیۃ اللہ دستغیبؒ نے اپنی بے نظیر کتاب "داستانہائے شگفت" میں موجودہ زمانے کی بزرگ شخصیتوں کے ایسے متعدد واقعات اور حالات نقل فرمائے ہیں کہ حضرت مہدی علیہ السلام کے توسط سے کتنے ہی بیماروں نے شفا پائی، کتنے ہی پریشان حال اور مجبور لوگوں کی پریشانیاں رفع ہوئیں اور کتنے ہی حاجتمندوں کی حاجتیں رفع ہوئیں۔ حق یہ ہے کہ جیسا شہیدؒ نے اپنے مقدمے میں لکھا ہے یہ کتاب زیادتی ایمان نیز خدا سے اور اہلبیتؑ کے توسل سے امید رکھنے کے لئے بہت نفع بخش ہے۔

نور ولایت اندھیری رات میں روشنی دیتا ہے۔

منجملہ ان لوگوں کے جو غیبت کبریٰ کے اوائل میں اس سعادت پر فائز ہوئے ابراہیم ابن مہزیار علی ابن مہزیار اہوازی ہیں، جن کا ذکر بحار الانوار جلد ۱۳، اکمال الدین واتمام النعمۃ صدوقؒ اور الغیبۃ شیخ طوسیؒ میں موجود ہے۔ ابن مہزیار اس گروہ میں سے ہیں جن کے آباؤ اجداد اہلبیت علیہم السلام سے خاص عقیدت رکھتے تھے اور سبھی ولایت کے پیرو تھے۔

ان کے جد امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں مشرف ہوتے تھے۔ یہ ایک رات ایک تاریک بیابان میں وضو کے لئے پانی تلاش کرتے ہوئے گھوم رہے تھے کہ دفعتہً اس مسواک سے جو ان کے ہاتھ میں تھی ایک نور ساطع ہوا اور اسی کی روشنی میں انھیں پانی کی جگہ نظر آگئی۔ پہلے تو انھیں وحشت ہوئی اس کے بعد متوجہ ہوئے کہ یہ نور ایسا نہیں ہے جس میں کوئی سوزش یا گرمی ہو، چنانچہ انھوں نے وضو کر کے نماز پڑھی اور پھر تھوڑی دیر میں وہ نور خاموش ہو گیا۔ جب یہ حضرت ہادی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو یہ واقعہ بیان کیا اور پوچھا کہ یہ نور کیسا تھا؟

حضرتؑ نے فرمایا کہ یہ ہم اہلبیتؑ کی ولایت کا نور ہے۔

میرا مقصد یہ واضح کرنا ہے کہ ابن مہزیار ایسے بزرگوار کے پوتے ہیں کہ انھیں اپنے آباؤ اجداد سے نور ولایت وراثت میں ملا ہے۔

دیدار حضرت مہدیؑ کے شوق میں بیس سال تک مکہ معظمہ کا سفر

جب غیبت کبریٰ شروع ہو گئی تو ابراہیم یا علی ابن مہزیار اپنا سکون

و آرام چھوڑ کے مسلسل بیس سال تک مکۂ معظمہ سے مشرف ہوتے رہے۔
یہ سب سے پہلے مکۂ معظمہ پہونچ جاتے تھے اور سب کے بعد وہاں سے
واپس ہوتے تھے۔ چوں کہ یہ جانتے تھے کہ حضرت ولیٔ عصر عجل اللہ تعالیٰ
فرجہ ہر سال مناسک حج اور بالخصوص موقف عرفات میں شریک اور تشریف
فرما ہوتے ہیں لہٰذا ان بیس برسوں میں انتہائی شوق کے ساتھ حضرتؑ
کے دیدار کے متمنّی رہے۔ انھوں نے اس سلسلے میں پوری کوشش کی،
اور تضرع وزاری کے ساتھ بارگاہ خداوندی میں نالہ وفریاد کرتے رہے،
چنانچہ بیس سال کے بعد انھیں خواب میں بشارت ہوئی کہ اس سال
حج کے لئے جاؤ تو اپنے مقصد میں کامیاب ہوگے۔ جب یہ بیدار ہوئے
تو رخت سفر باندھا، کوفہ آئے، وہاں سے مدینۂ منورہ اور اس کے بعد
مکۂ معظمہ کے لئے روانہ ہوگئے۔

ایک شب تاریکی پھیلنے سے قبل طواف کی حالت میں ایک حسین وجمیل
جوان بزرگ کو دیکھا کہ ان کی پیشانی سے عبادت کا نور آشکار ہے اور دو سفید
حُلّے پہنے ہوئے ہیں۔ جب ابن مہزیار کے پاس پہونچے تو دونوں نے
باہم مصافحہ کیا۔ پھر ابن مہزیار سے پوچھا، تم کہاں کے رہنے والے ہو؟۔
انھوں نے کہا، اہواز کا۔ پوچھا، ابن خضیب کا کچھ حال معلوم ہے؟ (ابن
خضیب اہلبیت علیہم السلام کے مخلص ارادتمندوں میں سے تھے۔ یہ
ایک مرد مجتہد، سحر خیز اور شب زندہ دار انسان تھے) تو ابن مہزیار نے کہا
کہ انھوں نے وفات پائی۔ اس پر اُن بزرگ نے تین مرتبہ فرمایا، خدا کی رحمت
ہو ان پر کیوں کہ وہ راتوں کو اٹھ کے بارگاہ خداوندی سے لَو لگاتے تھے
خدا کی رحمت ہو ان پر۔ اس کے بعد پوچھا، ابن مہزیار کا کیا حال ہے؟

انھوں نے کہا، وہ میں ہی ہوں۔ پھر فرمایا، تمھیں ابن مہزیار ہو؟۔ انھوں نے کہا، ہاں۔ تو فرمایا، جو امانت ابو محمد حسن عسکری علیہ السلام کی باقی رہ گئی ہے وہ کہاں ہے؟۔ انھوں نے وہ انگوٹھی جو وراثت میں ان تک پہونچی تھی پیش کی، ان بزرگوار نے اسے بوسہ دیا اور گریہ فرمایا، اس کے بعد فرمایا تم رستگار ہوئے، تم کس نیت سے یہاں آئے ہو؟۔ ابن مہزیار نے کہا، بیس سال ہو چکے ہیں کہ میں ہر سال امام محجوب کے (جو حجاب غیبت میں ہیں) دیدار کے لئے آتا رہا ہوں۔ فرمایا کہ، امام محجوب نہیں ہیں بلکہ تم لوگ خود محجوب ہو۔ تمہارے اعمال بد اس کے باعث ہوئے ہیں کہ تم ان سے محجوب ہو جاؤ۔

پھر فرمایا کہ، مجھے اجازت دی گئی ہے کہ تمہیں امام کی خدمت میں پہونچا دوں۔ آج کی شب، جس وقت ستارے اچھی طرح سے روشن ہو جائیں تم کوہِ صفا کے قریب آجانا تاکہ میں تمہیں ان حضرتؑ کی خدمت میں لے چلوں۔

ابن مہزیار کہتے ہیں کہ وہ جوان حسب وعدہ آئے اور میں ان کے ہمراہ روانہ ہو گیا۔ ہم لوگ کچھ پستیوں اور بلندیوں سے گزرے تو انھوں نے فرمایا کہ یہ وقت سحر اور نماز شب کا موقع ہے۔ ہم دونوں ٹھہر گئے اور نماز شب پڑھی۔ ہم لوگ پھر روانہ ہوئے یہاں تک کہ سفیدۂ صبح طالع ہوا تو فرمایا کہ اتر پڑو تاکہ اول وقت نماز صبح پڑھ لیں۔

اس کے بعد ہم نے پھر سفر شروع کیا اور ایک ایسی وادی میں پہونچے جس کا نور دور ہی سے نظر آرہا تھا اور اس سے مشک وعطر کی خوشبو آرہی تھی۔ وادی کے درمیان ایک خیمہ نصب تھا جس سے ایک نور بلند ہو کر آسمان تک جا رہا تھا۔ جب ہم یہاں تک پہونچے تو فرمایا کہ اب پاپیادہ

ہو جاؤ اور اپنی سواری کو چھوڑ دو، یہ مقام وادئ امن ہے۔

جب ہم تھوڑا اور قریب ہوئے تو فرمایا کہ یہاں کھڑے ہو جاؤ تاکہ میں تمہارے لئے اذن دخول حاصل کروں۔ وہ گئے اور پھر واپس آکے کہا کہ تمہیں خیر و برکت کی توفیق عطا ہوئی ہے۔ خیمے کا پردہ اٹھایا گیا تو حضرتؑ کے چہرۂ مبارک کے نور نے میری آنکھوں کو خیرہ کر دیا، اور قریب تھا کہ میں بے ہوش ہو جاؤں۔ میں نے ادب اور ارادت کا فرض ادا کیا، حضرت نے عراق کے شیعوں کا حال پوچھا اور فرمایا کہ میں ایسے گوشۂ و کنار میں زندگی بسر کرتا ہوں جہاں لوگوں کی آبادی اور آمد و رفت نہ ہو۔ انھوں نے اشرفیوں کی ایک تھیلی امامؑ کی خدمت میں پیش کی تو حضرتؑ نے فرمایا کہ مجھ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے، تم اسے اپنے ہی پاس رکھو کیوں کہ تم کو اس کی ضرورت پیش آئے گی۔ اور پھر جیسا حضرتؑ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا بھی۔

(۵)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثہا عبادی الصالحون"

آسمانی کتابوں میں آمد حضرت مہدیؑ کی بشارت۔

بارہویں امام حضرت مہدی علیہ السلام کی امامت وخلافت، آپ کے غایب ہونے اور اس کے بعد ظاہر ہونے اور دنیا کو عدل وداد سے پُر کرنے کا مسئلہ اتنا اہم ہے کہ آسمانی کتابوں میں اس کی خبر دی گئی ہے، اور گذشتہ پیغمبر اپنی امتوں کو خوشخبری دیتے تھے کہ آخری زمانے میں خدا کی طرف دعوت دینے والا ایک پیشوا ظاہر ہوگا اور خیر وصلاح کے حامل افراد کے علاوہ اور کوئی شخص زمین پر باقی نہیں رہے گا۔ جو آیہ مبارکہ پیش کی گئی ہے اس میں صراحت کے ساتھ ارشاد باری ہے کہ، ہم نے "زبور" میں لکھ دیا ہے کہ زمین کے وارث، ہمارے نیک اور صالح بندے ہوں گے۔ [۱]

---

[۱] "ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثہا عبادی الصالحون"
سورہ انبیاء ۲۱ - آیت ۱۰۵ -

اس آیت میں زمانۂ حضرت مہدی علیہ السلام کی خبر دی گئی ہے۔ جس میں پوری زمین عدل و داد کا نمونہ ہوگی اور سوا اس کے کفر اور فسق و فجور کی کوئی مثال موجود نہ ہوگی۔

صحف حضرت ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ کی توریت، حضرت عیسیٰؑ کی انجیل اور قرآن مجید کے متعدد مقامات پر اس آیندہ دَور کی خبر دی گئی ہے۔

"یعنی ہم نے ارادہ کر لیا ہے کہ جو لوگ زمین میں کمزور کر دیے گئے ان پر احسان کریں، اور انھیں پیشوا قرار دیں اور انھیں وارث بنائیں۔"[1]

انسانوں سے اخلاقی برائیاں اٹھالی جائیں گی۔

خداوند عالم نے وعدہ فرمایا ہے کہ زمین کو عدل و داد سے بھر دے گا، اور جملہ ملتوں کو خبردار کیا ہے کہ اس کرۂ زمین کا انجام نیک ہوگا، سوا مومن صالح کے اس پر کوئی اور نہ ہوگا۔ ظلم و جور، فساد و نفاق، اور حسد و کینہ باقی نہ رہے گا۔

منقول ہے کہ انسان کی ابتدائے آفرینش سے جب قابیل نے ہابیل پر حسد کیا تھا اور انھیں قتل کر دیا تھا ظہور حضرت حجتؑ ابن حسن عسکری علیہ السلام کے زمانے تک، یہ مرض نوع بشر کے درمیان قائم رہے گا، لیکن حضرتؑ کے ظہور سے علم اس قدر قوی اور ایمان اس قدر محکم ہو جائے گا کہ کسی دل کے اندر کینے اور حسد کا ایک ذرّہ بھی باقی نہ رہے گا، سب آپس میں بھائی بھائی کی طرح رہیں گے، ایک جسم کے اعضا کے مانند ایک دوسرے کے دُکھ درد

---

[1] "ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض ونجعلھم ائمۃ ونجعلھم الوارثین۔" سورۂ قصص ۲۸۔ آیت ۵۔

میں شریک ہوں گے اور باہم دوستی کا حق ادا کریں گے، لہذا ان پر ظاہری برکتیں بھی نازل ہوں گی، اور حضرتؑ کی برکت سے نعمتوں کی زیادتی اپنی انتہا کو پہونچ جائے گی۔

زمین اپنے خزانوں کو اُگل دے گی۔

منجملہ ان روایتوں کے مطابق جو اس بارے میں منقول ہیں زمین اپنے خزانوں کو باہر نکال دے گی اور کوئی خزانہ اس کے اندر مخفی نہ رہے گا۔ درحقیقت یہ وہ زمانہ ہوگا جب حضرت حجتؑ ابن الحسنؑ کا نور ساری دنیا کو گھیر لے گا،[1] انسان مستغنی ہو جائے گا، اور جہاں بھی جائے گا آپ کے نور کو موجود پائے گا۔ یہ دیگر زمانوں کے مانند نہ ہوگا بلکہ زمانے کا ایک خاص حصّہ ہوگا جس کے بارے میں خداوند عالم نے ایسا ارادہ فرمایا ہے۔

زمانۂ حضرت مہدیؑ میں قوائے جسمانی کی طاقت۔

مروی ہے کہ اس زمانے میں لوگوں کے تمام قوائے بدن میں تغیر ہو جائے گا۔ آنکھوں اور کانوں کی قوت اتنی بڑھ جائے گی کہ آنکھیں چار فرسخ (یعنی تقریباً چوبیس[24] کلومیٹر) تک بخوبی دیکھ سکیں گی۔ اور اگر حضرتؑ چار فرسخ کے فاصلے سے کوئی بات ارشاد فرمائیں گے تو کان اسے سن لیں گے اور آنکھیں حضرت کے جمال مبارک کا مشاہدہ بھی کر لیں گی۔

جسمانی اعضاء مثلاً ہاتھوں اور پاؤوں کے متعلق مروی ہے کہ یہ

---

[1] واشرقت الارض بنور ربها۔ سورۂ زمر ۳۹ - آیت ۶۹۔

اس قدر طاقتور ہو جائیں گے کہ لوگ ہاتھ سے پہاڑ کو اکھاڑ لیں گے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس زمانے میں کرۂ زمین پر بہشت کی کیفیت اتر آئے گی۔ یہ بات بے وجہ نہیں تھی کہ انبیاءؑ اور اولیا ایسے دور کی آرزو کرتے تھے اور اس کی تعجیل کے لئے دعا کرتے رہتے تھے۔

تعجیل فرج کے لئے امام جعفر صادقؑ کی دعا۔

کتاب اقبال میں سید ابن طاؤس علیہ الرحمہ جناب محمد ابن مسلم سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں، میں شب قدر (ماہ رمضان کی تئیسویں[۲۳] شب) میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ حضرت کے ہمراہ عبادت اور شب بیداری میں رات بسر کروں۔ حضرتؑ شب کے آغاز سے آخر تک نماز اور دعا میں مشغول رہے، اور میں بھی آپ کے پیچھے موجود رہا۔ جو عمل آپ کرتے تھے میں بھی کرتا تھا۔ نماز صبح کے بعد حضرتؑ نے تضرع وزاری کے ساتھ ایک طولانی دعا پڑھی، اور اسی کے ضمن میں پڑھا کہ، خدایا تعجیل فرما اس ہستی کے فرج میں جس کے فرج اور ظہور کے ذریعے تیرے دوستوں کے لئے فراخی اور کشائش ہوگی۔ [۱]

دعا ختم ہونے کے بعد میں نے پوچھا کہ، آقا! وہ کونسی شخصیت ہے؟۔ آپ نے فرمایا کہ وہ میرا فرزند زادہ ہے۔ اس کا نام میرے جد یعنی خاتم الانبیاء حضرت محمدؐ کا نام ہے۔ وہ مہدیؑ موعود ہے، اس کے زمانے میں عدل قائم ہو جائے گا، اور ظلم و جور اور فسق و فجور ختم ہو جائے گا۔ لہٰذا مستحب

---

[۱]۔ اَللّٰھُمَّ عَجِّلْ فِی فرج من بفرجہ فرج اولیائك۔ کتاب اقبال۔

ہے کہ ماہ رمضان کی تئیسویں (۲۳) شب ہر حال میں حضرت ولی العصرؑ کی دعائے فرج پڑھی جائے۔ ؎

حضرت مہدیؑ کے منتظرین کے لئے ثواب شہادت؛

جیسا کہ اخیار وابرار افراد کا شیوہ تھا رات دن حضرتؑ کے انتظار میں چشم براہ رہنا چاہیئے۔ اگر کوئی شخص خلوص دل کے ساتھ حضرت ولی عصرؑ کی آرزو رکھتا ہو اور اسی آرزو کی حالت میں مرجائے تو ایسا ہے کہ جیسے وہ حضرتؑ کے خیمے میں ہو۔ جس شخص کو اس تمنا میں موت آجائے وہ اس شخص کے مانند ہے جو حضرت ولئ عصر کی رکاب میں خدا کی راہ میں شہید ہوا ہو۔

کسی کے لئے شبہے کی گنجائش نہیں رہی۔

حضرت رسول خدا اور ائمہ ہدیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام نے حضرت مہدیؑ کے بارے میں متعدد مقامات پر اور مختلف حالات میں اس قدر گفتگو فرمائی ہے اور اتنے ارشادات فرمائے ہیں کہ اب کسی کے لیے شبہے کی گنجائش باقی نہیں ہے۔

؎ اَللّٰھُمَّ کُنْ لِوَلِیِّکَ الْحُجَّۃِ بْنِ الْحَسَنِ صَلَوَاتُکَ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰبَائِہٖ فِیْ ھٰذِہِ السَّاعَۃِ وَفِیْ کُلِّ سَاعَۃٍ وَلِیًّا وَّحَافِظًا وَّقَائِدًا وَّنَاصِرًا وَّدَلِیْلًا وَّعَیْنًا حَتّٰی تُسْکِنَہٗ اَرْضَکَ طَوْعًا وَّتُمَتِّعَہٗ فِیْھَا طَوِیْلًا۔

مفاتیح الجنان۔ اعمال روز جمعہ۔

آپ کے نام کے بارے میں فرمایا کہ ان کا نام میرا نام (م ح م د) ہے، ان کی کنیت میری کنیت (ابو القاسم) ہے، نیز فرمایا کہ وہ امام حسینؑ کی اولاد میں نویں فرزند ہیں اور حضرت ابی عبداللہ الحسینؑ کی طرف اشارہ فرمایا۔ "یملاء الارض قسطاً وعدلاً بعد ما ملئت ظلماً وجوراً" یعنی وہ زمین کو عدل و داد سے بھر دیں گے جب کہ وہ ظلم و جور سے پُر ہو چکی ہو گی۔

آپ کے خصوصیات کو بھی اس طریقے سے بیان فرمایا ہے کہ اس امر میں کسی طرح کا ابہام اور اجمال باقی نہ رہ جائے۔

اصحاب مہدئ اصحاب بدر کی تعداد میں۔

حضرتؑ کے اصحاب کی تعداد تین سو تیرہ ۳۱۳ بیان فرمائی ہے۔ یقیناً یہ وہ افراد ہیں جو ابتدا ہی میں حاضر خدمت ہو جائیں گے، اور ان کے بعد دیگر اشخاص ان سے ملحق ہوں گے۔ ان کی تعداد اصحاب بدر کی تعداد کے مطابق ہو گی جو حضرت خاتم الانبیاءؐ کے ہم رکاب تھے۔ یہ بھی ایک لطیف بات ہے کہ اسلام کے پہلے انصار اور وہ افراد جو ظہور اسلام کے آغاز میں پیغمبرؐ کے ہمراہ فداکاری کے لئے حاضر تھے انھیں کی تعداد کے مطابق آنحضرتؐ کے فرزند حضرت مہدی علیہ السلام کی رکاب میں بھی آپ کے اصحاب حیات اسلام کی تجدید اور احکام قرآن کے اجراء کے لئے جمع ہوں گے۔

حضرت کا ظہور مکہ معظمہ سے اور ملائکہ آپ کے مددگار ہونگے۔

آپ کا محل ظہور مکہ معظمہ ہو گا، آپ کی سلطنت عالمگیر ہو گی، اور آپ کی حکومت تمام کرۂ زمین پر محیط ہو گی۔

جس وقت آپ ظہور فرمائیں گے تو جبرئیل امین آپ کی داہنی جانب، میکائیل بائیں جانب، اسرافیل سامنے کی طرف اور عزرائیل پشت کی طرف رواں ہوں گے اور دیگر ملائکہ آپ کے یار و مددگار ہوں گے۔

اس موضوع پر جو کتابیں تالیف ہوئی ہیں ان میں حضرتؑ کے بارے میں بہت کچھ لکھا گیا ہے۔

نوّابِ اربعہ کے ذریعے لوگوں کی حاجت روائی۔

جیسا کہ عرض کیا گیا زمانۂ غیبت صغریٰ کے چوہتّر سال میں ترتیب وار چار افراد حضرتؑ کی نیابت کے عہدے پر فائز ہوئے۔ عثمانؒ ابن سعید، محمدؒ ابن عثمان، حسینؒ ابن روح، اور علیؒ ابن محمد سمری، جن کی قبر مبارک اب بھی بازار بغداد کے کنارے موجود اور زیارت گاہ ہے۔

ان چاروں نائبوں کے زمانے میں اطراف و اکناف کے شیعوں میں سے جس شخص کو کوئی مطلب یا مرحلہ در پیش ہوتا تھا وہ انھیں کے ذریعے امامؑ کی خدمت میں رابطہ قائم کرتا تھا اور اس کی مشکل رفع ہوتی تھی جیسا کہ بیان ہو چکا ہے غیبت کبریٰ اور خود امام علیہ السلام کی ہدایت کے مطابق باعمل علماء کی طرف رجوع کے بعد کسی کے لئے کوئی عذر باقی نہیں رہا، اور ہر شخص کو چاہیئے کہ عبادات اور احکام دین میں عادل علماء سے متمسک ہو۔

احتیاط پر عمل بھی علماء کی نگرانی میں ہونا چاہیئے۔

کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ مجھے علماء کی ضرورت نہیں ہے۔

میں شرعی مسائل میں احتیاط پر عمل کرتا ہوں، یا خود ہی اخبار و احادیث کی طرف رجوع کر کے روایتوں سے اپنی تکلیف اور فرائض کو سمجھ لیتا ہوں۔

یہ جان لینا چاہیئے کہ روایات اور قرآن مجید کے ذریعے تکلیف شرعی کو سمجھ لینا ہر ایک کا کام نہیں ہے، ہر چیز کا ایک اہل ہوتا ہے، اور صاحبان عقل ہر کام میں اس کے اہل کی طرف رجوع کرتے ہیں لہٰذا فقہ میں بھی اہل خبرہ کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔

احتیاط پر عمل کرنا بھی ہر شخص کا کام نہیں ہے۔ بنیادی طور پر احتیاط کے طریقے اور اس کی شناخت کا تعین خود علماء ہی کے توسط سے ہو سکتا ہے لہٰذا احتیاط پر عمل کرنے میں بھی علماء کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے، کیوں کہ انسان بہت سے کام ایسے کرتا ہے جو اس کی نظر میں بہتر اور مطابق احتیاط ہوتے ہیں درحالیکہ احتیاط انھیں ترک کرنے میں ہوتی ہے، یا کچھ اعمال اس خیال سے ترک کر دیتا ہے کہ اس نے احتیاط پر عمل کیا ہے جب کہ احتیاط ان کے بجا لانے میں ہوتی ہے۔

ظہور حضرت مہدیؑ کے بارے میں گیارہ سو چھپن حدیثیں[۱۱۵۶]۔

اب میں ظہور حضرتؑ کی حتمی علامتوں کی جانب ایک اشارہ کرتا ہوں یہ وہ علامتیں ہیں جن کا ذکر اخبار و احادیث میں موجود ہے اور یہ حضرتؑ کے ظہور کے قریب واقع ہوں گی۔ ان کا جان لینا ضروری ہے تاکہ باطل اور جھوٹا دعوی کرنے والوں کا جھوٹ ظاہر ہو جائے۔ ان کی طرف پہلے بھی کچھ اشارات کیے جا چکے ہیں اور گذشتہ سلسلہ بیان

کے ضمن میں بعض کا تذکرہ کرچکا ہوں۔ اب بقیہ حالات کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔

طریق اہلبیت علیہم السلام سے تقریباً ایک ہزار حدیثیں مذہب امامیہ کے سلسلۂ اسناد کے ساتھ اور ایک سو چھپن حدیثیں طریق عامہ سے علامات ظہور، زمانۂ حضرت حجتؑ، کیفیت غیبت، اور حضرتؑ کے ظہور کے بارے میں منقول ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ کم تر ہی کوئی ایسا موضوع ہوگا جس کے لئے اس قدر اہتمام کیا گیا ہو۔ حتمی علامتیں مختلف تعداد میں مذکور ہیں، چنانچہ دس، نو، سات اور پانچ بھی بتائی گئی ہیں۔

ماہ رجب و رمضان میں صیحۂ آسمانی۔

حتمی نشانیوں میں سے ایک ماہ رجب میں صیحۂ آسمانی ہے۔ یعنی آسمان سے تین بار آواز بلند ہوگی "اَزِفَتِ الْاٰزِفَۃُ"، اس طرح سے کہ اسے سبھی لوگ سنیں گے۔ پھر ماہ رمضان المبارک کی تیئیسویں (۲۳) شب میں ایک منادی آسمان سے ندا کرے گا کہ، ظہور مہدیؑ آل محمدؐ کا وقت آگیا، اور کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جو اس آواز کو نہ سنے۔ ہر شخص اسے اپنی زبان اور اپنی لغت میں سنے گا۔ حضرتؑ کا اعلان ظہور آسمان سے بلند ہوگا۔

سفیانی کا ہنگامہ پندرہ (۱۵) ماہ تک رہے گا۔

قبل ظہور کی حتمی علامتوں میں سے جس کی طرف پہلے بھی اشارہ کیا جا چکا ہے۔ سفیانی کا خروج ہے۔ حضرتؑ ابن الحسنؑ کے ظہور سے

پندرہ ماہ قبل سفیانی ظاہر ہوگا۔ اس کا نام عثمان اور اس کے باپ کا نام عنبسہ ہے۔ اس کا نسب یزیدؔ ابن معاویہ تک پہونچتا ہے۔ یہ حدود شام میں وادی "یابس" سے خروج کرے گا، بہت ہی بدصورت ہوگا۔ چہرے پر چیچک کے داغ ہوں گے، یک چشم (کانا) ہوگا، اور اس کا سر بیل کے سر کے مانند بڑا ہوگا۔ یہ تین شبانہ روز مدینۂ منورہ میں اپنے جد یزیدؔ کی طرح قتل و غارت کرے گا اور حضرت مہدیؑ علیہ السلام کی جستجو کرے گا، یہاں تک کہ بیداء کے صحرا میں اس کا لشکر زمین میں دھنس جائے گا۔

اس کی مدّتِ سلطنت چھ۶ مہینے ہوگی اور اس کا شور و غوغا اور فتنہ پندرہ۱۵ ماہ تک رہے گا۔

دجّال ایک نحس جادوگر۔

دیگر حتمی علامتوں میں سے ایک دجّال کا خروج ہے۔ کتاب بحار الانوار جلد ۱۳ میں اس کی تفصیل بیان کی گئی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ ایک مہیب انسان ہے، خلقت کے لحاظ سے اس کی صرف ایک آنکھ ہے اور دوسری آنکھ کی جگہ صاف ہے، ایسا نہیں ہے کہ دوسری آنکھ بیکار ہو بلکہ اس کی جگہ پر جلد موجود ہے۔ وہ ایک آنکھ بھی اس کی پیشانی پر ہے اور آنکھ کے اندر خون کا ایک ٹکڑا نمایاں ہے۔ دجّال ایک ماہر اور منحوس جادوگر ہے، اس کے جادوؤں میں سے ایک یہ بھی ہوگا کہ لوگوں کو پانی اور روٹی کا نمونہ دکھائے گا طرح طرح کے کرشموں کی نمائش کرے گا، اور اپنے ہر شعبدے کے ذریعے کچھ لوگوں کو فریب دے گا۔

اہل ایمان کو فریب نہ دے سکے گا۔

ہر کافر و منافق اور کمزور ایمان والا شخص دجّال کا پیرو بن جائے گا لیکن مومن دھوکا نہ کھائے گا۔ روایت میں وارد ہوا ہے کہ مومن جس وقت دجّال کے سامنے پہونچے گا تو قرآن مجید کا کوئی سورہ پڑھ کے اس کے منھ پر تھوک دے گا اور واپس چلا آئے گا۔ اس کا شر اور سحر اہل ایمان کو نہ کوئی ضرر پہونچا سکے گا نہ ان پر کارگر ہوگا۔ یقیناً جس شخص کا تکیہ اور توکّل خدا پر ہے اُسے کوئی شخص نقصان نہیں پہونچا سکتا سوا اس کے کہ خدا نے اس کے لئے ایسا مقدّر فرمادیا ہو، اور جو کچھ خدا مقدّر فرمادے انسان کی بھلائی اسی میں ہے۔

حضرت عیسیٰؑ حضرت مہدیؑ کی رکاب میں۔

کتاب صحیح بخاری، صحیح مسلم، اور مسند ابو داؤد وغیرہ جیسی عامّہ کی معتبر کتابوں میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے یہ روایت منقول ہے کہ حضرت حجۃؑ ابن الحسنؑ کے ظہور کے موقع پر عیسیٰؑ ابن مریم آسمان سے نازل ہوں گے اور امام زمانہؑ کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

پھر فرمایا، کس حیثیت میں ہوگے اس وقت تم لوگ (یعنی مسلمان) جب عیسیٰؑ ابن مریم تمہارے درمیان (نماز کے لئے استادہ) ہوں گے درحالیکہ تمہارے امام جماعت مہدیؑ آل محمدؐ ہوں گے؟۔

اسی طرح فرمایا، گمراہ نہ ہوگی وہ امت جس کے آغاز میں میں، آخر میں مہدیؑ اور وسط میں عیسیٰؑ ہیں۔

ایک اور صحیح روایت میں ہے کہ عیسیٰؑ حضرت مہدیؑ کا ہاتھ تھامیں گے

(یعنی اُن حضرتؑ کی بیعت کریں گے) پھر حضرتؑ ان سے فرمائیں گے کہ آگے بڑھیے (یعنی پیش نمازی کے لئے)، تو عیسیٰؑ عرض کریں گے کہ آپ امامت کے لئے زیادہ سزاوار و حقدار ہیں۔

دِہات میں گمراہ فرقے کی تبلیغات۔

میں نے اپنے بیانات میں ظہور امام زمانہؑ کے حتمی علامات پر خاص طور سے زور دیا ہے تاکہ میری آواز ناواقف لوگوں تک پہونچ جائے بالخصوص دہات کے اندر، کیوں کہ وہاں کے باشندے کتاب، مجالس وعظ، اور علماء سے کم ہی سروکار رکھتے ہیں۔ اسی بنا پر گمراہ فرقہ بھی زیادہ تر انھیں مقامات پر اپنے تبلیغات کو نشر کرتا ہے۔ درحقیقت میں اور آپ سبھی لوگ قصوروار ہیں۔ یہ ضروری ہے کہ کتابیں پڑھنے والے اور ذمہ دار نوجوان افراد وہاں جائیں، ان حقایق کی اشاعت کریں اور ان ناواقف و ناچار اشخاص کے کانوں تک پہونچائیں۔ حضرت مہدی عجل اللہ فرجہ کے بارے میں مناسب کتابیں نشر کریں۔ اور انھیں بتائیں کہ ظہور آقاؑ کی کوئی حتمی علامت ابھی رونما نہیں ہوئی ہے[1]۔

---

[1] ۔ البتہ آپ نے پچھلے صفحات میں پڑھا ہے کہ بعض روایات کی بنا پر ظہور حضرت مہدیؑ سے قبل بنی عباس کے سلسلۂ خلافت کا خاتمہ حتمی علامتوں میں شمار کیا گیا ہے جو صدیوں قبل واقع ہو چکا ہے۔ اگر فرض کر لیا جائے کہ ایسا ہی ہے تو اس مقام پر حتمی علامتوں سے مراد وہ علامتیں ہیں جو حضرتؑ کے ظہور سے قریب واقع ہوں گی۔

ابو راجح حمامی اور دوبارہ زندگی۔

میں اپنے ان معروضات کو حضرت حجت ابن الحسن علیہما السلام کے اس معجزے پر تمام کرتا ہوں جو حِلّے میں واقع ہوا۔ ابو راجح حمامی کا واقعہ بحار الانوار جلد ۱۳ اور کتاب کشف الغمہ وغیرہ میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے جسے میں خلاصے کے طور پر عرض کرتا ہوں۔

ابو راجح حمامی حِلّے کے اندر اہلبیت علیہم السلام کے مخلص شیعوں اور حضرت ولی عصر عجل اللہ فرجہ کے ارادتمندوں میں سے تھے۔

ایک واقعے کی بنا پر یہ حاکم حلّہ کے غیظ و غضب کا نشانہ بنے اور اس نے حکم دیا کہ انھیں اس قدر زدوکوب کیا جائے کہ یہ مر جائیں۔

انھیں اتنی شدت سے مارا پیٹا گیا کہ ان کے تمام دانت ٹوٹ گئے اور یہ سر سے پاؤں تک زخموں سے چور ہو گئے۔ اس کے بعد اس نے حکم دیا کہ ان کی ناک میں سوراخ کر کے اس میں بالوں کی ایک رسّی ڈالی جائے۔

پھر کہا کہ ان کے نیم جان جسم کو کوچہ و بازار میں گھسیٹا جائے۔ اثنائے راہ میں جب ان پر نزع کا عالم طاری تھا تو حاکم نے کہا کہ انھیں اسی مقام پر قتل کر دیا جائے۔ کچھ لوگ جمع ہو گئے اور انھوں نے کہا کہ یہ بے چارہ خود ہی موت کے عالم میں ہے اب تمہیں اس سے کیا مطلب ہے؟ اسے چھوڑ دو یہ خود ہی مر جائے گا۔ بہر حال انھیں اسی حالت میں چھوڑ دیا گیا، اور سب ان کے مرنے کے منتظر رہے۔ جب ان کے خاندان والوں کو خبر ہوئی تو وہ ان کے نیم مردہ جسم کو حالت نزع میں گھر اٹھا لائے۔ صبح کو

دیکھا کہ ابو راجح صحیح و سالم مصلّے پر بیٹھے ہوئے نماز کے تعقیبات میں مشغول ہیں۔ لوگ ان کے گرد جمع ہو گئے اور پوچھا کہ تمھارا ماجرا کیا ہے؟۔ ان کا جسم چاندی کی طرح چمک رہا تھا اور گذشتہ روز کے زخموں کا قطعاً کوئی اثر باقی نہیں تھا، ان کا چہرہ اور دانت بھی مکمل طور سے صحیح و سلامت تھے، اور وہ بہت خوبصورت اور جوان ہو گئے تھے

انھوں نے بتایا کہ گذشتہ شب میں نے اسی بے چارگی اور بے کسی کے عالم میں چاہا کہ حضرت حجۃ ابن الحسن علیہما السلام کی خدمت میں استغاثہ کروں لیکن یہ دیکھ کر دل شکستہ ہو گیا کہ منھ میں زبان بھی موجود نہیں ہے۔ بہر حال اسی مایوسی کی حالت میں اپنے مولا کی طرف توجہ کی تو دیکھا کہ دفعتہً فضا منور ہو گئی، آقاؑ تشریف لے آئے اور اپنا دست مبارک میرے سر سے پاؤں تک پھیر کے مجھے شفا عطا فرمائی۔ ابو راجح کے چہرے پر چیچک کے داغ بھی تھے لیکن اس معجزے کے بعد ان کا چہرہ بالکل صاف اور اتنا حسین و جمیل ہو گیا تھا کہ حلّے کے لوگ برابر ان کے دیدار کے لئے آتے رہتے تھے۔

جب حاکم کو اس کی اطلاع ہوئی تو وہ ہیبت سے لرز اٹھا، توبہ کی، اور اس کے بعد مقام مہدیؑ کے سامنے بہت ادب سے بیٹھتا تھا[۱]

خداوند عالم نے ابو راجح کو دوبارہ زندگی عطا کرنے کے علاوہ کئی فرزند بھی عنایت فرمائے۔

۱۔ مقام مہدیؑ اب بھی عراق کے شہر حلّہ میں موجود ہے اور مومنین کی زیارت گاہ اور عبادت گاہ ہے۔

(۶)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام غائبؑ کے فوائد کیا ہیں؟

امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں گذشتہ بحثوں کا خلاصہ یہ نکلا کہ مصلحت خداوندی کا اقتضاء یہی تھا کہ بارہویں امامؑ ایک زمانے تک نگاہوں سے غایب ہیں اور پروردگار ایک معینہ مدت کے بعد انھیں ظاہر فرمادے تاکہ یہ زمین کو ظلم سے پاک کردیں اور خدا پرستی کو رائج فرمائیں جو شخص امام زمانہؑ کے ظہور کا وقت معیّن کرے وہ جھوٹا ہے کیوں کہ اس کا علم ذات الٰہی کے لیے مخصوص ہے۔

اسی طرح غیبت صغریٰ کے بعد نیابت خاص کا سلسلہ تمام ہوچکا ہے، اور جو شخص سفارت و نیابت کے عنوان سے حضرت کو دیکھنے کا دعویٰ کرے اور امامؑ کا پیغام ادھر ادھر پہونچائے وہ بھی دروغ گو ہے۔

البتہ جن مطالب کو فی الحال عنوان بنایا جاسکتا ہے وہ غیبت کبریٰ کے دور میں امامؑ غایب کے فوائد ہیں کہ خلق خدا آپ سے کس طرح بہرہ اندوز ہوتی ہے درحالیکہ نہ انھیں دیکھتی ہے نہ پہچانتی ہے۔

کتب روایات یادگار ائمۃ علیہم السلام

اوّلاً بندوں کے فرائض اور تکالیف کے سلسلے میں انھیں حیران و سرگرداں نہیں چھوڑا، اور جیسا کہ تشریح کے ساتھ کہا جا چکا ہے شیعوں کو عادل فقہاء کے حوالے فرمایا ہے۔

دوم یہ کہ کتب اخبار جو ائمۂ ہدیٰ علیہم السلام کی یادگار ہیں ہمارے درمیان موجود ہیں اور اہل افراد ان سے کافی فائدے اٹھا سکتے ہیں۔ کوئی مشکل ایسی نہیں ہے جس کا حل احادیث و روایات کی کتابوں سے حاصل نہ کیا جا سکتا ہو مختلف دینی موضوعات میں ہر قسم کے شبہات کے جوابات دیے گئے ہیں۔ اصول عقاید اور ان مشکلات کے بارے میں جن کا پیش آنا ممکن ہے۔ یہ تمام روایتیں موجود ہیں جن کا بیشتر حصہ ان استدلالی کتابوں میں نقل کیا گیا ہے جنہیں ہمارے بزرگان دین نے تالیف فرمایا ہے۔

رحمتوں کا نزول اور بلاؤں کا دفعیہ۔

حضرتؑ کے حضور یا غیبت سے قطع نظر آپ کے وجود مبارک سے جو منافع وابستہ ہیں انھیں بھی نظر انداز نہ کرنا چاہیئے۔ بنیادی طور سے امام کا وجود ہی الٰہی رحمتوں کے نزول کا موجب اور فیض قدرت کا واسطہ ہے۔ جو خیر و نیکی کسی شخص تک پہونچتی ہے وہ آقاؑ ہی کی برکت اور وساطت سے ہوتی ہے اور عمومی برکات بھی آپ ہی کے واسطے سے ہیں۔

جس طرح سے جو بلا جس شخص سے دفع ہوتی ہے یا عمومی بلائیں رفع ہوتی ہیں وہ بھی انھیں بزرگوار کی شفاعت اور وسیلے سے ہوتی ہیں خواہ آپ

حاضر ہوں یا غائب۔ روایت کے لحاظ سے سب سے پہلے جس شخص نے یہ سوال کیا تھا وہ جناب جابر ابن عبد اللہ انصاری تھے۔

ابر کے پیچھے سے آفتاب کا فائدہ۔

جابر ابن عبد اللہ انصاری حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاص صحابہ میں سے تھے۔ جب پیغمبرؐ نے انھیں خبر دی کہ میرا بارہواں وصی دو غیبتوں کا حامل ہوگا، ایک غیبت صغریٰ اور دوسری غیبت کبریٰ۔ اور لوگ اس کے دیدار سے محروم رہیں گے۔ تو جابر نے پوچھا، یا رسول اللہؐ آیا لوگ ان کے زمانۂ غیبت میں ان سے فائدہ اٹھائیں گے؟۔ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ قسم اس خدا کی جس نے مجھے پیغمبری کے لئے منتخب فرمایا ہے تمام لوگ ان کے وجود سے بہرہ مند ہوں گے جس طرح ابر والے دن میں آفتاب سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

یہ حضرت رسول خداؐ کی تشبیہ ہے جس میں آپ پردۂ غیب کو آفتاب کی نور افشانی کے مقابل ابر کے مانند ارشاد فرماتے ہیں۔

یہ صحیح ہے کہ ابر والے دن میں آفتاب نظر نہیں آتا لیکن اس کی روشنی موجود رہتی ہے لہٰذا قرص خورشید کے دیدار سے محرومی کے باوجود اس کے منافع لوگوں تک پہونچتے رہتے ہیں۔

دوسرا نکتہ یہ ہے کہ آنحضرت تمام لوگوں کے فائدہ اٹھانے سے تعبیر فرماتے ہیں یعنی کوئی مومن ہو یا کافر، شیعہ ہو یا سنّی، سبھی آپ کے وجود مبارک سے بہرہ اندوز ہوں گے، کیوں کہ فیضان الٰہی کا واسطہ ہونے کی وجہ سے شخصی یا اجتماعی حیثیت سے رحمتوں کا نزول اور بلاؤں کا دفع ہونا اسی ذات بابرکات کی وجہ سے ہوگا۔

غیبت پر ایمان اور لوگوں کا امتحان۔

غیبت امامؑ کے فوائد میں سے ایک ایمان بالغیب میں لوگوں کا امتحان ہے۔ دین کی بنیاد غیبت کے عقیدے پر ہے۔ سورۂ بقرہ کے آغاز ہی میں ارشاد ہوتا ہے۔ کہ، یہ قرآن ان پرہیزگاروں کے لئے ہدایت ہے، جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ لہ

ایمان بالغیب کا مطلب اس چیز پر ایمان لانا ہے جو محسوسات سے خارج ہے۔ جو لوگ امام زمانہؑ پر ایمان لاتے ہیں وہ باوجود کہ انھیں آنکھوں سے نہیں دیکھتے لیکن آیات و روایات اور بزرگان دین کے ان اخبار کے واسطے سے جن میں ان حضرتؑ کے بارے میں خبر دی گئی ہے یقین حاصل کرتے ہیں جس طرح مبدأ اور معاد کے بارے میں یہی صورت حال ہے اسی طرح خود یہ غیبت بھی مومنین کی ترقی کا ایک وسیلہ ہے تاکہ اس سے فائدہ اٹھائیں اور محکم و قوی ایمان پیدا کریں۔

عبادت اور ترک معصیت میں کوشش۔

حضرتؑ کے وجود مبارک کے فوائد میں سے لوگوں کا گناہوں سے پرہیز کرنا اور عبادت و اطاعت الٰہی کی جانب مائل ہونا بھی ہے، اس صورت سے کہ جب مومنین کو حکم قرآن مجید کے تحت یقین ہوگیا کہ ان کے اعمال امام زمانہؑ کے سامنے

لہ الٓمٓ ذالک الکتاب لاریب فیہ ھدًی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب۔
سورہ البقرہ ۲۔ آیات ۱تا۳

پیش ہوتے ہیں تو وہ سعی کرتے ہیں کہ ان سے کوئی گناہ سرزد نہ ہو بلکہ ان کے نامۂ اعمال میں ایسی عبادتیں درج ہوں جو ولی عصرؑ کی خوشنودی کی موجب ہوں ۔ قرآن مجید کا ارشاد ہے، کہدو کہ عمل کرو کیوں کہ عنقریب اللہ تمہارے عمل کو دیکھے گا۔ اور اس کا پیغمبرؐ اور مومنین بھی ۔لہ
تفسیر کے مطابق آیۂ مبارکہ میں مومنین سے مراد ائمۂ ہدیٰ علیہم السلام اور ہر زمانے کا امام ہے۔

جو حاجتیں حضرتؑ کی برکت سے روا ہوتی ہیں۔

وجود امامؑ کے منافع میں سے ایک یہ ہے کہ حضرتؑ کی برکت سے لوگوں کی حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔ خدا ہی جانتا ہے کہ ہر وقت کتنے اشخاص آپ کو اپنے اور خدا کے درمیان واسطہ قرار دے کر بارگاہ خداوندی میں اپنی حاجتیں طلب کرتے ہیں اور خدا بھی ان کی حاجتیں روا فرماتا ہے۔ کتنی ہی دعائیں ایسی ہیں جو اس بزرگ ہستی سے توسّل کی برکت سے مستجاب ہوتی ہیں۔ جس قدر کتابوں میں لکھا گیا ہے وہ حضرتؑ کی کراماتوں کے دریائے ناپیدا کنار میں سے صرف ایک قطرہ ہے۔ ان بزرگوار کے لئے نماز استغاثہ مشہور اور مجرب بھی ہے تاکہ شیعہ اس سے فیضیاب ہوں۔
میں ابو راجح حمامی کا واقعہ عرض کر چکا ہوں جنھوں نے آپ سے توسّل کی برکت سے دوبارہ زندگی پائی، خدا نے انھیں جوانی اور حسن عطا فرمایا، اور کئی بیٹے بھی عنایت فرمائے۔

لہ ۔ وقل اعملوا فسیری اللہ عملکم ورسولہ والمؤمنون۔ سورہ توبہ آیت ۱۰۵

اس سے قبل بھی ایک قضیہ نقل کر چکا ہوں جسے صاحب کشف الغمہؒ نے لکھا ہے اور یہ انھیں کے عہد یعنی تقریباً ۶۳۵ھ ہجری قمری میں پیش آیا تھا۔

وہ لکھتے ہیں کہ یہ واقعہ تمام عراق میں مشہور ہو گیا۔ اور یہ اسمٰعیل ابن حسن ہرقلی کی روداد ہے جو جناب سید ابن طاؤسؒ کے زمانۂ ریاست میں حلے کے اندر واقع ہوئی اور اس کا خلاصہ گذر چکا۔

حضرت حجت میں پیغمبروں کی سنت۔

شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے کتاب اکمال الدین واتمام النعمہ میں ایک روایت سند صحیح کے ساتھ امام زین العابدین علیہ السلام سے نقل فرمائی ہے کہ آپ نے فرمایا، ہمارے قائم یعنی حضرت مہدیؑ میں ایک سنت آدمؑ و نوحؑ کی، ایک سنّت ابراہیمؑ کی، ایک سنت موسیٰؑ کی، ایک سنت عیسیٰؑ کی اور ایک سنت یوسفؑ کی موجود ہے۔ خلاصہ یہ کہ اسی طرح پیغمبران ماسلف میں سے ہر ایک نبیؑ کی ایک سنت کا ذکر فرمایا چنانچہ میں بھی مذکورہ روایات کو عنوان بناتا ہوں۔ حضرت حجتؑ میں گذشتہ انبیاء کی جو شباہتیں موجود ہیں وہ درحقیقت اس لطیف شعر کے مضمون سے مطابقت رکھتی ہیں۔

حسن یوسفؑ دم عیسیٰؑ، ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری۔

طول عمر آدمؑ و نوحؑ کے ساتھ ایک مشابہت۔

حضرت آدمؑ اور حضرت نوحؑ کی جو سنت حضرت مہدی علیہ السلام میں ہے

وہ آپ کی طولانی عمر ہے۔ پیغمبروں میں حضرت نوحؑ شیخ الانبیاء یعنی پیغمبروں کے پیر مرد کے لقب سے ملقّب ہیں۔ انبیاء میں بظاہر سب سے بوڑھے وہی تھے۔

نصّ قرآنی کے مطابق طوفان کا عذاب آنے سے قبل ان کی پیغمبری کی مدّت نو سو پچاس ۹۵۰ سال تھی[1] لیکن ان کی پوری عمر پندرہ ۱۵۰۰ سو سال سے کم نہیں بتائی گئی ہے، بلکہ دو ہزار ۲۰۰۰ سال بھی لکھی گئی ہے۔

دنیا دو۲ دروازوں والا گھر ہے۔

مروی ہے کہ جس وقت عزرائیل (ملک الموت) نے حضرت نوحؑ کی روح قبض کرنا چاہی تو کہا، اے شیخ الانبیاء! اے وہ بزرگ جن کو تمام پیغمبروں سے زیادہ عمر ملی ہے آپ نے دنیا کو کیسا پایا؟

انھوں نے جواب دیا کہ میں نے دنیا کو ایسے گھر کے مانند پایا جس میں دو۲ دروازے ہوں۔ ایک دروازے سے داخل ہوا اور دوسرے دروازے سے باہر جا رہا ہوں۔ ان کے حالات میں یہ ذکر بھی کیا گیا ہے کہ ان کے گھر کی چار دیواری اتنی پست تھی کہ جس وقت وہ اپنے گھر کے اندر کھڑے ہوتے تھے تو ان کا سر اور گردن اس سے باہر نکل جاتی تھی یعنی ان کے قد سے نیچی تھی۔

---

[1] فلبث فیھم الف سنة الا خمسین عاما فاخذھم الطوفان ......
سورۂ عنکبوت ۲۹ - آیت ۱۴۔

اصحاب کہف طول عمر کی تائید میں۔

غرض کہ یہ ان کی طولانی عمر تھی جسے امام زین العابدین علیہ السلام نے حضرت مہدی علیہ السلام کے طول عمر میں حضرت نوحؑ کی سنت قرار دیا۔ جو خدا اس امر پر قدرت رکھتا ہے کہ حضرت نوحؑ کو دو ہزار سال تک زندہ رکھے وہ اس پر بھی قادر ہے کہ حضرت مہدی علیہ السلام کو جس قدر چاہے زندہ رکھے۔ جس طرح نصّ قرآن مجید کے مطابق اصحاب کہف غار کے اندر تین سو نو سال تک محفوظ رہے لہ، یہاں تک کہ ان کے لباس میں بھی کوئی تغیر نہیں ہوا۔ تین سو سال تک برابر ایک طرح سے سوتے رہنا، اس کے بعد بیدار ہونا اور دوبارہ سو جانا اتنی مدّت تک کہ زمانہ حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں آنحضرتؐ کے حکم سے حضرت علی علیہ السلام ایک بساط پر بیٹھ کے ان کے غار تک تشریف لے گئے اور انھیں سلام کیا۔ انھوں نے سلام کا جواب دیا اور پھر تیسری مرتبہ سو گئے تاکہ زمانہ ظہور حضرت مہدی علیہ السلام میں بیدار ہو کر حضرتؑ کے ہم کاب ہوں۔ آیا جو ذات اتنی قدرت کا مظاہرہ کر سکتی ہے وہ کس مجبوری کی بنا پر ایسا نہیں کر سکتی کہ حضرتؑ کو مدت مدید تک جوانی اور طاقت و قوّت کے ساتھ زندہ اور قائم رکھے؟۔

لہ۔ فلبثوا فی کھفھم ثلٰث مأۃ سنین وازدادو تسعاً۔

سورۂ کہف ع۱۸ - آیت ع۲۵ -

حضرت عزیرؑ، ان کے الاغ اور انگور کی داستان۔

اس سے زیادہ حیرت انگیز حضرت عزیرؑ، ان کے الاغ (گدھے) اور انگور کی داستان ہے جسے خدا نے قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے۔[1]
ایک سو سال تک انگور کے خوشے کو اسی لطافت کے ساتھ باقی رکھا اور حضرت عزیرؑ کے جسم کو بھی اس ایک سو سال کی مدّت تک بغیر کسی تغیر کے محفوظ رکھا۔[2] البتہ ان کا گدھا فطری قاعدے کے مطابق مر گیا اور اس کا جسم بوسیدہ ہو گیا۔[3]
انگور کو ایک سو سال تک تر و تازہ اور درست حالت میں محفوظ رکھنا زیادہ اہم ہے یا حضرت حجت ابن حسن عسکری علیہما السلام کو مثلاً دو ہزار سال تک صحیح و سالم رکھنا؟۔

مومیائی کیے ہوئے جسم کس طرح باقی رہتے ہیں؟

آقائے سید محسن آملی مرحوم جو علامہ کے نام سے مشہور اور بزرگ علمائے

---

[1] - آیۃ اللہ دستغیب شہیدؒ نے کتاب معاد میں ان آیات کی تشریح فرمائی ہے۔ اس کی طرف رجوع فرمائیں۔

[2] - بل لبثت مأة عام فانظر الی طعامک وشرابک لم یتسنّہ۔ سورۂ البقرہ ۲، آیت ۲۵۹۔

[3] - وانظر الی حمارک . . . کیف ننشزھا ثم نکسوھا لحماً۔ سورۂ بقرہ ۲، آیت ۲۵۹۔